۹۱۰
م۔ج

سلسلۂ کتب درسیہ سررشتۂ تعلیمات
سرکار نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جغرافیہ

چوتھی جماعت کے لئے

مرتبہ

مجلس نصاب کتب (شعبۂ جغرافیہ)

۱۳۴ ف م سنہ ۱۹۴۰ع

مطبوعہ
پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز
حیدرآباد دکن

قیمت ۱۳ آنہ

بار اول (۱۰,۰۰۰)
تیر سنہ ۱۳۴۹ف
بار دوم (۷,۰۰۰)
امرداد سنہ ۱۳۵۰ف

سلسلۂ کتب درسیہ سررشتۂ تعلیمات

سرکار نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ

جغرافیہ

چوتھی جماعت کے لئے

مرتبہ

مجلس نصاب کتب (شعبۂ جغرافیہ)

سنہ ۱۳۴۹ ف م سنہ ۱۹۴۰ ع

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز

حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

جغرافیہ جماعت چہارم

تمہید

سلسلہ جغرافیہ جو مجلس نصاب جغرافیہ سررشتہ تعلیمات ترتیب دے رہی ہے یہ کتاب اس کی تیسری کڑی ہے جو طلبا، جماعت چہارم کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ تعلیم جغرافیہ کے جدید طریقہ کے مدنظر قدرتی تقسیم پر زور دیا گیا ہے اور شکلوں اور نقشوں کا ہر بیان میں خیال رکھا گیا ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں غیر ممالک کے قصوں کے ذریعہ منطقوں کا تصور دلایا گیا ہے۔

اصحاب ذیل کا جنہوں نے بہ حیثیت اراکین مجلس نصاب جغرافیہ اس کتاب کی ترتیب میں مدد دی ہے۔ شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

مولوی سجاد مرزا صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج اور مولوی غلام قادر صاحب سینیر مددگار سٹی کالج خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ اس کتاب کی تالیف زیادہ تر ان ہی دونوں اصحاب کی محنت کا نتیجہ ہے۔

(۱) مولوی سید علی اکبر صاحب یم۔ اے (کنٹب) اسپشل انسپکٹنگ افیسر مدارس سرکار عالی و معتمد بورڈ تعلیم ثانوی . . . . میر مجلس

(۲) مولوی سجاد مرزا صاحب یم۔ اے (کنٹب) سی ٹی (لندن) پرنسپل عثمانیہ ٹریننگ کالج بلدہ . . . . صدر نگرانکار

(۳) مولوی غلام قادر صاحب بی۔ اے سینیر مددگار سٹی کالج... مددگار نگرانکار

(۴) مولوی ریاض الدین خانصاحب بی۔ اے بی ٹی مددگار عثمانیہ ٹریننگ کالج رکن

(۵) مولوی عبد الغفور صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی مددگار مدرسہ فوقانیہ نام پلی . . . . رکن

(۶) مولوی کمال رضا صاحب بی۔ اے مددگار ناظم تعلیمات ... معتمد

سیّد محمد حسین جعفری

ناظم تعلیمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عام بیان

زمین گول ہے

تم یہ پڑھ چکے ہو کہ زمین جس پر ہم رہتے سہتے ہیں ہم کو چپٹی نظر آتی ہے، پرانے زمانے کے لوگوں کا یہی خیال تھا کہ چپٹی ہے۔ لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا اور دور دراز سفر کرنے میں آسانیاں ہوئیں تو پتہ چلا کہ زمین چپٹی نہیں ہے بلکہ نارنگی کی طرح گول ہے بعض لوگوں نے زمین کے گرد چکر لگا کر دیکھا کہ وہ جس جگہ سے روانہ ہوئے تھے پھر اسی جگہ پہنچ گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ زمین گول ہے۔ اس میں شک نہیں کہ زمین کی گولائی معلوم کرنے کے لئے سفر سب سے

اچھا طریقہ ہے لیکن اتنا لمبا چوڑا سفر ہر شخص نہیں کر سکتا اس لئے ہم تم کو چند ایسے طریقے بتلاتے ہیں جن سے تم خود تجربہ کر کے ثابت کر سکتے ہو کہ زمین گول ہے۔

(۱) دنیا کا سفر کئے بغیر ایک ترکیب سے زمین کی گولائی معلوم کر سکتے ہو کسی بڑے تالاب میں تین مساوی اونچائی کے ڈنڈے اس طرح کھڑے کرو کہ پہلا دوسرے سے کم سے کم دو میل کے فاصلہ پر ہو اور ہر ایک کی اونچائی کی سطح برابر ہو ان سب ڈنڈوں کو ایک ہی سیدھ میں رکھو اب اگر ان کو دیکھو تو بیچ کا ڈنڈا سب سے اونچا نظر آئے گا۔
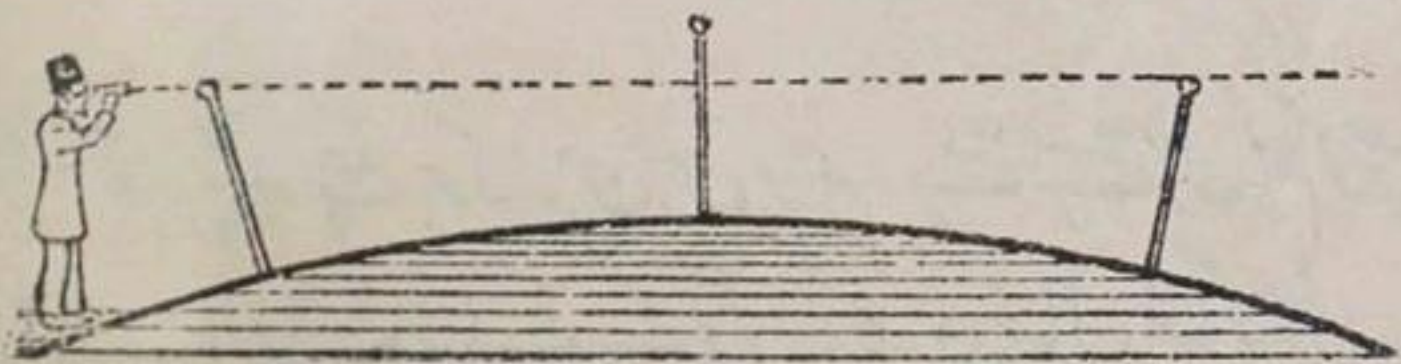
یہ کیوں ؟ صرف اس لئے کہ تیسرا ڈنڈا ایک ہی ناپ کا ہونے کے باوجود زمین کی گولائی کی وجہ سے نیچا ہو گیا ہے۔ یا یوں کہو کہ بیچ کا ڈنڈا ابھرے ہوئے حصہ پر ہونے کے سبب دونوں ڈنڈوں سے اونچا دکھائی دیتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ پانی کی سطح گو چپٹی اور ہموار دکھائی دیتی ہے۔ لیکن حقیقت میں اس میں بھی گولائی ہے۔ پانی

ہو یا سطح زمین دونوں کی ایک حالت ہے اگر پانی کی سطح ہموار ہوتی تو نیچے کی تصویر کی طرح تینوں ڈنڈے ایک سطح میں نظر آتے۔
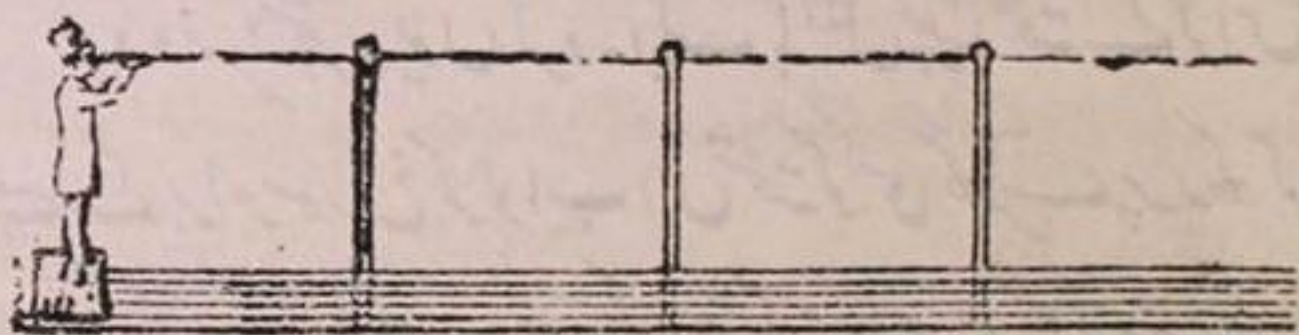
(۲) تم چاہو تو گھر بیٹھے ایک دو اور تجربے کر کے زمین کی گولائی معلوم کر سکتے ہو۔ ایک گیند یا مٹی کے گولے پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے ایک ناپ کی پنیں یا کیلیں جماؤ اور گیند یا گولہ کو اپنی نظر سے ایک سطح پر رکھ کر اس طرح دیکھو جیسا کہ اس تصویر میں بتایا گیا ہے۔
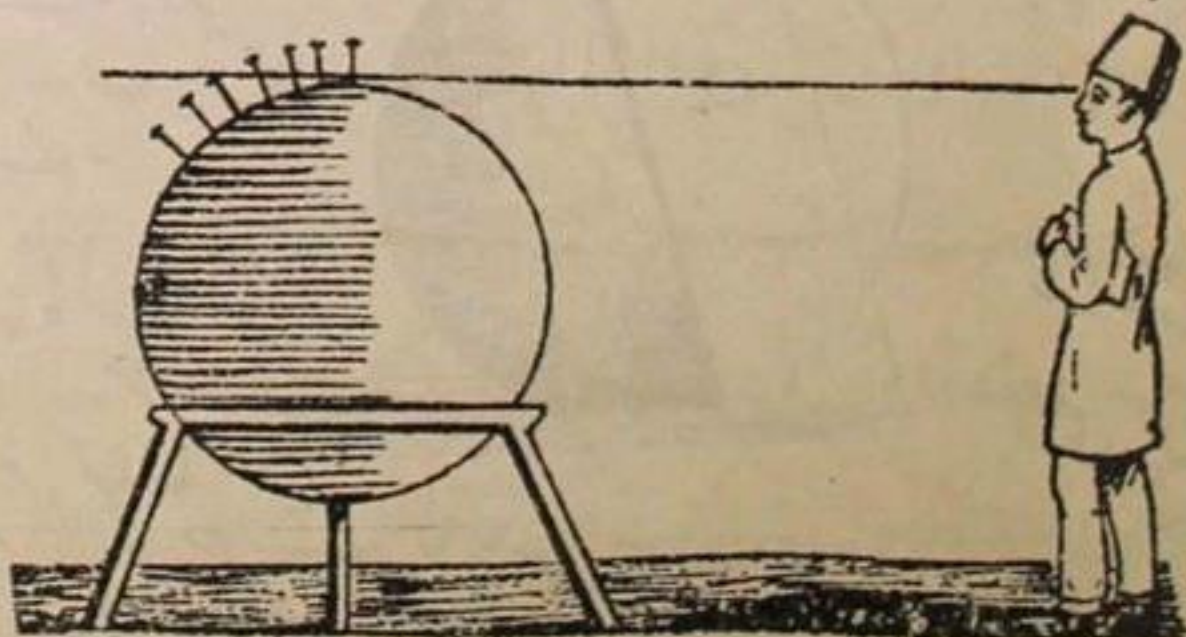
تم دیکھو گے کہ سامنے کی پن یا کیل کا پورا حصہ دکھائی دیتا ہے لیکن دوسری پنیں یا کیلیں جیسے جیسے دور ہوتی جاتی ہیں ان کا سرا نظر آتا ہے یہاں تک کہ آخری پن بالکل نہیں دکھائی دیتی۔ حالانکہ سب ایک ناپ کی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گیند یا مٹی کا گولہ گول ہے۔

دوسرا تجربہ یوں کرو۔ ایک بالکل چپٹا تختہ لے کر اس میں ایک پیسے کے برابر سوراخ کر لو اب اس تختہ کو کسی گھڑے پر رکھ کر اس کے گول حصہ کو سوراخ میں سے دیکھو تم کو معلوم ہوگا کہ وہ حصہ جو تختہ کے سوراخ میں سے نظر آتا ہے چپٹا ہے اب اس حصہ پر انگلی پھیرو تم دیکھو گے کہ گھڑے کا حصہ ابھرا ہوا بھی نہیں معلوم ہوتا۔ حالانکہ وہ گھڑے کا گول حصہ ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ گول چیز اگر بڑی ہو تو اس کا تھوڑا سا حصہ گول ہونے کے باوجود چپٹا معلوم ہوتا ہے۔

ہماری زمین بہت بڑی ہے۔ مگر اس کی بھی یہی حالت ہے۔ اس کا کل گھیر تقریباً پچیس ہزار میل ہے۔ ہم اس کا بہت تھوڑا حصہ ایک وقت میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے ہم کو زمین چپٹی

نظر آتی ہے لیکن وہ حقیقت میں گول ہے۔

سوالات

(۱) کیا زمین گول ہے؟ زمین کی گولائی کا کیا ثبوت ہے؟

(۲) زمین گول ہے تو ہمیں چپٹی کیوں نظر آتی ہے؟

(۳) کوئی ایسی ترکیب بتاؤ جس سے تم زمین کی گولائی ثابت کر سکتے ہو؟

(۴) زمین کا کل گھیرا کتنا ہے؟

زمین گھومتی رہتی ہے

کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ تم سورج کو مشرق سے نکلتے اور مغرب میں ڈوبتے ہوئے نہ دیکھتے ہو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سورج حرکت کر رہا ہے اور زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ سورج ایک جگہ پر قائم ہے اور زمین حرکت میں ہے، زمین ایک لٹو کی طرح نہایت تیزی سے ہر وقت گھومتی

رہتی ہے۔ یہ جس خیالی خط کے گرد گھومتی ہے اس کو محور کہتے ہیں محور کے دونوں سرے قطبین ہیں۔ ایک قطب شمالی ہے دوسرا قطب جنوبی۔ تم پوچھو گے کہ پھر زمین ساکن اور سورج گھومتا ہوا کیوں دکھائی دیتا ہے اس کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ کیا تم ریل گاڑی میں بیٹھے ہو؟ ریل گاڑی جب چلتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ درخت مکان تقریباً ہر چیز پیچھے بھاگی چلی جارہی ہے۔ اگر ہماری ریل گاڑی کے بازو ایک اور ریل گاڑی کھڑی ہو اور ہماری ریل گاڑی چلنے لگے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوسری ریل گاڑی چل رہی ہے اور ہم جہاں کے وہاں ہیں حالانکہ واقعہ اس کے بالکل خلاف ہے۔ اگر بدقسمتی سے تم ریل گاڑی میں سوار نہیں ہوئے ہو تو کسی رات کو جب چاندنی اور ابر ہو۔ آسمان کی طرف دیکھو جب کبھی ابر چاند کے سامنے آجاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ چاند بادلوں کے بیچ میں سے بھاگا چلا جارہا ہے۔ حالانکہ ہوا کی وجہ سے بادل چاند کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ یاد رکھو جب کبھی ایک چیز ایک سمت میں چلتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مقابلہ کی دوسری چیز مخالف سمت میں چل رہی ہے۔ زمین کی یہی حالت ہے۔ زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کی طرف گھوم رہی ہے۔ لیکن خیال یہ ہوتا ہے کہ

زمین ایک جگہ ٹھیری ہوئی ہے۔ اور سورج مشرق سے مغرب کا چکر لگا رہا ہے۔

سوالات

(۱) زمین کی شکل کیسی ہے ؟

(۲) سورج گھوم رہا ہے یا زمین ؟

(۳) محور کس کو کہتے ہیں ؟

(۴) یہ کس طرح معلوم کرو گے کہ زمین گھوم رہی ہے اور سورج ساکن ہے۔

زمین گھومنے کا نتیجہ

تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ زمین لٹو کی طرح گھومتی ہے لیکن زمین کی اس حرکت کو سمجھنے کے لئے گھومتے ہوئے لٹو کو غور سے دیکھو اگر تم نے لٹو کسی بڑی میز یا صاف فرش پر ذرا جھٹکہ دیکر گھمایا تو یہ دیکھو گے کہ لٹو اپنی کیل پر گھومتا بھی ہے اور اس کے

ساتھ چکّر لگاتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔

ہماری زمین اسی لٹو کی طرح پھرتی ہے یہ اپنے محور پر گھومتی ہوئی سورج کے گرد چکّر کاٹتی ہے۔ اگر تم اپنے لٹو کو ایک
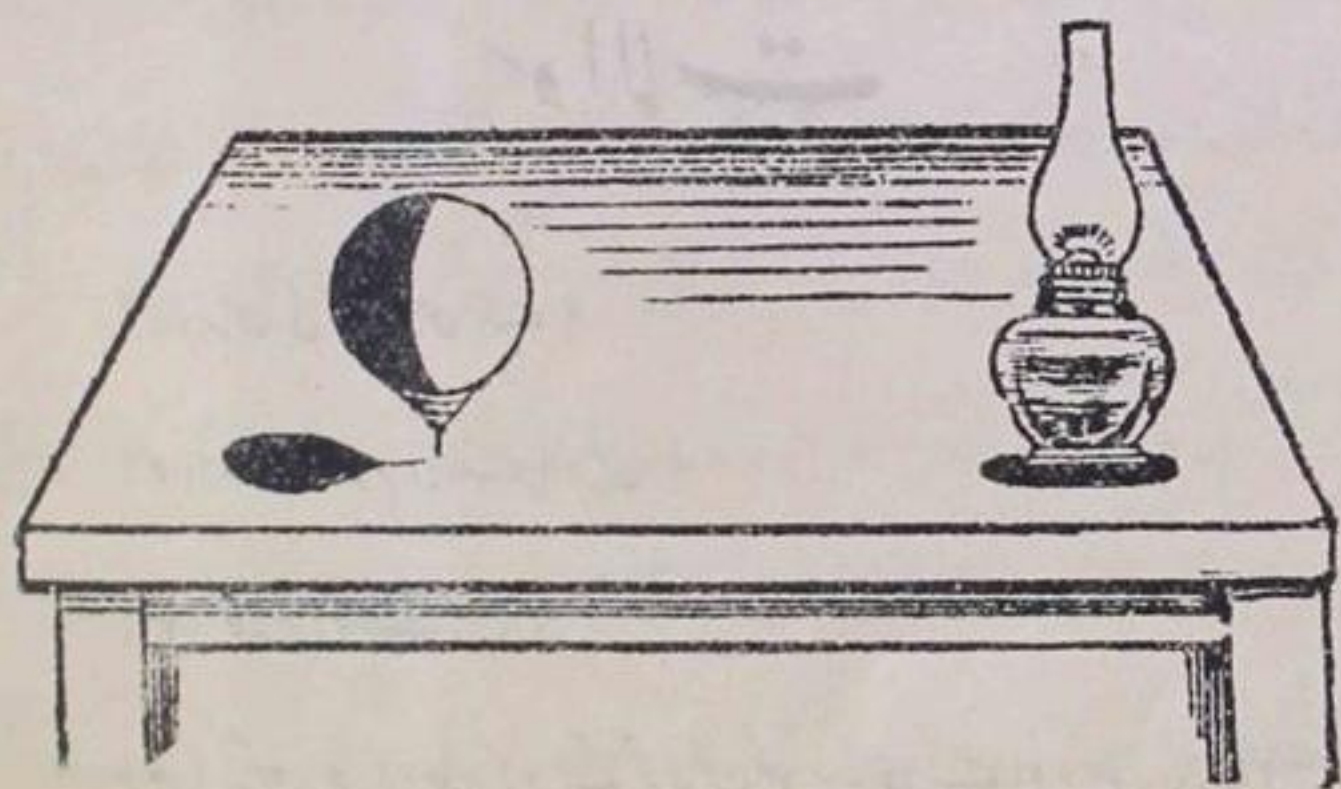
لیمپ کے گرد گھماؤ تو دیکھو گے کہ لٹو کے آدھے حصے پر جو لیمپ کے سامنے آتا ہے روشنی پڑتی ہے اور دوسرا حصہ اندھیرے میں رہتا ہے۔ زمین بھی گھومتی ہوئی جب سورج کے مقابلہ میں آتی ہے تو اس پر سورج کی کرنیں پڑتی ہیں ہم اس کو دن کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ جس پر سورج کی کرنیں نہیں پڑ سکتیں اندھیرے میں رہتا ہے اور ہم اس کو رات کہتے ہیں زمین اسی طرح پر رات دن گھومتی ہوئی سورج کے گرد (۳۶۵) روز میں پورا چکر کر لیتی ہے

جس کو ایک سال کہتے ہیں۔
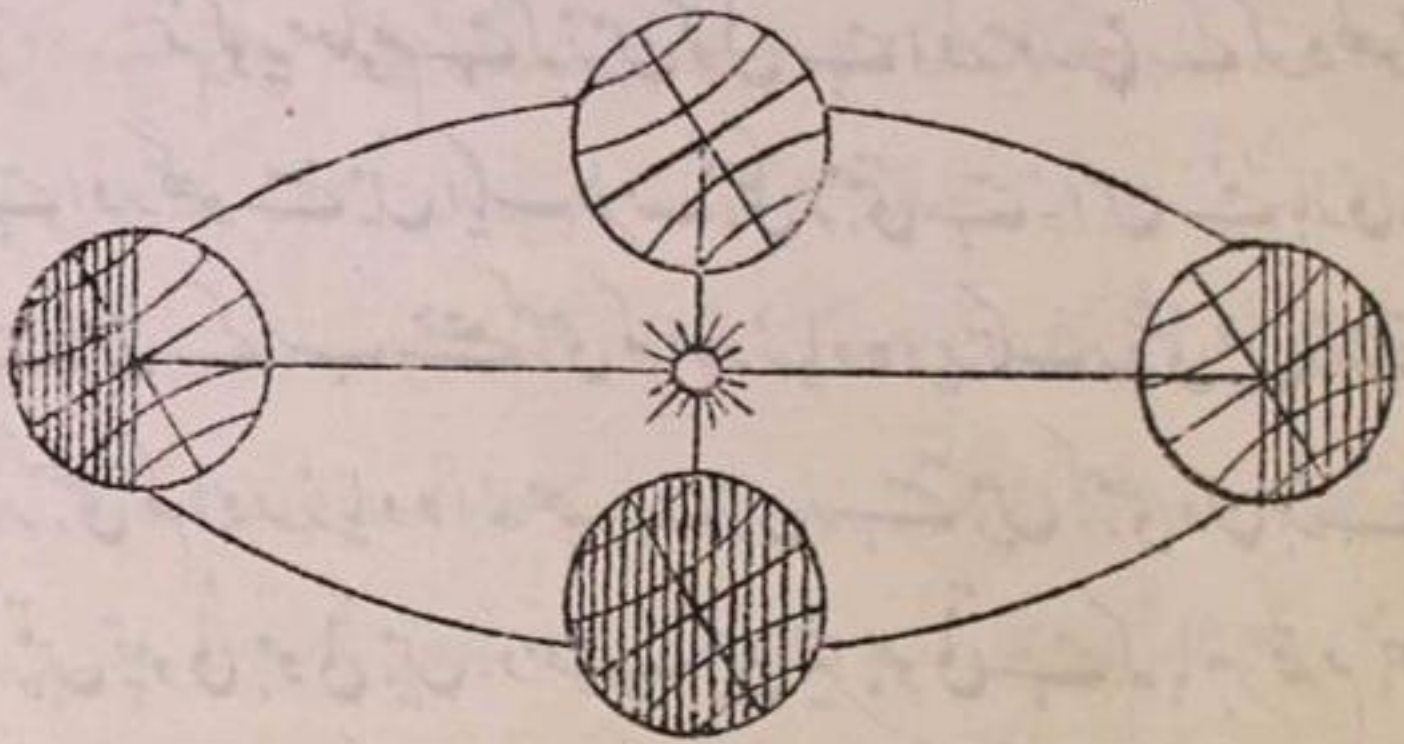
اب ایک اور بات یاد رکھو۔ زمین گھومنے میں ایک طرف ذرا جھکی ہوئی سی رہتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زمین کا حصّہ جو سورج کی طرف جھکا ہوا ہوتا ہے وہاں زیادہ دیر تک روشنی رہتی ہے۔ ایک سال میں چھ مہینے تک زمین کا جھکاؤ قطب شمالی اور چھ مہینے تک قطب جنوبی کی طرف ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں جیسا کہ تم پڑھ چکے ہو قطب شمالی اور قطب جنوبی میں چھ مہینے تک دن ہی دن اور چھ مہینے تک رات ہی رات رہتی ہے قطب شمالی میں جب اُجالا رہتا ہے تو قطب جنوبی میں اندھیرا رہتا ہے اور قطب شمالی میں جب اندھیرا رہتا ہے تو قطب جنوبی میں اجالا

رہتا ہے زمین کے اور حصوں میں بھی اسی جھکاؤ کی وجہ سے دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔

تم کو یہ معلوم ہے کہ زمین گول ہے اور سورج کے گرد گھومتی ہے اور گھومنے میں ایک طرف جھکی رہتی ہے۔ اس لئے باری باری ہے اس کے سب حصے کبھی کم اور زیادہ دیر تک روشنی میں رہتے ہیں اور کبھی کم اور زیادہ اندھیرے میں رہتے ہیں۔ کبھی دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ دھوپ ایسی تیز ہوتی ہے کہ باہر قدم نہیں رکھا جاتا۔ اس کے برخلاف کبھی دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ دن میں جی چاہتا ہے کہ دھوپ میں بیٹھے رہو شام ایسی جلد ہو جاتی ہے کہ مدرسہ بند ہونے کے بعد کھیل کود کے لئے پورا وقت نہیں ملتا۔ اس نقشہ کو غور سے دیکھو وہ حصہ جس پر گرم منطقہ یا
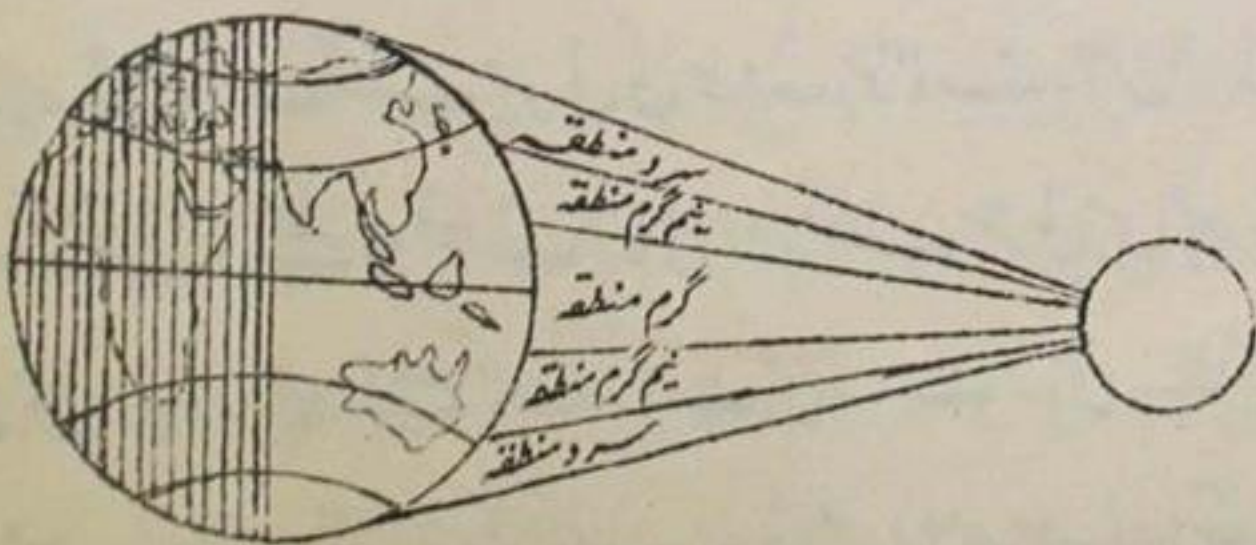
منطقہ حارہ لکھا ہے اس پر سورج کی کرنیں بالکل سیدھی پڑتی ہیں

جس کی وجہ سے اتنی گرمی ہوتی ہے کہ اس کا نام ہی گرم منطقہ ہے
اس منطقہ کے دونوں طرف کرنوں کا رخ زمین کی گولائی کی وجہ سے
ذرا ترچھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے گرمی میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے
اس کا نام نیم گرم یا **منطقہ معتدلہ** ہے اس منطقہ کے شمال اور
جنوب میں کرنوں کا رخ اور بھی زیادہ ترچھا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس
حصہ میں بہت سردی ہوتی ہے جدھر دیکھو برف ہی برف نظر آتی
ہے اس کا نام بھی اس لئے سرد منطقہ یا **منطقہ باردہ** ہے۔
منطقہ حارہ کے بیچ میں **خط استوا** ہے یہ وہ خط ہے جس پر سورج
کی کرنیں بالکل سیدھی پڑتی ہیں یہاں سخت گرمی ہوتی ہے لیکن
اس خط سے جتنا شمال یا جنوب میں دور ہوتے جاؤ کرنیں ترچھی اور
گرمی میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک جیسا کہ تم کو معلوم ہے کہ
آدمی کا زندہ رہنا مشکل ہے۔

سوالات

(۱) زمین سورج کے گرد کس طرح گھومتی ہے۔

(۲) زمین سورج کے گرد کتنی مدت میں پورا چکر کر لیتی ہے؟

(۳) رات اور دن کیوں ہوتے ہیں۔

(۴) قطب شمالی اور قطب جنوبی میں کتنے عرصہ تک اجالا اور اندھیرا رہتا ہے؟ اس کی وجہ بتاؤ۔

(۵) کبھی بڑے دن اور کبھی بڑی راتیں کیوں ہوتی ہیں اس زمانہ میں کیا موسم رہتا ہے؟

(۶) دنیا کے بعض حصوں میں بہت گرمی اور بعض میں بہت سردی ہونے کی کیا وجہ ہے؟

(۷) دنیا کتنے طبقوں میں منقسم ہے ان کے نام نقشہ بنا کر لکھو۔

(۸) خط استوا کہاں واقع ہے۔ اس خط سے کیا مطلب ہے۔
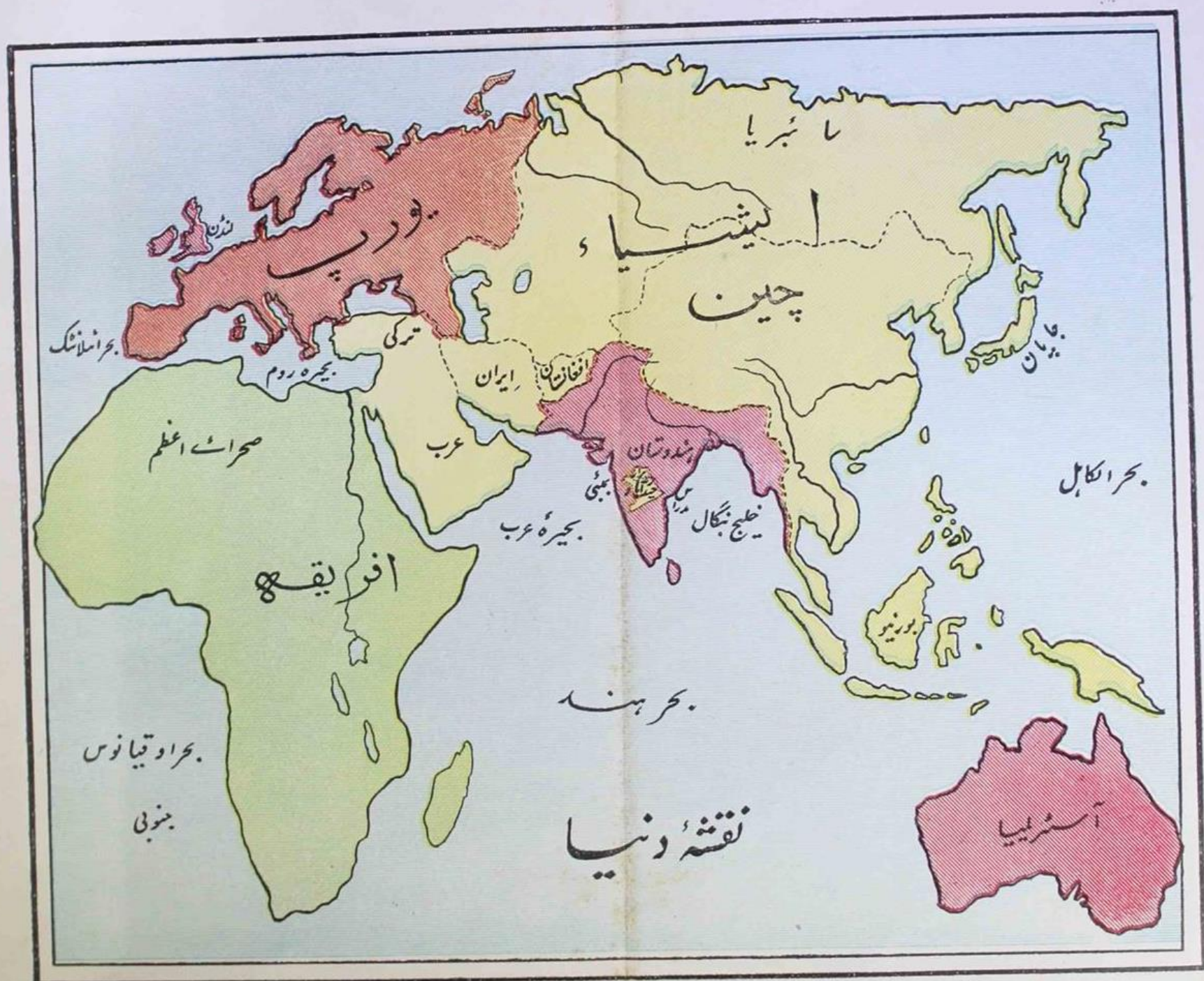
جغرافیہ ریاست حیدرآباد و برار

محل وقوع

تم یہ جانتے ہو کہ ہم سب جہاں رہتے سہتے ہیں اس کو ممالک محروسہ سرکار عالی کہتے ہیں جو ہندوستان میں واقع ہے۔ ہندوستان کے نقشہ کو دیکھو اس کے جنوبی حصے میں ریاست حیدرآباد دکن لکھا ہوا ہے۔ یہی ہمارا ملک ہے۔ اس کے دو حصے ہیں ایک حیدرآباد دوسرا برار۔ حیدرآباد کا رنگ زرد ہے اور برار کا رنگ زرد تو ہے لیکن حدود سرخ ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حیدرآباد کا انتظام تو خاص ہمارے آقا اعلیٰحضرت کی نگرانی میں ہے لیکن برار کا انتظام انگریزی حکومت کے تفویض ہے اس لئے اس کے حدود سرخ دکھائے گئے ہیں۔

ریاست حیدرآباد و برار ہندوستان کی کل دیسی ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست ہے اس کے شمال میں صوبۂ متوسط مشرق

میں دریائے وردھا و گوداوری و احاطۂ مدراس، جنوب میں دریائے
کرشنا و تنگبھدرا، اور مغرب میں احاطۂ بمبئی واقع ہیں۔ ریاست حیدرآباد کا
رقبہ برار کو چھوڑ کر ۸۲۶۹۸ میل ہے اور آبادی سنہ ۴۰ف کی
مردم شماری کے مطابق ۱۴۴۳۶۱۴۸ ہے۔ برار کا رقبہ ۱۷۷۶۶
مربع میل اور آبادی ۳۰۷۵۳۸ ہے۔ اس طرح برار کو شامل
کرکے کل ممالک سرکار عالی کا رقبہ ایک لاکھ مربع میل سے زیادہ
ہے۔ اور آبادی ایک کروڑ بہتر لاکھ سے زیادہ ہے۔

سوالات

(۱) ممالک محروسہ سرکار عالی ہندوستان کے کس حصہ میں ہے۔

(۲) ممالک محروسہ سرکار عالی کے حدود اربعہ بیان کرو۔

(۳) ممالک محروسہ کا رقبہ اور آبادی بتاؤ۔

افغانستان
تبت
کشمیر
سری نگر
پنجاب
لاہور
ملتان
بلوچستان
ایران
بہاولپور
صوبہ سندھ
کراچی
راجپوتانہ
اجمیر
دہلی
آگرہ
لکھنو
صوبہ متحدہ
نیپال
بھوٹان
چین
آسام
بنگال
پٹنہ
کلکتہ
الٰہ آباد
بھوپال
اندور
کاٹھیاوار
صوبہ متوسط
برار
اورنگ آباد
بمبئی
بحیرۂ عرب
خلیج بنگال
برما
رنگون
سیام
گوا
میسور
مدراس
کوچین
راس کماری
لنکا
ہندوستان
سیاسی
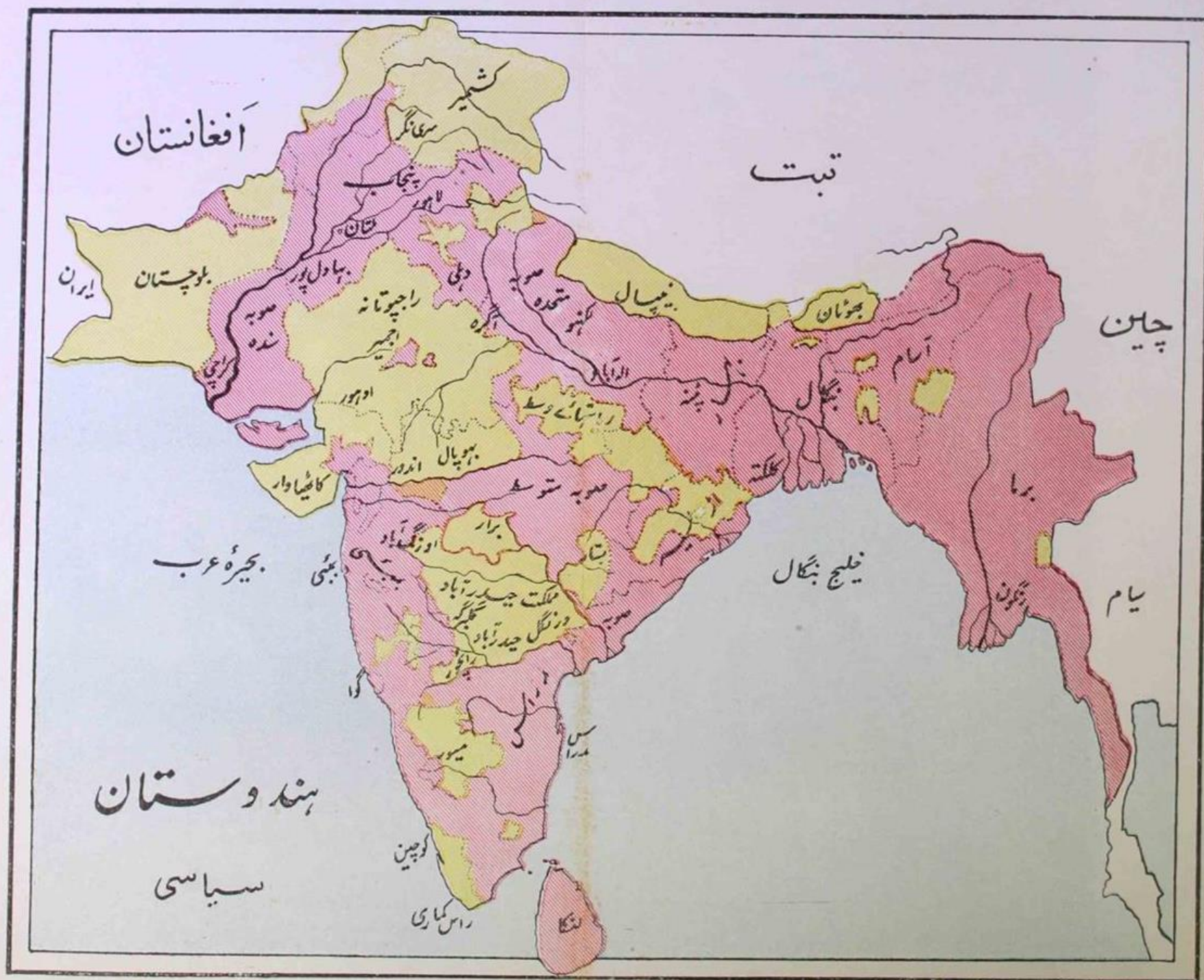
طبعی اور عام حالات

خطہ واری تقسیم ہم پہلے خاص ریاست حیدرآباد کے خطہ واری حالات بیان کرتے ہیں اس کے بعد برار کی حالت بتائیں گے۔

ہندوستان کا وہ حصہ جس میں ہمارا ملک واقع ہے سطح مرتفع دکن کہلاتا ہے۔ یہ خطہ بلند ناہموار اور پتھریلا ہے اس کے بعض حصے سمندر سے تقریباً ۲۵سو فٹ اونچے ہیں جا بجا پہاڑیاں دکھائی دیتی ہیں اور دریاؤں کا بہاؤ مغرب سے جنوب مشرق کی طرف ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سطح کا ڈھلان بھی اسی جانب ہے۔

یہاں کے منظر بہت خوبصورت ہیں کہیں گھنے جنگل ہیں تو کہیں لہلہاتے کھیت ہیں کہیں کالی کالی پہاڑیاں ہیں تو کہیں ناہموار بنجر زمین ہے زمین کی خاصیت اور باشندوں کی زندگی میں بھی ہر جگہ یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح زبانوں میں بھی فرق ہے۔ کہیں مرہٹی بولی جاتی ہے تو کہیں تلنگی بولی جاتی ہے اور بعض اضلاع میں کنڑی بھی رائج ہے۔ مگر اردو ملک کے

ہر حصہ میں عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ان مختلف حصوں کے
الگ الگ حدود قائم کرنا دشوار ہے لیکن ہم اس قدر بتا دیتے ہیں کہ
برار کو چھوڑ کر اگر ریاست حیدر آباد کے شمال مغربی حصہ سے دریائے
کرشنا تک ایک سیدھا خط کھینچا جائے تو ریاست تقریباً ایسے دو خطوں
میں تقسیم ہو جاتی ہے جو زمین کی خاصیت باشندوں کی زندگی مناظر
اور پیداوار وغیرہ کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ اس خط کے مغرب میں
جو خط ہے اس میں زیادہ تر کالی ریگڑ کی زمین ہے اور مٹی چکنی ہوتی ہے
جس میں رطوبت دیر تک رہ سکتی ہے۔ یہ زمین بہت زرخیز ہے جس کی
وجہ سے اس میں پیداوار بہت اچھی ہوتی ہے۔ اس حصہ میں باؤلیاں
اور تالاب زیادہ نہیں ہیں۔ اس لئے زراعت کا دارومدار ایک
فصل یعنی خریف کی حد تک بارش پر ہے اور دوسری فصل یعنی
ربیع زمین کی رطوبت اور شبنم کی مدد سے ہوتی ہے۔ مٹی کالی اور
چکنی ہونے کی وجہ سے یہاں کی خاص پیداوار روئی گیہوں اور جوار
ہے۔ چاول کی کاشت بھی ہوتی ہے مگر کم۔ اس حصہ میں لمبی لمبی پہاڑیوں
کے سلسلے ہر طرف دکھائی دیتے ہیں۔ مگر وسیع اور گھنے جنگل نہیں ہیں۔
اس خطہ ملک کو مرہٹواڑہ کہتے ہیں لیکن اس کے جنوبی حصہ میں
زیادہ تر کنڑی قوم آباد ہے۔

نقشہ ممالک محروسۂ حیدرآباد و برار
طبعی
۱۰ ۳۰ ۵۰ ۱۰۰
پیمانہ انگریزی میل
ارتفاع ... تا ۶۰۰ فٹ
〃 ۶۰۰ تا ۱۲۰۰ فٹ
〃 ۱۲۰۰ تا ۳۰۰۰ فٹ
پہاڑ
دریا
حدود تلنگانہ مرہٹواڑی
ایلچپور
امراوتی
آکولا
سلسلہ کوہ اجنٹا گھاٹ
ایوت محل
دریائے پین گنگا
دریائے وردھا
عادل آباد
آصف آباد
جالنہ
اورنگ آباد
سلسلہ کوہ سیہادری پربت
پربھنی
ناندیڑ
دریائے گوداوری
بیڑ
بالاگھاٹ
نظام آباد
دریائے منجرا
عثمان آباد
بیدر
اندول
نظام ساگر
میدک
ورنگل
تلنگانہ
موسی ندی
سکندرآباد
گولکنڈہ
حیدرآباد
کوہ اننت گیری
کاگنی ندی
گلبرگہ
دریائے بھیما
دریائے کرشنا
رائچور
امرآباد
نلگنڈہ
دریائے تنگ بھدرا
احاطہ مدراس
احاطہ بمبئی

دوسرا خطہ جو مرہٹواڑہ کی مشرق کی طرف ہے ریتیلا ہے۔ یہاں کی زمین میں کسی قدر چونا ملا ہوا ہے۔ مرہٹواڑہ کی طرح یہ زمین زرخیز نہیں ہے اور نہ دیر تک اس میں رطوبت باقی رہ سکتی ہے۔ اس خطہ میں بڑے بڑے پتھر ایک دوسرے پر ایسے جمے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ گویا کسی نے انھیں ایک دوسرے پر رکھ دیا ہے۔ آبپاشی کے لئے یہاں تالاب اور باؤلیاں کثرت سے ہیں جن کے پانی سے زیادہ تر دھان کی کاشت ہوتی ہے۔ اس خطہ میں کثرت سے گھنے جنگل ہیں جن میں شیر ریچھ اور دوسرے درندے اور مختلف قسم کے جنگلی جانور کثرت سے پائے جاتے ہیں شاہی شکار گاہیں اسی حصہ میں ہیں اس کو خطہ تلنگانہ کہتے ہیں۔

برار کی طبعی اور عام حالت تلنگانہ سے مختلف اور مرہٹواڑہ سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے دو قدرتی حصے ہیں شمالی حصہ کو پائین گھاٹ اور جنوبی حصہ کو بالاگھاٹ کہتے ہیں۔ ان دونوں حصوں کے درمیان اجنٹہ کی پہاڑیوں کا سلسلہ مغرب سے مشرق تک چلا گیا ہے اس سلسلہ کی شاخیں جنوبی برار میں سے ہوتی ہوئی ریاست حیدرآباد کے شمالی اضلاع میں پھیل گئی ہیں۔ پائین گھاٹ ایک پست وادی ہے جس کی زمین نہایت زرخیز سیاہ ریگڑ کی ہے پہاڑ اور جنگل بہت کم

ہیں ہر طرف کھیت ہی کھیت دکھائی دیتے ہیں اس کے برخلاف بالا گھاٹ ایک بلند خطہ ہے جس کی بلندی جنوب کی طرف کم ہوتی جاتی ہے اس خطہ میں پہاڑیاں زیادہ ہیں اور گھنے جنگل بھی کہیں کہیں دکھائی دیتے ہیں۔ برار کی خاص پیداوار روئی اور جوار ہے۔

سوالات

(۱) ملک سرکار عالی کے جغرافی خطے نقشہ بنا کر بتاؤ۔

(۲) مرہٹواڑہ کی زمین اور پیداوار کیسی ہوتی ہے؟

(۳) تلنگانہ کی زمین اور پیداوار بتاؤ۔

(۴) مرہٹواڑہ اور تلنگانہ کا مقابلہ کرو۔

(۵) برار کی طبعی حالت بیان کرو۔

پہاڑ

ملک سرکار عالی میں بڑے اور اونچے پہاڑ نہیں ہیں بلکہ

پہاڑیاں ہیں۔ ریاست حیدرآباد کے طبعی نقشہ کو دیکھو تو اس میں پہاڑیوں کے دو بڑے سلسلے دکھائی دینگے۔ ایک سلسلہ شمالی حصہ میں ضلع عادل آباد سے شروع ہو کر ضلع ناندیڑ، پربھنی اور رنگ آباد تک چلا گیا ہے جو ۲۵۰ میل لمبا ہے اس سلسلے میں ایلورہ و اجنٹہ گھاٹ کی پہاڑیاں بھی ہیں جن کی لمبائی سو میل ہے۔ ان میں غار ہیں جو بہت مشہور ہیں۔ اس پورے سلسلے کو سہیادری پربت کہتے ہیں۔ دوسرا سلسلہ بالا گھاٹ کے نام سے مشہور ہے جو ضلع ناندیڑ سے شروع ہو کر پربھنی اور بیڑ سے ہوتا ہوا ضلع عثمان آباد اور گلبرگہ کی طرف مڑ گیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی پہاڑیاں ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں سے مشہور یہ ہیں۔ کندیکل گڈہ ضلع ورنگل میں جالنہ کی پہاڑیاں ضلع اورنگ آباد میں یامنی گڈھ ضلع رائچور میں۔

برار کے شمال میں ست پڑا اور گاول گڈھ کے سلسلے اور بیچ میں اجنٹہ کی پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔

دریا

طبعی حالات کے بیان میں تمہیں بتا دیا گیا ہے کہ ہمارے ملک کی سطح کا ڈھلان مغرب سے جنوب مشرق کی طرف ہے اس لئے

یہاں کے دریاؤں کا بہاؤ بھی اسی طرف ہے۔ ملک سرکار عالی میں دو بڑے دریا گوداوری اور کرشنا ہیں لیکن ان کی کئی معاون ندیاں ہیں جو ریاست بھر میں ادھر ادھر بہتی ہیں۔

گوداوری یہ نہ صرف ہمارے ملک کا سب سے بڑا دریا ہے بلکہ دکن بھر میں سب سے بڑا دریا مانا جاتا ہے یہ احاطہ بمبئی سے نکلکر ضلع بیڑ اور اورنگ آباد کے درمیان سے ہوتا ہوا ضلع پربھنی میں داخل ہوتا ہے یہاں اس کے معاون دودنا اور پورنا بائیں جانب سے اس میں آکر ملتے ہیں۔ یہاں سے یہ دریا ضلع ناندیڑ میں سے ہوتا ہوا ضلع نظام آباد کی سرحد تک پہنچ جاتا ہے ضلع نظام آباد میں دریائے مانجرا اس کے دائیں جانب سے آکر ملتا ہے یہاں سے اضلاع کریم نگر اور عادل آباد کی سرحدوں سے ہوتا ہوا دائیں طرف سے مانیر بائیں طرف سے پائین گنگا اپنے معاون وردھا اور پرینتھا ندیوں کے ساتھ آکر مل جاتا ہے اور پھر دریائے گوداوری احاطہ مدراس میں داخل ہوتا ہے۔

دریائے کرشنا یہ دریا احاطہ بمبئی کی جنوبی جانب سے نکل کر جب ضلع رائچور کی شمالی سرحد پر پہنچا

ہے تو بائیں جانب سے بھیما ندی اور دائیں جانب سے دریائے تنگبھدرا اس میں آکر ملتے ہیں یہاں سے یہ اضلاع محبوب نگر اور نلگنڈہ کی جنوبی سرحد پر پہنچتا ہے تو موسیٰ اور منیر اس میں آکر مل جاتی ہیں دریائے کرشنا ان سب ندیوں کے پانی کو اپنے ساتھ ملاتا ہوا دریائے گوداوری کی طرح احاطۂ مدراس میں داخل ہوتا ہے۔

سوالات

(۱) ملک سرکار عالی کے پہاڑوں کے سلسلوں کے نام بتاؤ۔

(۲) سلسلۂ بالا گھاٹ کن کن اضلاع میں سے گزرتا ہے۔

(۳) ملک سرکار عالی کے بڑے دریا کتنے ہیں؟ ان کے نام بتاؤ۔

(۴) ملک سرکار عالی کے دریاؤں کا بہاؤ کس جانب ہے اور کیوں۔

(۵) دریائے کرشنا کن کن اضلاع کو سیراب کرتا ہے اور اس کے معاون کون کون سے ہیں؟

(۶) نقشہ بنا کر بڑے دریا درج کرو۔

ذرائع آبپاشی

ہم نے تمہیں دریاؤں کے بیان میں بتادیا ہے کہ ملک سرکارعالی میں دو بڑے دریا ہیں جن کے کئی معاون ہیں۔ انھیں دریاؤں کے پانی سے ہمارے ملک کی زمین سیراب ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں بارش زیادہ نہیں ہوتی اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے ملک کی تھوڑی سی بارش اور دریاؤں سے کس طرح فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے نقشہ میں دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارے ملک میں سے بہنے والے بڑے دریا ملک کے باہر سے آتے ہیں اور ہمارے ملک میں سے ہوتے ہوئے پھر باہر انگریزی علاقوں میں چلے جاتے ہیں۔ صرف دریائے مانجرا ہمارے حدود میں سے نکلکر حدود کے اندر ہی دریائے گوداوری میں گر جاتا ہے۔ ان دریاؤں میں پانی سال بھر نہیں رہتا۔ موسم گرما میں یہ خشک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ملک بھر میں تالاب، کنٹے، باؤلیاں اور نہریں بنا کر سال بھر انھیں کے پانی سے کاشت کی جاتی ہے۔ ان مصنوعی ذریعوں سے کھیتوں کو جو پانی دیا جاتا ہے۔ اس کو آبپاشی کہتے ہیں۔ آبپاشی کے تین خاص ذرائع ہیں۔

(۱) باؤلیاں ۔ (۲) تالاب ۔ (۳) نہریں ۔

باؤلیاں اضلاع تلنگانہ میں باؤلیاں کثرت سے ہیں کیونکہ یہاں کی زمین میں باؤلیاں بنانا آسان ہے مگر مرہٹواڑہ میں کم باؤلیاں ہیں اس لئے یہاں زیر باؤلی کاشت بہت کم ہے لیکن تلنگانہ میں زیر باؤلی کاشت زیادہ ہے ۔

تالاب اوپر تم نے پڑھ لیا ہے کہ مرہٹواڑہ کی زمین میں رطوبت بہت دیر تک رہتی ہے اور تلنگانہ کی زمین میں پانی جلد جذب ہو جاتا ہے اس لئے تلنگانہ میں جگہ جگہ تالاب بنائے گئے ہیں تاکہ پانی جمع کر کے زراعت کے کام میں لایا جائے ہمارے ملک میں چھوٹے بڑے تالاب ہزاروں کی تعداد میں ہیں ۔ اس لئے صرف مشہور تالابوں کے نام اور ان کی تفصیل بتاتے ہیں ۔

نظام ساگر یہ تالاب ضلع نظام آباد کے تعلقہ یلاریڈی میں ضلع نظام آباد اور میدک کے درمیان دریائے مانجرا کے پانی کو روک کر بنایا گیا ہے اس کا بند پختہ اور (۲) میل لمبا ہے اس بند پر (۱۴) فٹ کی سڑک ہے جس پر سے موٹریں وغیرہ چلتی ہیں ۔ نظام ساگر کا پھیلاؤ (۵۰) مربع میل ہے اس سے متعدد نہریں نکالی گئی ہیں بڑے نہروں کی لمبائی تقریباً ایک سو

(۱۰۰) میل ہے اور مختلف سمتوں میں جو شاخیں نکالی گئی ہیں ان کی لمبائی تقریباً ایک ہزار (۱۰۰۰) میل ہے جن کے ذریعہ سے تین لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوسکتی ہے۔

عثمان ساگر اس کو گنڈی پیٹھ کا تالاب بھی کہتے ہیں۔ یہ تالاب حیدر آباد کے مغرب میں ۸½ میل کے فاصلہ پر موسی ندی کو روک کر بنایا گیا ہے۔ اس کا بند پختہ اور (۴۵۰۰) فٹ لمبا ہے تالاب کا پھیلاؤ تقریباً ۱۵ میل ہے اس کی تعمیر کے بعد سے حیدر آباد، سکندر آباد اور بلارم میں پینے کا پانی بکثرت میسّر آنے لگا ہے۔

حمایت ساگر یہ تالاب بلدہ حیدر آباد سے تقریباً ۷ میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی جانب واقع ہے۔ اس کا پھیلاؤ (۹) مربع میل اور گہرائی تقریباً (۱۰۰) فٹ ہے اس سے آبپاشی کرنے کا خیال ہے۔ اس کے قریب ایک بہت بڑا سرکاری آزمائشی مزرعہ قائم کیا گیا ہے جہاں مختلف قسم کے اناج میوہ ترکاریوں وغیرہ کی کاشت کے تجربے کئے جاتے ہیں۔

حسین ساگر یہ تالاب قدیم ہے اور حیدر آباد اور سکندر آباد

کے درمیان ہے۔ اس کا بند (۲۵۰۰) گز لمبا ہے اس پر سے حیدرآباد سکندرآباد کے درمیان موٹروں وغیرہ کی آمد و رفت کثرت سے ہوتی ہے روزانہ صبح شام حیدرآباد اور سکندرآباد کے باشندے تفریح کے لئے یہاں آتے ہیں۔

میر عالم کا تالاب یہ تالاب بلدہ حیدرآباد کے مغرب میں واقع ہے۔ اس کا پھیلاؤ تقریباً (۸) میل ہے۔ اس کا بند پختہ اور قدیم تعمیر کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ عثمان ساگر کی تعمیر سے پہلے حسین ساگر اور میر عالم کے تالاب کا پانی حیدرآباد کی آبرسانی کے کام میں آتا تھا۔

پالیر کا تالاب ضلع ورنگل کے تعلقہ کھمم میٹھ میں پالیر ندی کو روک کر بنایا گیا ہے اس کا بند کچا ہے اس کا طول (۷۸۰۰) فٹ اور گہرائی ۲۶ فٹ ہے۔ اس سے زیادہ تر آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے۔

ویرا یہ بھی تعلقہ کھمم میں ہے اس کا بند پختہ اور لمبائی (۳۵۸۹) فٹ ہے اس تالاب سے ایک ہزار ایکر زمین سیراب ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ پاکھال، رامپا لکھناورم اور شنکر بھوپالم

کے تالاب ضلع ورنگل میں پوچارم ضلع نظام آباد میں۔ رائن پلی ضلع میدک میں۔ اور بایدمرجیڈ ضلع رائچور میں قابل ذکر ہیں۔ ان سارے تالابوں سے نہریں نکالی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے مختلف اضلاع میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔ مشہور نہریں یہ ہیں۔

نظام ساگر نہر۔ فتح نہر۔ محبوب نہر۔ آصف نہر۔ گنگاوتی نہر۔ پوچارم نہر وغیرہ۔

برار میں صرف ایک بڑا تالاب ہے جس کو سالٹ لیک یا کھاری جھیل کہتے ہیں۔ یہاں کاشت کے لئے تالاب اور باؤلیاں کثرت سے نہیں ہیں۔

نظام ساگر نہر

یہ نہر نظام ساگر تالاب سے نکالی گئی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً (۱۰۰) میل ہے۔ مختلف سمتوں میں جو چھوٹی چھوٹی شاخیں نکالی گئی ہیں ان کی جملہ لمبائی تقریباً (۱۰۰۰) میل ہے اس نہر سے ۳ لاکھ ایکر رقبہ اضلاع میدک و نظام آباد میں سیراب ہوتا ہے۔

فتح نہر

یہ نہر ضلع میدک میں دریائے مانجرا کے بائیں جانب نکالی گئی ہے اس کا طول مع اس کی دونوں شاخوں کے صرف ۲۳ میل ہے اس کے ذریعہ سے ۶ ہزار ایکر سے

زیادہ زمین سیراب ہوتی ہے۔

مجبوب نہر یہ نہر میدک میں دریائے مانجرا کے دائیں طرف سے نکالی گئی ہے اس کا جملہ طول ۶۰ میل ہے۔

اس سے بھی ایک بڑا رقبہ سیراب ہوتا ہے۔

پوچارم نہر یہ نہر پوچارم کے تالاب سے نکالی گئی ہے اس کا طول ۲۵ میل سے زیادہ ہے تعلقہ بلاریڈی میں کئی ہزار ایکر رقبہ اس کے پانی سے سیراب ہوتا ہے۔

ان نہروں کے علاوہ اور بھی نہریں ہیں۔ پالیر اور ویرا کے تالابوں میں سے بھی نہریں نکالی گئی ہیں جن سے ضلع ورنگل میں کثیر رقبہ سیراب ہوتا ہے۔ تعلقہ بھونگیر میں موسیٰ ندی کی ایک قدیم نہر سے ایک نہر نکالی گئی ہے جو آصف نہر کہلاتی ہے اس کا طول ۷۵ میل ہے یہ نہر پانگل کے تالاب میں داخل ہوتی ہے اس سے بھی ایک وسیع رقبہ سیراب ہوتا ہے۔ ضلع رائچور میں دریائے تنگبھدرا سے دو نہریں نکالی گئی ہیں جن سے ایک حد تک رائچور میں پانی کی قلت رفع ہوئی ہے۔

سوالات

(۱) ملک سرکار عالی میں خاص ذرائع آبپاشی کون کونسے ہیں۔

(۲) مرہٹواڑہ میں باولیاں اور تالاب بہت کم ہیں اور تلنگانہ میں زیادہ۔ یہ کیوں ؟

(۳) ملک سرکار عالی کے تین بڑے تالابوں کے نام بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ ان سے ملک کو کیا فائدے ہیں ؟

(۴) نہر نظام ساگر کا طول کیا ہے اور اس سے کس قدر رقبہ کاشت ہوتا ہے۔

(۵) نقشہ بنا کر نظام ساگر اور اس کی نہریں درج کرو۔

آب و ہوا

آب و ہوا سے مراد کسی ملک کی سال بھر کی گرمی سردی اور بارش کا حال ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ سال بھر ایک قسم کا موسم نہیں رہتا کبھی گرمی ہوتی ہے کبھی جاڑا ہوتا ہے اور کبھی بارش ہوتی

ہے۔کہیں گرمی زیادہ ہوتی ہے تو کہیں جاڑا زیادہ ہوتا ہے کہیں بارش زیادہ ہوتی ہے تو کہیں کم ہوتی ہے ان موسمی حالات کو آب و ہوا کہتے ہیں۔

کسی ملک کی آب و ہوا کا حال معلوم کرنا اس لئے ضروری ہے کہ اس سے ہمیں وہاں کی پیداوار وہاں کے جانوروں کی حالت اور انسانوں کے رہنے سہنے کے طریقے سمجھ میں آتے ہیں۔کسی ملک کی آب و ہوا معلوم کرنے کے لئے چند باتوں کو یاد رکھنا چاہیے۔سب سے پہلے محل وقوع معلوم کرنا ضروری ہے۔کسی ملک کے محل وقوع سے مراد یہ ہے کہ وہ ملک دنیا میں کہاں واقع ہے۔شروع میں ہم نے تمہیں بتا دیا ہے کہ ہمارا ملک ہندوستان میں واقع ہے۔دنیا کے نقشہ میں دیکھیں تو تمہیں معلوم ہوگا کہ ہندوستان دنیا کے تقریباً بیچ میں خط استوا کے قریب واقع ہے۔یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو حصے زمین کے شمالی اور جنوبی سروں سے دور بیچ میں واقع ہوتے ہیں وہ گرم آب و ہوا والے حصے ہیں۔چونکہ ہمارا ملک ہندوستان میں ہے اس لئے ہمارے ملک میں بھی گرمی زیادہ ہوگی مگر آب و ہوا کا دارومدار صرف محل وقوع پر نہیں ہے بلکہ سطح کی بلندی پر بھی ہے۔بلند مقامات کی آب و ہوا گرم نہیں ہوتی۔چونکہ ملک سرکار عالی سطح سمندر سے

۱۲سو فٹ سے لیکر دو ہزار پانسو فٹ تک بلند ہے اس لئے یہاں نہ گرمی زیادہ ہوتی ہے اور نہ سردی بلکہ گرمی اور سردی معمولی ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ملک پر چلنے والی ہوائیں آب وہوا میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔ اگر بادل کو سمندر سے ساتھ لانے والی ہوائیں چلتی ہوں تو ملک میں بارش ہوگی اور بارش اگر زیادہ ہو تو آب وہوا مرطوب ہوگی۔ ہر سال ماہ امرداد سے ختم آبان تک جنوب مغربی جانب سے ہوائیں ہمارے ملک میں داخل ہوتی ہیں۔ یہ اپنے ساتھ پانی بھرے بادل لاتی ہیں ان سے یہاں بارش ہوتی ہے۔ طبعی حالات کے بیان میں تم پڑھ چکے ہو کہ تلنگانہ میں بارش کے علاوہ تالاب کنٹے اور باؤلیاں بھی زیادہ ہیں اس لئے تلنگانہ کی آب وہوا کسی قدر مرطوب ہے برخلاف اس کے مرہٹواڑہ کی آب وہوا خشک وصحت بخش ہے کیونکہ وہاں تالاب اور کنٹے زیادہ نہیں ہیں۔ بارش کے علاوہ جاڑے اور گرمی کے موسم بھی ہیں۔ جاڑے کا موسم آذر سے اسفندار تک رہتا ہے اور گرمی کا موسم ماہ فروردی سے ختم تیر تک۔

ملک برار کی آب وہوا مرہٹواڑہ کی طرح خشک وصحت بخش ہے لیکن پائین گھاٹ میں موسم گرما سخت ہوتا ہے۔ بالاگھاٹ کی

آب و ہوا معتدل رہتی ہے۔

سوالات

(۱) آب و ہوا سے کیا مطلب ہے ؟

(۲) آب و ہوا کا جاننا کیوں ضروری ہے۔

(۳) آب و ہوا معلوم کرنے کے لئے کن کن باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۴) تلنگانہ اور مرہٹواڑہ کی آب و ہوا میں کیا فرق ہے اور یہ کیوں ؟

بارش

ابھی ابھی تم نے پڑھا ہے کہ اگر ملک پر سے چلنے والی ہوائیں سمندر سے اپنے ساتھ بادل لیتی آئیں تو ملک میں بارش کافی ہوگی۔ اب ہم تمہیں ایک ضروری بات بارش کے بارے میں بتاتے ہیں جب سمندر کا پانی گرمی کی شدت سے بخارات بنکر اوپر اٹھتا ہے تو ہوا اس کو جس طرف لے جائے چلا جاتا ہے۔

ہندوستان کے جنوب مشرق اور جنوب مغرب میں سمندر ہی سمندر ہیں۔ اس لئے جب سمندر پر شدت کی گرمی پڑتی ہے تو پانی بھانپ بنکر اوپر اٹھتا ہے اور ہوا کے ساتھ بادل کی شکل میں جنوب مغربی جانب سے ہندوستان میں داخل ہوتا ہے نقشہ دیکھو اس میں ان ہواؤں کا رخ بتایا گیا ہے ان ہواؤں کو **مانسون** یا موسمی ہوائیں کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ خاص خاص موسموں میں خاص خاص سمتوں سے چلتی ہیں۔

جنوب مغرب سے چلنے والی ہوائیں گرما میں اور شمال مشرق سے چلنے والی ہوائیں سرما میں چلتی ہیں۔ ہمارے ملک میں موسم بارش گرما کے آخر میں ہوتا ہے۔ سرما میں بھی بارش ہو جاتی ہے لیکن صرف مشرقی حصہ میں ہمارے ملک میں بارش زیادہ نہیں ہوتی کیونکہ جنوب مغرب سے آنے والی ہوا کے راستہ میں مغربی گھاٹ اور شمال مشرق سے آنے والی ہواؤں کے راستہ میں مشرقی گھاٹ واقع ہے جو راستہ ہی میں بادلوں کو روک لیتے ہیں جو بادل ان گھاٹوں پر سے نکل کر ہمارے ملک میں داخل ہوتے ہیں ان سے یہاں بارش ہوتی ہے۔ زیادہ تر جنوب مغرب کی طرف سے آنے والی ہواؤں سے ہمارے ملک میں بارش

ہوتی ہے۔

سوالات

(۱) موسمی ہوا سے کیا مراد ہے

(۲) ممالک محروسہ میں بارش کب شروع ہوتی ہے ؟

(۳) ہمارے ملک کی بارش کا دارومدار کس طرف کی ہواؤں پر ہے ؟

(۴) ممالک محروسہ کی بارش کا اوسط کیا ہے ؟

زمین اور پیداوار

طبعی حالات کے بیان میں ہم تمہیں بتا چکے ہیں کہ زمین کی خاصیت اور دوسرے لحاظ سے ہمارا ملک برار کے علاوہ مرہٹواڑہ وکرناٹک اور تلنگانہ میں تقسیم ہو گیا ہے ان حصوں کی زمین کا حال بھی تمہیں بتا دیا گیا ہے۔ اب ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ

ان مختلف حالات کی وجہ سے ان حصوں کی پیداوار بھی مختلف ہے۔

مرہٹواڑہ کی زمین زیادہ تر سیاہ چکنی مٹی سے بنی ہوئی ہے۔ بعض مقامات میں سرخ اور ملوان مٹی بھی پائی جاتی ہے یہاں عام طور پر رطوبت زیادہ دیر تک رہ سکتی ہے۔ تلنگانہ کی زمین میں چونا اور بعض مقامات میں ریت ملی ہوئی ہے اس لئے یہاں رطوبت دیر تک نہیں رہ سکتی مرہٹواڑہ میں دو فصلیں ہوتی ہیں جن کو **خریف** اور **ربیع** کہتے ہیں۔ تلنگانہ میں ان دو فصلوں کے علاوہ دھان کی اور دو فصلیں ہوتی ہیں جن کو **آبی** اور **تابی** کہتے ہیں تلنگانہ میں اس وجہ سے چار فصلیں ہوتی ہیں کہ یہاں تالاب کنٹے اور باؤلیاں بہت ہیں۔ جن کے پانی سے تمام سال آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے مرہٹواڑہ میں زیادہ تر بارش کے موسم میں کاشت ہوتی ہے۔ برار میں کاشت کا دارومدار مرہٹواڑہ کی طرح بارش کے پانی پر ہے اس لئے صرف دو فصلیں ہوتی ہیں جن کو **خریف** اور **ربیع** کہتے ہیں۔

ہر ملک کی پیداوار کے تین اقسام ہوتے ہیں۔ (۱)

باتات (۲) حیوانات (۳) معدنیات۔

سوالات

(۱) ممالک محروسہ کی زمین کا حال بیان کرو؟

(۲) ممالک محروسہ کی کتنی فصلیں ہیں ؟

(۳) تلنگانہ میں زیادہ فصلیں کیوں ہوتی ہیں ؟

نباتات

نباتات کی دو قسمیں ہیں ایک تو کھیتوں اور باغوں کی
یداوار جس میں غلہ٬ میوہ اور ترکاریاں ہوتی ہیں دوسرے
نگلوں کی پیداوار جس میں لکڑی اور درختوں کی چھال بعض
ل گوند لاکھ روسہ گھاس وغیرہ شریک ہیں۔

لف زراعتی پیداوار | کھیتوں کی پیداوار میں مرہٹواڑہ

اور برار زیادہ تر روئی، گیہوں اور سفید جوار کے لئے مشہور ہیں یہاں صرف دو فصلیں ہوتی ہیں، ربیع اور خریف اور دونوں فصلوں کا دارومدار بارش کے پانی پر ہے۔ روئی اور گیہوں کے علاوہ ان علاقوں میں چاول، جوار، باجرا، ارنڈی، تل، مونگ پھلی اور السی کی کاشت بھی ہوتی ہے۔

تلنگانہ کی بڑی پیداوار چاول ہے۔ جوار، باجرا، چنا اور نیشکر کی بھی کاشت ہوتی ہے۔ تلنگانہ میں گیہوں کی کاشت بہت کم ہوتی ہے۔ گیہوں کے لئے خشک آب وہوا کی ضرورت ہے مرطوب آب وہوا اس کو مفید نہیں ہوتی۔ ارنڈی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ ان چیزوں کے علاوہ مسور، تل، تور، تمباکو کی بھی کم و زیادہ ملک کے ہر حصہ میں کاشت ہوتی ہے۔

ملک سرکارعالی کے ہر حصہ میں باغات موجود ہیں جن میں میوے سبزیاں اور پھول پیدا ہوتے ہیں۔ آم، جام (امرود) سیتا پھل ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دولت آباد کے انگور، موسمبی اور انجیر اور پربھنی، ہنگولی اور جالنہ کے سنگترے بہت مشہور ہوتے ہیں۔ زمین اور آب وہوا کے لحاظ سے اورنگ آباد کے اضلاع میووں کے لئے خاص طور پر مشہور ہیں۔

نقشہ پیداوار
ممالک محروسہ و برار
حدود ملک
حدود تلنگانہ و مرہٹواری
حدود اضلاع
ندی
ایلچ پور
امراوتی
اکولہ
لیوت محل
اورنگ آباد
جالنہ
پربھنی
ناندیڑ
عادل آباد
آصف آباد
کریم نگر
نظام آباد
میدک
بیڑ
عثمان آباد
بیدر
گلبرگہ
حیدر آباد
سکندر آباد
نلگنڈہ
محبوب نگر
رائچور
ورنگل
گیہوں
روئی
جوار
باجرہ
چانول
تمباکو
گنا
دالیں
تلہن
ارنڈی
جنگلات
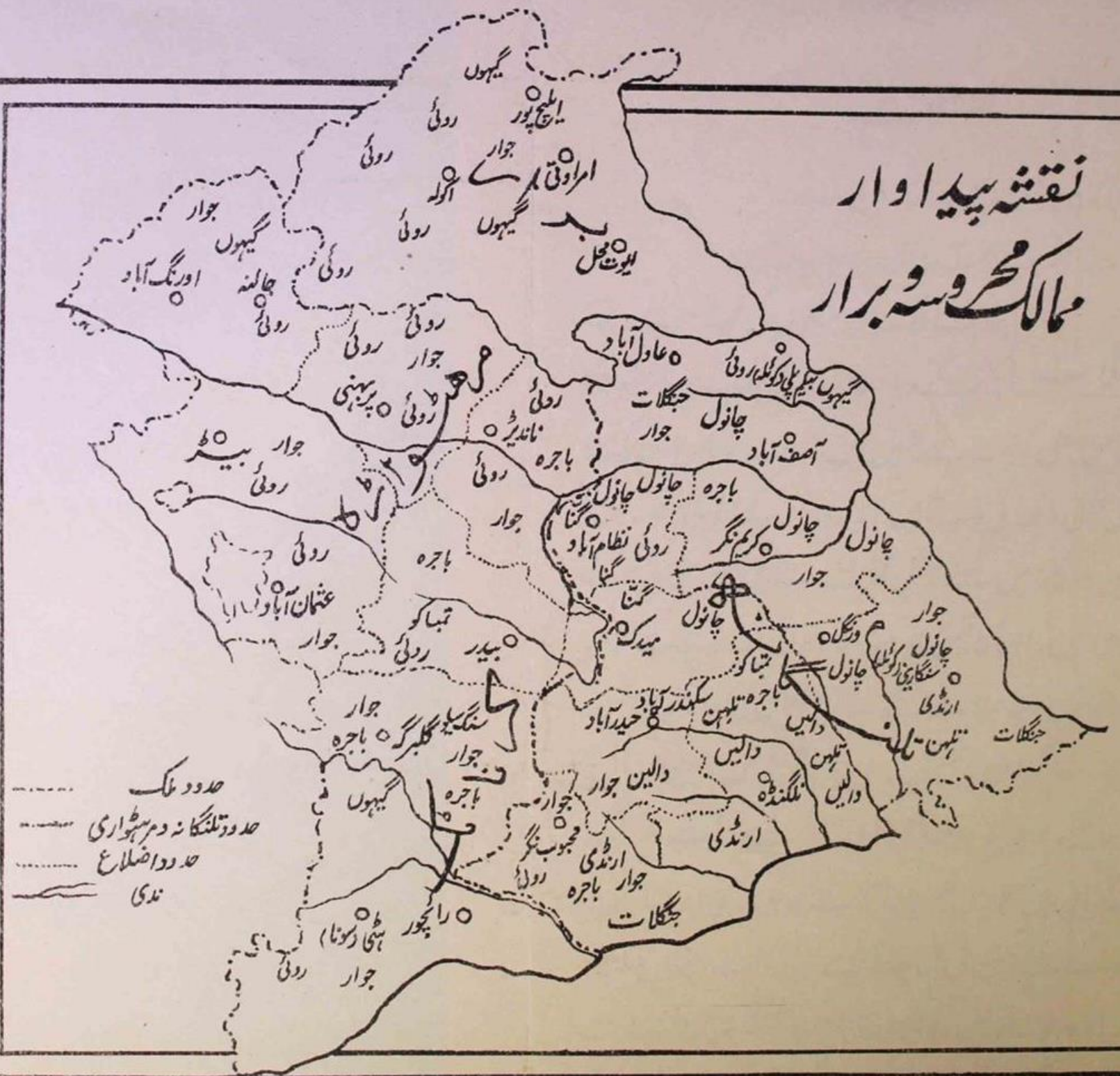
سوالات

(۱) نباتات میں کس قسم کی پیداوار شریک ہے۔

(۲) مرہٹواڑہ اور تلنگانہ کی نباتاتی پیداوار بیان کرو۔

(ب) جنگلات

ہمارے ملک میں جنگلوں کی کمی نہیں ہے۔ ہر قسم کے درخت پائے جاتے ہیں مرہٹواڑہ اور برار میں جنگل کثرت سے نہیں ہیں۔ صرف اضلاع اورنگ آباد اور گلبرگہ میں جنگل دکھائی دیتے ہیں اور برار کے جنوبی حصہ میں جنگل ہیں لیکن تلنگانہ میں گھنے جنگل کثرت سے ہیں جن میں ہر قسم کے درخت موجود ہیں۔ ان کا قیمتی چوبینہ عمارتوں اور فرنیچر کے کام آتا ہے اور عام چوبینہ جلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے مشہور چوبینہ یہ ہے۔ ساگوان۔ شیشم۔ ایپا۔ آبنوس۔ بیجا سال۔ نلامدی۔ ساین وغیرہ۔ سیندھی اور تاڑ کے درخت ہر جگہ پائے جاتے ہیں جن کا رس کھینچا جاتا ہے جو سیندھی اور تاڑی کے نام سے نشہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ درخت اضلاع تلنگانہ میں نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔ املی اور بانس تلنگانہ میں کثرت سے پائے جاتے ہیں مگر مرہٹواڑہ میں بہت کم ہوتے ہیں جنگلوں کی

کارآمد چیزوں میں موم ۔گوند ۔شہد ۔چھال اور روسہ شریک ہیں

حیوانات

ملک سرکار عالی کے جنگلوں میں قسم قسم کے درندے اور چرندے پائے جاتے ہیں۔ ان میں شیر، چیتا، تیندوا، ریچھ، جنگلی کتے اور سور بہت خطرناک جانور ہیں۔ تلنگانہ میں جنگلوں کی کثرت کی وجہ سے ان جانوروں کی بہتات ہے۔ مگر مرہٹواڑہ اور برار میں کم تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ چرندوں میں ارنا بھینسا، نیل گاؤ، سانبھر، چیتل، ہرن، جنگلی بکریاں وغیرہ ہر جگہ دکھائی دیتی ہیں۔ ضلع ورنگل میں سرکاری شکارگاہیں ہیں جہاں عوام کو شکار کی اجازت نہیں ہے۔ ان شکارگاہوں میں جنگلی جانوروں کی کثرت ہے۔ پرندوں میں مرغ، مرغابی، تیتر، اسنائپ اور رنگ برنگ کی چڑیاں ہر طرف دکھائی دیتی ہیں۔

قسم قسم کے سانپ اور بچھو بھی ہر جگہ موجود ہیں۔

پالتو جانوروں میں امر آباد۔ دیورکنڈہ۔ سریا پیٹھ۔ عادل آباد۔ کھمم اور مدھرہ کے بیل مشہور ہیں مرہٹواڑہ کے تیز قدم ٹٹو اور بھینس پہلے بہت مشہور تھے مگر اب ان کی تعداد میں کمی ہوگئی ہے۔ اب بھی برار اضلاع اورنگ آباد۔ بیڑ اور پربھنی میں لوگ انھیں بڑے شوق سے پالتے ہیں ہنگولی کے اصیل گھوڑے سرکاری گھوڑسال کے خاص طور پر مشہور ہیں۔ جہاں ان کی پیدایش داشت و پرداخت کا خاص اہتمام ہے۔

معدنیات

ہمارے ملک کی بعض زمینیں جو بنجر اور ویران معلوم ہوتی ہیں۔ ان کے اندر معدنیات کے خزانے بھرے پڑے ہیں لیکن اب تک کوئلہ۔ لوہا۔ سونا۔ ابرک۔ سنگ مرمر اور سنگ سیلو کے سوا اور دھات کے کان نہیں کھودے گئے ہیں۔

پتھر کا کوئلہ اس کا ٹھیکہ سرکار نے ایک کمپنی کو دیا ہے جو

ضلع ورنگل اور عادل آباد میں کانوں سے کوئلہ نکالتی ہے۔ ضلع عادل آباد کے کئی مقامات میں کوئلہ موجود ہے۔ مگر اب تک کھودا نہیں گیا یلندو (سنگاریٹی) کے کوئلہ کی کان بہت مشہور ہے۔

سنگ سیلو اس کو شاہ آباد کا پتھر بھی کہتے ہیں۔ یہ پتھر زیادہ تر مکانوں کے فرش کے کام میں آتا ہے۔ اس سے سمنٹ بھی بنتی ہے۔ ضلع گلبرگہ کے اکثر حصوں میں پایا جاتا ہے۔ تانڈور۔ بشیر آباد اور شاہ آباد میں کثرت سے نکلتا ہے۔

لوہا یوں تو ملک سرکار عالی کے بہت سے مقامات میں لوہا موجود ہے مگر ضلع ورنگل کے بعض تعلقات میں اور عادل آباد میں راجورہ اور ریلغزپ کے قریب عمدہ لوہا پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گوداوری اور وردھا کی وادیوں میں بھی لوہا بکثرت موجود ہے۔

چونا چونے کے کنکر ملک کے اکثر حصوں میں خصوصاً تلنگانہ کے علاقہ میں کثرت سے ملتے ہیں ان کو جلا کر چونا بنایا جاتا ہے۔

سونا پہلے ہٹی ضلع رائچور میں سونا نکالا جاتا تھا۔ لیکن اب بند کر دیا گیا ہے کیونکہ کافی مقدار میں نہیں نکل رہا تھا۔

ان دھاتوں کے علاوہ تانبے کے کان ضلع نلگنڈہ میں، ابرک کھمم پالونچہ اور سریا پیٹھ میں، سفید کھریا محبوب نگر میں، گیرو بیدر میں گرانائٹ جس سے پنسل بنتے ہیں اور سنگ مرمر ضلع ورنگل میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

سوالات

(۱) رس کن درختوں سے نکالا جاتا ہے اور یہ کہاں پائے جاتے ہیں؟

(۲) زیادہ تر جنگل ملک کے کس حصہ میں ہیں ان کی کون دیکھ بھال کرتا ہے۔

(۳) تلنگانہ کی زمین کس قسم کی ہے اور اس میں کیا پیداوار ہوتی ہے؟

(۴) مرہٹواڑہ کی زمین کس قسم کی ہے اس میں کیا پیداوار ہوتی ہے۔

(۵) ہمارے ملک کے مشہور میوؤں کے نام لو۔

(۶) ملک سرکار عالی کے مشہور معدنیات کے نام بتاؤ۔

(۷) سنگ سیلو، کوئلہ، ابرک مرمر کہاں نکلتے ہیں۔

(۸) ملک سرکارعالی کے جنگلی اور پالتو جانوروں کے نام بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ یہ کن کن اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔

آبادی اور پیشے

ریاست حیدرآباد کی کل آبادی (۱۴۴۳۶۱۴۸) اور برار کی (۳۰۷۵۳۸) ہے۔ ریاست حیدرآباد میں مرد (۷۳۷۰۰۱۰) اور عورتیں (۷۰۶۶۱۳۸) ہیں جس سے ظاہر ہے کہ عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اب اگر ریاست حیدرآباد کے کل رقبہ کے لحاظ سے آبادی کی گنجائش دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ایک مربع میل میں (۱۷۵) لوگ آباد ہیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ملک کے ہر حصہ میں اسی قدر لوگ آباد ہیں۔ تلنگانہ میں فی مربع میل (۱۵۵) اور مرہٹواڑہ میں (۱۴۶) آبادی ہے۔ بعض اضلاع میں بہت آبادی ہے۔ بعض میں اوسط درجہ کی۔ بعض میں بہت ہی کم۔ سب سے زیادہ آباد اضلاع میدک۔ کریم نگر۔ ناندیڑ ہیں ان سے کم آباد عثمان آباد۔ بیدر۔ گلبرگہ اور نظام آباد ہیں ضلع عادل آباد

ہیں سب سے کم آبادی ہے۔

ہمارے ملک میں ۸۹ شہر ۲۱۲۲۳ گاؤں اور قصبے ہیں۔ ہمارا سب سے بڑا شہر حیدرآباد ہے جو صدر مقام بھی ہے۔ اس کی آبادی چار لاکھ سے زیادہ ہے اور یہ ہندوستان کے بڑے شہروں میں گنا جاتا ہے۔ اس کے بعد ورنگل۔ گلبرگہ۔ ناندیڑ۔ جالنہ اور اورنگ آباد کا درجہ ہے۔

ذاتیں اور مذہب

ہمارے ملک کے باشندوں کی بہت سی ذاتیں اور مذہب ہیں۔ بلحاظ تعداد سب سے زیادہ کنبی ہیں۔ اس کے بعد مالا ذات جن میں مالا۔ وھیڑ۔ مادیگار۔ مہار اور مانگ شریک ہیں یہ سب دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ لمباڑے۔ بھیل اور گونڈ کی بھی خاصی تعداد ہے مسلمان۔ برہمن۔ عیسائی۔ جین۔ سکھ اور پارسی دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں کم ہیں۔

زبانیں

ممالک محروسہ سرکار عالی کے باشندے بارہ زبانیں بولتے ہیں۔ لیکن آٹھ زبانیں ایسی ہیں جو بھیل۔ گونڈ۔ اور لمباڑوں وغیرہ تک محدود ہیں۔ باقی لوگ یہ زبانیں بولتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں۔ عام زبانیں چار ہیں اردو۔ تلنگی۔ مرہٹی۔ کنڑی۔

اُردو ملک کے تمام حصوں میں بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ سرکاری زبان بھی اردو ہی ہے۔ صوبۂ اورنگ آباد میں مرہٹی۔ صوبۂ گلبرگہ میں مرہٹی وکنڑی، صوبۂ میدک و ورنگل میں تلنگی عام زبانیں ہیں۔

پیشے

تقریباً دس فی صد باشندے شہروں میں اور باقی سب کے سب گاؤں اور قصبات میں رہتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ ہمارا ملک زراعتی ہے۔ زمین کی پیداوار پر زندگی بسر ہوتی ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک کا سب سے بڑا پیشہ زراعت ہے۔

صنعت وحرفت

زراعت کے بعد صنعت حرفت کا پیشہ ہے۔ یعنی ایسے لوگ جو آلات اور سامان وغیرہ بنا کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ ان میں بڑھئی۔ لوہار۔ سنار۔ کمہار۔ جلاہے۔ چمار وغیرہ ہیں۔ کارخانوں اور گرنیوں میں کام کرنے والوں کا بھی تعلق صنعت وحرفت کے پیشے سے ہے۔ ان کی تعداد برابر بڑھتی جارہی ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں مصنوعات ملکی کو ترقی دی جارہی ہے اور بڑے بڑے کارخانے قائم کئے گئے ہیں تاکہ ملک میں بڑے پیمانہ پر صنعت وحرفت کو فروغ دیا جائے۔ حکومت کی جانب سے کارخانے قائم کرنے والوں کو ہر طرح کی امداد دی جاتی ہے۔

مرکزی اردو کتب خانہ

خام پیداوار مثلاً روئی۔ چمڑا۔ روغنی تخم اور کوئلہ کی ملک میں کمی نہیں ہے۔ جب سے ملک میں بڑے بڑے کارخانے قائم ہوئے ہیں ان چیزوں کا ایک حصہ ہمارے ہی ملک میں کام آنے لگا ہے اس وقت کپڑا بننے کے کارخانوں کی تعداد چھ ہے۔ سب سے بڑا کارخانہ ناندیڑ میں **عثمان شاہی ملز** کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں دو ہزار سے زیادہ مزدور کام کرتے ہیں۔ دوسرا بڑا کارخانہ گلبرگہ میں **محبوب شاہی ملز** کے نام سے قائم ہے اس میں پندرہ سو سے زیادہ مزدور روزانہ کام کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ورنگل اورنگ آباد حیدرآباد اور سکندرآباد میں ایک ایک کارخانہ ہے۔ ضلع نظام آباد کے تعلقہ **بودھن** میں شکر بنانے کا کارخانہ قائم ہوا ہے اور **ضلع عادل آباد** میں کاغذ بنانے کا کارخانہ تیار ہو رہا ہے۔ روئی صاف کرنے اور دبانے کے کارخانے ملک کے اکثر اضلاع میں قائم ہیں تلنگانہ سے مرہٹواڑہ میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ روئی مرہٹواڑہ میں زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ ریشمی کپڑا تلنگانہ میں زیادہ بُنا جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ تلنگانہ میں ارنڈی کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کے پتے ریشم کے کیڑوں کی غذا ہیں۔ ریشمی کپڑے ہمرو۔ مشروع۔ کمخواب۔

اور مشر۔ تیلیئے رومال نرم ملائم کمبل قالین چاندی کے تار کی بنی ہوئی چیزیں ہیتل کے برتن دیسی کاغذ ملک کے مختلف مقامات میں تیار ہوتے ہیں جو ملک سے برآمد کئے جاتے ہیں۔بلدہ حیدرآباد میں سگریٹ بنانے کے تین کارخانے ہیں جن میں اچھے سگریٹ تیار ہوتے ہیں اور ملک کے باہر بھی جاتے ہیں۔ برار میں روئی صاف کرنے اور دبانے کے کارخانے کثرت سے ہیں موٹا کپڑا قالین کمبل اور ریشمی کپڑا برار کے مختلف حصوں میں تیار ہوتا ہے۔

سوالات

(۱) ممالک محروسہ کی کل آبادی کتنی ہے۔ مردوں اور عورتوں کی تعداد کیا ہے؟

(۲) گنجان آبادی کس حصے میں ہے۔

(۳) وہ کونسے اضلاع ہیں جہاں گنجان اوسط درجے کی اور بہت ہی کم آبادی ہے۔

(۴) ہمارے ملک میں کتنے شہر۔ گاؤں اور قصبات ہیں۔

(۵) زیادہ قصبات ہونے کی وجہ بیان کرو۔

(۶) ہماری ریاست کے صدر مقام کا نام اور اس کی آبادی بتاؤ۔

(۷) ممالک محروسہ میں کس قسم کے باشندے آباد ہیں۔ تفصیل سے بتاؤ۔

(۸) ہمارے ملک میں کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ عام اور سرکاری زبان کونسی ہے۔

(۹) ہمارے ملک کا سب سے بڑا پیشہ کیا ہے۔ اور کیوں؟

(۱۰) چند اہم پیشے اور ان کی تفصیل بتاؤ۔

(۱۱) ہمارے ملک کی چند صنعتوں کے نام بتاؤ۔

درآمد اور برآمد

یہ جانتے ہو کہ ہمارے ملک کی اچھی خاصی پیداوار ہے کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ اور بھی کئی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً روئی جس سے کپڑا بنا جاتا ہے۔ ارنڈی جس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ چوبینہ جو مختلف کاموں میں آتا ہے

اس قسم کی پیداوار کو خام پیداوار کہتے ہیں۔ جو خام پیداوار ہماری ضروریات کو پورا کرنے کے بعد بچ رہتی ہے۔ اس کو ملک کے باہر روانہ کر کے اس کے معاوضہ میں ایسی چیزیں منگائی جاتی ہیں جو ہمارے پاس بنتی یا پیدا نہیں ہوتیں۔

ہم غیر ممالک کو زیادہ تر روئی۔ تیل۔ بیج۔ چمڑے۔ غلّہ۔ چوبینہ۔ جانور اور معدنی کوئلہ روانہ کرتے ہیں۔ اور ان کے بجائے سوتی اور اونی کپڑے۔ تانبے پیتل اور شیشہ کا سامان ہر قسم کی لوہے کی چیزیں۔ چاندی۔ سونا۔ پٹرول۔ مٹی کا تیل۔ آلات۔ موٹریں۔ سائیکلیں۔ چائے۔ نمک اور شکر وغیرہ خریدتے ہیں۔

ایسا مال جو ملک کے باہر روانہ کیا جاتا ہے۔ اس کو اشیائے برآمد کہتے ہیں۔ اور جو مال باہر سے ملک کے اندر آتا ہے اس کو اشیائے درآمد کہتے ہیں۔

اشیائے برآمد اور درآمد دونوں پر سرکار محصول لگاتی ہے۔ جس کو کروڑ گیری محصول کہتے ہیں۔ ہماری سرکار رعایا کے فائدہ کے لحاظ سے کسی چیز پر کم اور کسی چیز پر زیادہ محصول مقرر کرتی ہے۔ ایسی اشیاء جن سے رعایا کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ان پر کوئی محصول نہیں لیا جاتا۔ مثلاً آلات زراعت

نقشہ ممالک محروسہ حیدرآباد و برار
ریلوے سڑکیں
ریلوے بڑی پٹڑی
چھوٹی پٹڑی
زیر تعمیر
سڑکیں
حدود ملک
اضلاع
ندی
حیدرآباد
سکندرآباد
بیدر
گلبرگہ
رائچور
کرنول
شولاپور
اودگیر
ہنگولی
باسم
ایوت محل
امراوتی
اکولا
جالنہ
اورنگ آباد
دولت آباد
پربھنی
عادل آباد
آصف آباد
نظام آباد
نلگنڈہ
بیجواڑہ

اور کتابوں پر محصول معاف ہے۔

سوالات

(۱) کسی ملک کی درآمد اور برآمد سے کیا مطلب ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہے ؟

(۲) ہمارے ملک کی درآمد اور برآمد بتاؤ۔

(۳) ہمارے ملک کی سب سے بڑی برآمد کیا ہے ؟

(۴) محصول کروڑگیری سے کیا مطلب ہے۔ کروڑگیری کن چیزوں پر معاف ہے ؟۔

سڑکیں اور ریلیں

ایک مقام سے دوسرے مقام تک آنے جانے اور مال و اسباب کے لانے لیجانے کے لئے سرکار نے سڑکوں کا ایک جال سا بچھا دیا ہے۔ اور تمام ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ریلیں اور موٹریں دوڑادی ہیں۔ نقشہ دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ہمارے ملک کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں کے صدر مقامات تک پختہ سڑکیں نہ بن گئی ہوں۔ اکثر مقامات کو حیدرآباد

سے سیدھی سڑکیں جاتی ہیں۔ اور بعض سڑکیں ایسی ہیں جو انگریزی علاقے کی سڑکوں سے ملتی ہیں۔ ان سڑکوں پر کرایہ کی موٹریں اور بسیں چلتی ہیں جس کے باعث دور دور مقامات تک بہت کم وقت میں پہنچنا آسان ہوگیا ہے۔ موٹر بسوں کی وجہ سے مسافروں کو بہت سہولت ہوگئی ہے اور کاروبار میں ترقی ہونے لگی ہے۔ گو ہمارے ملک میں بہت سی پختہ سڑکیں ہیں۔ ان میں چند بہت مشہور ہیں۔

(۱) سب سے قدیم اور مشہور سڑک حیدرآباد تا ناگپور سڑک ہے۔ اس کا طول ہمارے ملک میں (۱۹۵) میل ہے۔ اس پر جا بجا پُل بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حال میں دریائے گوداوری پر کئی لاکھ کے خرچ سے ایک بڑا پُل تیار ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بے کھٹکے ہر موسم میں بآسانی سفر ہو سکتا ہے۔ یہی سڑک ہندوستان کے پایۂ تخت دہلی تک جاتی ہے۔

(۲) حیدرآباد تا مچھلی بندر سڑک بھی قدیم ہے۔ ایک زمانہ میں باہر کا مال اور اسباب مچھلی بندر سے حیدرآباد کو آتا تھا۔ یہ سڑک بھی درست حالت میں ہے۔ اس کا طول (۱۱۶) میل ہے۔

(۳) حیدرآباد تا شولاپور سڑک۔ بمبئی کو اسی سڑک سے جاتے ہیں۔ جو بیدر کے قریب سے ہمناباد پر سے ہوتی ہوئی شولاپور تک جاتی ہے اور جہاں انگریزی علاقہ کی سڑک کا سلسلہ بمبئی پر ختم ہوتا ہے۔

اس پر کثرت سے موٹریں چلتی ہیں اس کا طول (۱۸۰) میل ہے۔

(۴) حیدر آباد تا کرنول سڑک۔ یہ ایک اور بڑی سڑک ہے۔ جس کے ذریعہ مدراس اور میسور جاتے ہیں۔ لیکن کرنول کے قریب تنگبھدرا اور کرشنا پر پل نہیں بنے ہیں جس کی وجہ سے برسات میں راستہ بند ہو جاتا ہے۔ اس کا طول (۱۳۶) میل ہے۔

یہ ان سڑکوں کا ذکر ہے جو ہمارے ملک میں سے گزرتی ہوئی انگریزی علاقوں کی سڑکوں سے جا ملتی ہیں۔ جیسا کہ تم جانتے ہو۔ اندرون ملک بہت سی سڑکیں ہیں جو ایک مقام سے دوسرے مقام کو ریل کے اسٹیشنوں کو جاتی ہیں۔ ان کی تفصیل لکھی جائے تو ایک کتاب ہو جائے۔ اب تم اپنے وطن کے اطراف کی سڑکوں کے نام اور ان کا طول معلوم کرو۔

ہمارے ملک کی تمام سڑکوں کا طول دو ہزار میل سے زیادہ ہے جن کی سرکار محکمۂ تعمیرات کے ذریعہ دیکھ بھال اور نگرانی کرتی ہے۔

ریلیں سڑکوں کا کچھ حال تو تم کو معلوم ہو گیا۔ اب پھر نقشہ دیکھو کہ ریلیں جن سے دور و دراز کے سفر آسان ہو گئے۔ مال و اسباب کے لانے لیجانے میں سہولت ہو گئی اور تجارت بڑھ گئی۔ ہمارے ملک کے کس کس حصہ میں چلتی ہیں اور کہاں کہاں پھیلی ہوئی ہیں۔

(۱) جنوب مغربی حصہ میں سے بڑی پٹری کی ریل گزرتی ہے

CENTRAL URDU LIBRARY

جو بمبئی سے مدراس جاتی ہے۔ ہمارے علاقہ میں اس کی لمبائی (۱۳۷) میل ہے۔ اس پر گلبرگہ۔ شاہ آباد۔ واڑی۔ رائچور وغیرہ جیسے اہم مقامات واقع ہیں۔

(۲) واڑی سے جو اس بڑی پٹری کی ریل کا بڑا جنکشن ہے ایک شاخ حیدرآباد پر سے ہوتی ہوئی مشرق میں ورنگل جاتی ہے اور وہاں سے جنوب مشرقی سمت میں چل کر بجواڑہ پہنچتی ہے جہاں سے مدراس جا سکتے ہیں اس کی پوری لمبائی (۱۱۰) میل ہے۔ یہ شاخ بہت اہم ہے۔ اس پر حیدرآباد اور سکندرآباد اور ورنگل جیسے مقامات ہیں۔

اس کے ایک اسٹیشن ڈورناکل سے ایک چھوٹی سی شاخ سنگارینی تک جاتی ہے۔ جہاں کوئلہ کی کان ہے۔ ایک دوسری شاخ کتاگرم (کتاگنڈم) تک جاتی ہے۔

(۳) حال میں ایک بڑی پٹری کی ریل بنائی گئی ہے جو قاضی پیٹھ سے شمالی سمت میں بلہارشاہ پر سے ہوتی ہوئی دہلی تک جاتی ہے۔ اس سے شمالی ہندوستان کا راستہ کم ہو گیا ہے۔

(۴) گوداوری ویلی ریلوے حیدرآباد سے شمالی مغربی سمت میں منماڑ تک جاتی ہے۔ اس کی لمبائی (۳۹۱) میل ہے۔ یہ ہمارے ملک کے بہت زرخیز حصہ میں سے گزرتی ہے۔ اس پر کئی اہم

مقامات ہیں۔ مثلاً سکندر آباد۔ نظام آباد۔ پربھنی۔ ناندیڑ۔
جالنہ۔ اورنگ آباد۔ یہ چھوٹی پٹڑی کی ریل ہے۔

(۵) حیدر آباد کے جنوب میں اسی چھوٹی پٹڑی کی ریل کا سلسلہ
محبوب نگر۔ گدوال۔ عالم پور پر سے ہوتا ہوا انگریزی علاقہ میں
داخل ہوتا ہے۔ اور کرنول پر سے گذرتا ہوا ڈورنا چلم تک چلا جاتا ہے۔

(۶) حیدر آباد سے بڑی پٹڑی کی ایک شاخ مغربی سمت میں
وقار آباد پر سے ہوتی ہوئی بیدر پر سے گزر کر پرلی پہنچتی ہے۔
اسی طرح گوداوری ویلی ریلوے کی ایک شاخ پورنا سے ہنگولی
اور ایک پربھنی سے پرلی جاتی ہے۔

(۷) مغرب میں سرحد کے قریب ایک بہت چھوٹی پٹڑی کی ریل
ہے جو کرڈواڑی سے لاتور تک چلتی ہے۔

(۸) مدکھیڑ سے جو ناندیڑ کے قریب ہے عادل آباد تک
چھوٹی پٹڑی کی ریل زیر تعمیر ہے۔

ہمارے ملک میں ریلوں کی کل لمبائی ایک ہزار میل سے زیادہ ہے۔
رفتہ رفتہ ریلوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ سب
بڑے مقامات پر سے ریلیں گزرنے لگیں گی۔

سوالات

(۱) سڑکوں سے کیا فائدہ ہے۔ سرکار ان کو کیوں بناتی اور ان کی دیکھ بھال کرتی ہے؟

(۲) تم کو اگر آصف آباد مستقر عادل آباد جانا ہو تو کس طرح جاؤ گے۔ سڑک کا راستہ بتاؤ۔

(۳) حیدر آباد تا ناگپور سڑک کہاں ہے اس کا طول کیا ہے اور کیا اس پر برسات میں بھی آمد و رفت ہو سکتی ہے۔

(۴) حیدر آباد سے بمبئی کی سڑک کا راستہ بتاؤ۔

(۵) حیدر آباد تا کرنول سڑک کی کیفیت بیان کرو۔

(۶) تم اپنے وطن سے دور کسی مقام کا نام لو پھر یہ بتاؤ کہ تم وہاں کس راستہ سے پہونچو گے نقشہ بناؤ۔

(۷) تمہارے سبق میں جو بڑی سڑکوں کے نام دیے ہیں وہ کن اضلاع میں سے گزرتی ہیں ان کے نام لکھو اور یہ بھی بتاؤ کہ ان پر کون کون سے بڑے گاؤں یا شہر واقع ہیں۔

(۸) کسی بڑی سڑک کا نام اور یہ بتاؤ کہ تمہارا وطن اس سے کتنی دور ہے اس سڑک تک تم کس طرح اور کس راستہ سے جاؤ گے نقشہ بناؤ۔

(۹) ممالک محروسہ کا نقشہ بنا کر اس میں بڑی سڑکیں بتاؤ۔

(۱۰) ریل سے کیا فائدہ ہے۔ سرکار ریلیں کیوں بناتی اور ان کی دیکھ بھال کرتی ہے۔

(۱۱) ہمارے ملک کے جنوب مغربی حصہ میں جو ریل ہے اس کی کیفیت بیان کرو۔

(۱۲) واڑی کہاں ہے یہاں سے جو ریل نکلتی ہے وہ کہاں کہاں جاتی ہے۔

(۱۳) ریلوے کا نقشہ دیکھ کر یہ بتاؤ کہ دہلی کو ریل کے ذریعہ کن کن راستوں سے جا سکتے ہیں۔ حیدر آباد سے سب سے چھوٹا راستہ کونسا ہے۔

(۱۴) گوداوری ویلی کی ریل اور اس کی شاخوں کی کیفیت بیان کرو۔

(۱۵) بہت ہی چھوٹی پٹڑی کی ریل کہاں واقع ہے؟

(۱۶) ممالک محروسہ کا نقشہ بنا کر اس میں سب ریلیں درج کرو۔

(۱۷) یہ بتاؤ کے ہمارے ملک کے کون سے ایسے حصے ہیں جہاں ریل کا گزر نہیں ہے۔

(۱۸) دریافت کرکے بیان کرو کہ جہاں ریل نہیں ہے اور جہاں ریل ہے۔ ان دونوں مقامات کی حالت میں کیا فرق ہے۔

(۱۹) چند مقامات کے نام لو اور یہ بتاؤ کہ تم وہاں تک کس طرح اور

کس راستہ سے پہونچو گے نقشہ بناؤ۔

(۲۰) تفصیل سے بتاؤ کہ مال واسباب لانے لیجانے کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کئے گئے ہیں تمہارے وطن میں مال واسباب کس طرح لاتے لیجاتے ہیں۔

نمائش طبعی کے حالات میں تم زمین اور پیداوار کے لحاظ سے ہمارے ملک کے دونوں حصوں یعنی **مرہٹواڑہ** و **کرناٹک** اور **تلنگانہ** کا حال تو پڑھ چکے ہو۔ اب ہم تمہیں ملکی تقسیم بتاتے ہیں۔ اندرونی انتظام کے لحاظ سے برار کو چھوڑ کر ہمارے ملک کے دو حصے کئے گئے ہیں۔ (۱) **دیوانی یا خالصہ**۔ (۲) **غیر خالصہ**۔ دیوانی یا خالصہ کی مالگزاری راست خزانہ **عامرہ** میں داخل ہوتی ہے۔ دیوانی یا خالصہ کا علاقہ بہت وسیع ہے۔ انتظام میں سہولت پیدا کرنے کے لئے پورے علاقہ کو چار صوبوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر صوبہ میں تین یا چار ضلع ہر ضلع میں دو یا زیادہ ڈویژن اور ہر تعلقے میں کئی قصبے

اور گاؤں ہیں اب ہم صوبوں، ڈویژنوں اور تعلقوں کے نام بیان کرتے ہیں۔ ملکی تقسیم کے نقشہ میں دیکھو مرہٹواڑہ میں دو صوبے ہیں۔ **اورنگ آباد** اور **گلبرگہ** اسی طرح **تلنگانہ** میں بھی دو صوبے ہیں **میدک** (گلشن آباد) اور **ورنگل**۔

صوبہ کا اعلیٰ حاکم **صوبہ دار** کہلاتا ہے۔ اور ضلع کے اعلیٰ حاکم کو **تعلقدار** کہتے ہیں۔ تعلقدار کی مدد کے لئے مددگار تعلقدار مقرر ہیں جن کے تحت دو یا زیادہ تعلقے ہوتے ہیں۔ مددگار تعلقدار کو **ڈویژن افسر** بھی کہتے ہیں۔ تعلقہ کا حاکم **تحصیلدار** کہلاتا ہے۔ اب ہم ہر صوبہ کا جغرافیہ تفصیلی طور بیان کرتے ہیں۔

صوبہ برار کا انتظام انگریزی سرکار کی نگرانی میں ہے۔ لیکن برار میں جہاں کہیں انگریزی جھنڈا لہراتا ہے۔ وہاں **ہمارا جھنڈا** بھی بلند کیا جاتا ہے۔ ہمارے اعلیٰحضرت برار میں دربار منعقد فرما سکتے ہیں۔ اور براریوں کو خطابات بھی عطا فرما سکتے ہیں۔ صوبۂ متوسط کے صدر مقام **ناگپور** میں ہماری حکومت کا ایجنٹ مقرر ہوا ہے۔ اور برار کی مسجدوں میں ہمارے حضور کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ **اعلیٰحضرت ہز اگزالٹیڈ ہائینس نظام حیدرآباد و برار** اور ولیعہد بہادر **پرنس آف برار** کے خطابات سے مخاطب فرمائے جاتے ہیں۔ برار کی آمدنی سے سرکار

انگریزی ہماری حکومت کو پچیس ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ ادا کرتی ہے۔

غیر خالصہ کی مالگزاری خزانہ عامرہ میں داخل نہیں ہوتی۔ غیر خالصہ علاقہ **صرفخاص۔ پائیگاہیں۔ جاگیرات وسمتان** ہیں صرفخاص کے مالک حضور پرنور ہیں۔ اور علاقہ پائیگاہ۔ جاگیرات اور سمتان ان خاندانوں کے قبضہ میں ہیں جن کو یہ دئے گئے ہیں۔ صرف خاص مبارک کا انتظام ایک معزز کمیٹی کے سپرد ہے جس کی صدارت صدر المہام صرفخاص کرتے ہیں۔ لیکن ہر اہم معاملہ کو بغرض منظوری ملاحظہ حضور پرنور میں پیش کرنا پڑتا ہے۔

پائیگاہ جاگیرات اور **سمتان** کی مالگزاری خود ان کے والی وصول کرتے ہیں اور ایک حد تک اپنے علاقوں میں انتظامات بھی کرتے ہیں۔

ضلع اطراف بلدہ

یہ ضلع صرف خاص کا علاقہ ہے اور بلدہ کے اطراف دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کا تعلق کسی صوبہ سے نہیں ہے اس لئے اس کا ذکر ہم تفصیلی طور پر پہلے بیان کر دیتے ہیں۔ اس کے مشرق میں ضلع نلگنڈہ۔ مغرب میں ضلع گلبرگہ

شمال میں اضلاع بیدر اور میدک اور جنوب میں ضلع محبوب نگر واقع ہیں۔

ضلع اطراف بلدہ کا اکثر حصہ پہاڑی ہے راج کنڈہ اور اننت گیری کے سلسلے ضلع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ موسیٰ ندی سیوا ریڈی پیٹھ کے قریب اننت گیری کی پہاڑی سے نکل کر بلدہ حیدر آباد میں سے بہتی ہے۔ دریائے مانجرا ضلع کے شمال میں گزرتا ہے۔

ضلع اطراف بلدہ کی آب و ہوا مرطوب ہے موسم بارش میں موسمی بخار پھیلتا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ یہاں حسین ساگر۔ میر عالم۔ عثمان ساگر اور حمایت ساگر جیسے بڑے بڑے تالاب واقع ہیں۔

ضلع اطراف بلدہ میں دو ڈویژن اور اور سات تعلقے ہیں۔ ڈویژن شرقی میں تحصیل شرقی (عنبر پیٹھ) اور تحصیل شمالی (میڑچل) تحصیل جنوبی (شاہ آباد) تعلقے ہیں۔ ڈویژن غربی میں چار تعلقے دھارور۔ ہمنا باد۔ تحصیل غربی۔ اور مکرم آباد ہیں۔

مشہور مقامات

ہمارے ملک میں بہت سے ایسے مقامات ہیں جو تاریخی اور جغرافی حیثیت سے مشہور ہیں۔ لیکن ہم ان سب کی تفصیل نہیں بیان کر سکتے۔ صرف چند خاص مقامات کے نام اور ان کی شہرت کے اسباب بیان کر دیتے ہیں۔

بلدہ حیدرآباد سب سے پہلے بلدہ حیدرآباد کو لو یہ شہر ہمارے ملک کا پایہ تخت اور موسیٰ ندی کے کنارے واقع ہے۔ ہمارے اعلیحضرت حضور پر نور کی قیام گاہ ہے اس کی آبادی چار لاکھ سے زیادہ ہے اور آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کا پانچواں بڑا شہر ہے۔ حکومت کے صدر دفاتر بلدہ حیدرآباد میں ہیں۔ اس میں بہت سی قدیم عمارتیں ہیں۔ جن میں قابل ذکر چار مینار اور مکہ مسجد اور فلک نما ہیں۔ جدید عمارتوں میں عدالت العالیہ (ہائی کورٹ) سٹی کالج۔ دواخانہ انگریزی و یونانی اور جامعہ عثمانیہ کی عمارتیں قابل دید ہیں۔ باغ عامہ میں ایک نہایت خوبصورت چھوٹی سی مسجد اور عجائب خانہ ہے۔

شہر حیدرآباد کے مغرب میں عثمان ساگر اور حمایت ساگر تعمیر کئے گئے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ہر وقت افراط سے پانی موجود رہتا ہے۔ یہ ساگر کیا ہیں جھیل ہیں۔ جن کی تعمیر کے بعد سے حیدرآباد۔ بولارم اور سکندرآباد میں پانی کی قلت کی شکایت باقی نہیں رہی۔ ہر وقت اور ہر موسم میں پانی افراط سے مل سکتا ہے۔ پہلے شہر حیدرآباد میں بڑی گنجان آبادی تھی جس کی وجہ سے عوام کی صحت اچھی نہیں رہتی تھی۔ اب شہر کے تنگ و تاریک کوچوں کی جگہ چوڑی چکلی سڑکیں بنادی گئی ہیں۔ اور بڑی بڑی سڑکوں کے دونوں جانب پختہ

مکانات اور دوکانیں تعمیر کرائی گئی ہیں۔ جن سے شہر کی رونق میں اضافہ ہو گیا ہے۔ آرائش کا کام برابر جاری ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں عوام کی تفریح کے لئے چمن بنائے گئے ہیں۔ جہاں شام کے وقت لوگ ٹہلنے کے لئے جاتے ہیں۔ باغ عامہ میں ہر روز ایک مجمع کثیر تفریح کے لئے جمع رہتا ہے۔ غرض حیدرآباد میں کسی بات کی کمی نہیں ہے۔

سکندرآباد

بلدہ حیدرآباد سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر ایک شہر ہے۔ جہاں انگریزی انتظام قائم ہے۔ اس کے قریب انگریزی چھاؤنی ہے۔ یہ شہر تجارت کی منڈی اور ریلوں کا بڑا جنکشن ہے۔ اس کی آبادی ۹۰ ہزار ہے۔ اس کے قریب بلارم واقع ہے۔ جو سکندرآباد چھاؤنی کا ایک حصہ ہے۔

گولکنڈہ

حیدرآباد کے مغرب میں پانچ میل کے فاصلہ پر قلعہ گولکنڈہ واقع ہے۔ جو قلعہ محمد نگر کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ قلعہ قدیم زمانہ میں ورنگل کے راجاؤں نے تعمیر کرایا تھا۔ جب دکن پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تو قطب شاہی حکمرانوں نے اس کی توسیع کی۔ اس کا دور تین میل کا ہے۔ اس کا بالا حصار بہت ہی بلند ہے۔ اس کے قریب میں قطب شاہی سلاطین کے قابلِ دید گنبدیں ہیں یہاں کی جامع مسجد اور موتی محل بھی قابل دید ہیں۔

سمتِ تلنگانہ

صوبۂ میدک (گلشن آباد)

اس صوبہ کے شمال اور مشرق میں صوبۂ ورنگل کے اضلاع عادل آباد۔ کریمنگر اور ورنگل واقع ہیں۔ جنوب میں دریائے کرشنا بہتا ہے۔ اور مغرب میں صوبۂ گلبرگہ کے اضلاع بیدر اور گلبرگہ واقع ہیں۔ اس میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں لیکن ضلع نلگنڈہ میں ایک سلسلہ نلگنڈہ اور دیورکنڈہ کے تعلقوں میں سے گزرتا ہوا ضلع محبوب نگر کے جنوب میں تعلقہ امرآباد تک چلا گیا ہے۔ صوبۂ میدک کے شمال میں دریائے گوداوری اور مانجرا ضلع نظام آباد کو سیراب کرتے ہیں۔ دریائے مانجرا کو روک کر ضلع میدک میں دو نہریں نکالی گئی ہیں۔ ایک کا نام فتح نہر اور دوسری کا نام محبوب نہر ہے۔ ان نہروں کے ذریعے سے ضلع بھر میں آبپاشی کی جاتی ہے۔ صوبۂ میدک کے جنوب میں دریائے کرشنا اور اس کے معاون موسیٰ اور مانیر ندیاں ضلع نلگنڈہ کو سیراب کرتی ہیں۔ تعلقۂ بھونگیر میں ایک نہر نکالی گئی ہے۔ جو آصف نہر کے نام سے

مشہور ہے۔ ضلع محبوب نگر بھی دریائے کرشنا سے سیراب ہوتا ہے۔اس صوبہ میں تالاب کثرت سے ہیں۔ اضلاع میدک و نظام آباد کی زمین نہایت زرخیز ہے۔ اضلاع نلگنڈہ اور محبوب نگر کم زرخیز ہیں۔ آب و ہوا عام طور پر صحت بخش ہے۔ صرف ضلع محبوب نگر کے مشرقی حصہ کی آب و ہوا گھنے جنگلوں کی وجہ سے مرطوب ہے۔ بڑی پیداوار میں چاول۔ دالیں۔ جوار۔ جو۔ باجرا۔ نیشکر اور تمبا کو قابل ذکر ہیں۔ مکئی۔ روئی اور سن کی کاشت بھی صوبہ میں کم و بیش ہوتی ہے۔ صوبۂ میدک کے اضلاع میدک اور نظام آباد میں سے گوداوری ویلی ریلوے گزرتی ہے۔ ضلع نلگنڈہ کے مشرقی حصہ میں سے قاضی پیٹہ بلہارشاہ اور قاضی پیٹہ بجواڑہ ریلیں گزرتی ہیں۔ ضلع محبوب نگر میں سے سکندرآباد کرنول ریلوے گزرتی ہے۔ صوبۂ میدک میں پانچ ضلعے گیارہ ڈویژن اور چوبیس تعلقے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

تلنگانہ صوبۂ میدک گلشن آباد۔

ضلع	ڈویژن	تعلقے
میدک	میدک	سدی پیٹھ۔ یلا ریڈی۔ میدک۔
	کلبگور	کلبگور۔ اندول۔

باغات	باغات	باغات
نظام آباد	نظام آباد	نظام آباد۔ کاماریڈی۔
	بورلم	بودھن۔ بانسواڑہ۔
	آرمور	آرمور۔
نلگنڈہ	بھونگیر	بھونگیر۔ جنگاؤں۔
	نلگنڈہ	نلگنڈہ۔ سریاپیٹھ۔
	مریال گوڑہ	مریال گوڑہ۔ دیورکنڈہ۔ حضور نگر۔
محبوب نگر	ناراین پیٹھ	محبوب نگر۔ پکتھل۔ پرگی۔
	ناگر کرنول	ناگر کرنول۔ کلوہ کرتی۔ امرآباد۔

مشہور مقامات صوبہ میدک

سنگاریڈی (کلبگور) ضلع میدک اور ڈویژن تعلقہ کلبگور کا صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی ۵ ہزار کے قریب ہے۔ یہ ایک تجارتی مقام ہے۔ اور یہاں کی پیتمبر اور زرین گور کی ساڑیاں اور ریشمی کپڑے بہت مشہور ہیں۔ میدک ڈویژن اور تعلقہ کا صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی ۱۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ یہاں پردے اور جاجم اچھے تیار ہوتے ہیں۔ یہاں عیسائیوں کا بڑا مشن ہے۔ سدی پیٹھ تعلقہ کا مستقر ہے۔ اس کی آبادی

۹ ہزار کے قریب ہے۔ یہاں کا ریشمی کپڑا۔ چاندی اور پیتل کا سامان بہت مشہور ہے۔ سدا سیو پیٹھ بڑی تجارتی منڈی ہے۔ راما ئم پیٹھ پیتل کے برتن کے لئے۔ جوگی پیٹھ چمڑے کی دباغت کے کام کے لئے رنگم پیٹھ سوتی ساڑیوں کے لئے اور مدور دیسی کاغذ کے لئے مشہور ہیں یلا ریڈی میں ایک قدیم دیول ہے۔

نظام آباد ضلع ڈویژن اور تعلقہ کا مستقر اور ریلوے اسٹیشن ہے۔ اس کی آبادی ۷ ہزار کے قریب ہے۔ یہ ایک بڑا تجارتی مقام ہے۔ جہاں کا نیشکر بہت مشہور ہے۔ چاول اور روئی صاف کرنے کی گرنیاں ہیں۔ اس کے قریب ایک پہاڑی پر ایک پرانا قلعہ ہے۔ آرمور کے ٹسر کے کپڑے اور سنگم پیٹھ کے پیتل کے برتن مشہور ہیں۔ کاماریڈی میں الکحل تیار کرنے کا کارخانہ قابل دید ہے۔ ڈیچ پلی میں عیسائی مشن کا ایک شفا خانہ ہے۔ جہاں جذامیوں کا علاج ہوتا ہے۔ بھیمگل میں لکڑی پر روغن کا کام اچھا ہوتا ہے۔

نلگنڈہ ضلع ڈویژن اور تعلقہ کا صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی ۸ ہزار کے قریب ہے۔ اس کے دونوں جانب پہاڑیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے گرمی بہت ہوتی ہے۔ ضلع نلگنڈہ میں بھونگیر کا قلعہ بہت مشہور ہے جو سطح سمندر سے ۲ ہزار فٹ بلند ہے۔ بھونگیر میں مٹی کے برتن پر

روغنی کام بہت اچھا ہوتا ہے۔ دیورکنڈہ کے تیلیا رومال سریا پیٹھ اور کوداڑ کے سینگ کی بنی ہوئی چھڑیاں پانگل کے پیتلی برتن اور مدور کے دسترخوان۔ پردے اور جاجم مشہور ہیں۔

محبوب نگر ضلع اور تعلقہ کا صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ۱۰ ہزار ہے۔ یہ ایک تجارتی مقام ہے جو حیدرآباد کرنول سڑک پر واقع ہے۔ ریلوے اسٹیشن بھی ہے۔ کاشتکاروں کو جدید طریقۂ کاشت سکھانے کے لئے یہاں ایک سرکاری مزرعہ قائم کیا گیا ہے۔ ضلع محبوب نگر میں نارائن پیٹھ ڈویژن کا صدر مقام اور ایک تجارتی منڈی ہے یہاں زرین قور کی دھوتیاں اور ریشمی ساڑیاں بہت اچھی تیار ہوتی ہیں۔ ملکتھل۔ دیورکدرہ۔ ناگر کرنول اور امرآباد کے کمبل مشہور ہیں۔ لنگال جرائم پیشہ اقوام کی آبادی ہے۔ منانور پہاڑی مقام ہے۔ جہاں سیاسی قیدیوں کو رکھا جاتا ہے۔ ان مقاموں کے علاوہ صوبہ میدک میں غیر خالصہ علاقے بہت ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔ میدک میں نرساپور اور وقارآباد پائیگاہ کے تعلقے ہیں۔ وقارآباد ایک صحت بخش مقام ہے۔ یہاں سے بیدر تک جدید ریلوے لائن نکالی گئی ہے۔ نارسنگی جاگیر ہے۔ نظام آباد میں کوٹ گیر پائیگاہ کا تعلقہ ہے۔ گندھاری جاگیری علاقہ ہے۔ نلگنڈہ میں پوچم پلی اور بھیمبرتی جاگیریں ہیں۔ پوچم پلی کے ریشمی

اور سوتی کپڑے اور ہمیبرتی کے پیتلی برتن بہت مشہور ہیں مونا گل اور انگا گیری انگریزی علاقہ ہیں۔ ضلع محبوب نگر میں ونپیرتی۔ امر جنتہ۔ جیپوٹل اور گوپال پیٹھ سمستان واقع ہیں۔ جن کی بڑی بڑی آمدنیاں ہیں۔

صوبۂ ورنگل

صوبۂ ورنگل کے شمال میں برار وصوبہ متوسط مشرق میں صوبہ متوسط اور احاطۂ مدراس جنوب میں احاطہ مدراس اور مغرب میں اضلاع ناندیڑ نظام آباد۔ میدک ونلگنڈہ واقع ہیں۔ صوبۂ ورنگل میں سیہادری پربت کا سلسلہ ضلع عادل آباد کے شمال مغربی سمت سے ہوتا ہوا جنوب مغرب کی جانب چلا گیا ہے۔ کندیکل گٹہ کا سلسلہ اضلاع کریم نگر اور ورنگل کے مشرقی جانب شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے۔ ان سلسلوں کے علاوہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ادہر ادھر پھیلی ہوئی ہیں۔ جن میں چندر گیری کی پہاڑیاں قابل ذکر ہیں جو ورنگل ضلع کے شمال مغرب میں واقع ہیں۔ کریم نگر ضلع میں راکھی گڈہ کا سلسلہ بھی مشہور ہے۔

صوبۂ ورنگل کو دریائے گوداوری اور اس کے معاون سیراب کرتے ہیں۔ ضلع ورنگل کا شمالی حصہ دریائے گوداوری اور جنوبی حصہ منیرا اور ویراندیوں سے سیراب ہوتا ہے۔ ضلع کریم نگر کو بھی دریائے گوداوری اور

نیر ندی سے پانی ملتا ہے۔ ضلع عادل آباد کو پین گنگا، وردھا اور پرنیتھا سیراب کرتی ہیں۔ صوبۂ ورنگل میں گھنے جنگل کثرت سے ہیں اور تالابوں کی بھی بہتات ہے جس کی وجہ سے بعض حصوں میں آب و ہوا مرطوب ہے۔ جنگلوں میں ہر قسم کے جنگلی جانور کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ زمین عام طور پر ریتلی ہے۔ تالابوں میں پاکھال۔ راماپا لکھنا ورم، سنگ بھوپالم، پالیر اور ویرا بہت مشہور ہیں ان سے نہریں نکالی گئی ہیں جن سے کئی سو ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے۔ صوبۂ ورنگل کی خاص پیداوار چاول، جوار، باجرا، دالیں مکئی ہے روئی، سن اور تل کی پیداوار بھی کم و بیش ہوتی ہے۔ قاضی پیٹھ جنکشن سے بڑی پٹڑی کی بلہارشاہ والی ریل اضلاع کریم نگر اور عادل آباد سے ہوتی ہوئی علاقہ انگریزی میں داخل ہوتی ہے اور ایک دوسری ریل جو بجواڑہ جاتی ہے۔ ضلع ورنگل میں محبوب آباد، کھمم اور مدورا سے ہو کر گزرتی ہے۔ ضلع ورنگل میں ڈورنکل جنکشن سے ایک شاخ یلندو کو جاتی ہے اور دوسری کتا گوڑم یا کتا گنڈم پر ختم ہوتی ہے اس صوبہ میں تین ضلعے نوڈویژن اور پچیس تعلقے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

صوبۂ ورنگل

ضلعے	ڈویژن	تعلقے
ورنگل	ورنگل	ورنگل - پاکھال - ملک -
	محبوب آباد	محبوب آباد - ایلندو - پالونچہ -
	کھمم	کھمم - مدھرا -
کریم نگر	جگتیال	جگتیال - سرسلہ
	کریم نگر	سلطان آباد - کریم نگر -
	حضور آباد	حضور آباد - پرکال - مہادیوپور -
عادل آباد	نرمل	عادل آباد - نرمل - کنوٹ - بوتھ
	چنور	چنور - لکشمی پیٹھ - اوٹنور -
	آصف آباد	آصف آباد - سرپور - راجورہ -

مشہور مقامات صوبۂ ورنگل

قاضی پیٹھ ریلوے جنکشن ہے اس کے قریب میں حضرت شاہ افضل بیابانی کا مزار ہے جہاں سالانہ عرس بڑے دھوم سے ہوتا ہے۔ قاضی پیٹھ کے قریب ورنگل واقع ہے جس کی آبادی ۵ ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ

قدیم اور تاریخی جگہ ہے اور بڑا تجارتی مقام ہے یہاں کے محبس میں قالین شطرنجیاں ریشمی اور سوتی کپڑے اچھے تیار ہوتے ہیں۔ ہنمکنڈہ ضلع کا مستقر ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ۱۵ ہزار ہے۔ اس میں ہزار کھم کا دیول قابل دید ہے۔ حضرت عبدالنبی شاہؒ صاحب کی درگاہ پر سالانہ عرس ہوتا ہے۔ منھواڑہ قدیم بستی ہے۔ یلندو کے قریب سنگارینی کی کوئلہ کی کان ہے۔ پاکھال اور محبوب آباد سرکاری شکارگاہیں ہیں۔

کریم نگر ضلع، ڈویژن اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ اس کی آبادی ۹ ہزار سے زیادہ ہے۔ یہاں چاندی کے تار کا کام اچھا ہوتا ہے اور سوتی کپڑے بھی عمدہ بنتے ہیں۔

جگتیال، لنگسگورا اور ریلگندل کے قلعے مشہور ہیں۔ جہادیوپور میں ٹسر کے کپڑے اور کورٹلہ میں دیسی کاغذ تیار ہوتے ہیں۔

عادل آباد ضلع کا مستقر ہے۔ اس کی آبادی ۷ ہزار سے زیادہ ہے۔ نرمل میں لکڑی کی چیزوں پر روغنی رنگ کا کام بہت اچھا ہوتا ہے۔ نرمل اور راجورہ کے قلعے دیکھنے کے قابل ہیں۔ چنور میں ٹسر کے کپڑے اچھے بنتے ہیں۔ ماہور کی بھینسیں بڑی دودھیل ہوتی ہیں۔ ماہور سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر اُنک دیو کا دیول ہے۔ جہاں گرم پانی کا چشمہ ہے۔

صوبہ ورنگل میں غیر خالصہ علاقے یہ ہیں۔ پالونچہ سمستان ہے۔ ویلواڑہ اور دہرم پوری جاگیریں ہیں۔ یلغرڈپ پائیگاہ کا تعلقہ ہے یہاں کے چاول مشہور ہیں۔ پداپلی جاگیری تعلقہ ہے۔

سمت مرہٹواڑہ

صوبہ اورنگ آباد

صوبۂ اورنگ آباد کے شمال میں برار مشرق میں اضلاع نظام آباد وعادل آباد، جنوب میں اضلاع بیدر وعثمان آباد اور مغرب میں احاطۂ بمبئی واقع ہیں اس صوبہ کے شمال میں سیہادری پربت کے سلسلے پھیلے ہوئے ہیں جن کے مختلف حصوں میں مختلف نام ہیں۔ اجنٹہ، کنٹر، دولت آباد اور جالنہ کی پہاڑیاں یہ سب سیہادری پربت کی شاخیں ہیں۔ اس صوبہ کے شمالی حصہ کو پائین گنگا اور اس کے معاون اور وسطی اور جنوبی حصہ کو دریائے گوداوری اور اس کے معاون دودنا، پورنا اور مانجرا سیراب کرتے ہیں۔ صوبہ اورنگ آباد میں گھنے جنگل نہیں ہیں۔ تالاب بہت کم ہیں۔

آب وہوا عام طور پر صحت بخش ہے زمین سیاہ ریگڑ کی بہت زرخیز ہے۔اس صوبہ کی خاص پیداوار روئی، جوار گیہوں ہے۔روغنی تخم، چاول، تمباکو، باجرا، سن، تل وغیرہ کی بھی کاشت صوبہ بھر میں کم وبیش ہوتی ہے۔صوبہ اورنگ آباد میں زراعت کا دارومدار بارش پر ہے۔یہاں صرف دو فصلیں ربیع اور خریف ہوتی ہیں۔شمال مغربی حصہ کی زمین اور آب وہوا میووں کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں ہے۔اس لئے آم، جام، موسمبی اور انگور خوب ہوتے ہیں۔صوبہ اورنگ آباد میں سے گوداوری ویالی ریلوے گذرتی ہے۔پورنا سے ہنگولی تک ایک شاخ جاتی ہے۔

اس صوبہ میں (۴) ضلع (۸) ڈویژن اور (۲۹) تعلقے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

مرہٹواڑہ صوبۂ اورنگ آباد

ضلع	ڈویژن	تعلقے
اورنگ آباد	اورنگ آباد	اورنگ آباد۔کنڑ۔خلد آباد (ص) ویجاپور۔گنگاپور۔
	جالنہ	جالنہ۔بھوکرون۔انبڑ پیٹن۔سیلوڑ (ص)

پربھنی	پربھنی	پربھنی - پاتھری - جنتپور - پالم (ص)
	ہنگوٹی	ہنگولی - بسمت - کلمنوری -
ناندیڑ	ناندیڑ	ناندیڑ - حدگاؤں - مدہول -
	ویگلور	ویگلور - قندھار - بلولی -
بیڑ	بیڑ	بیڑ - آسٹی - پاٹودہ - (ص) گیورائی -
	مومن آباد	مومن آباد - منجلے گاؤں -

مشہور مقامات

مشہور مقاموں میں اورنگ آباد صوبہ ضلع اور تعلقہ اورنگ آباد کا صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی ۷۲ ہزار ہے یہ کھام ندی پر واقع ہے۔ اورنگ آباد ایک قدیم تاریخی شہر ہے۔ اس میں نہریں ہیں جن کے ذریعہ آبرسانی ہوتی ہے۔ یہاں کے کمخواب مشروع اور ہمرو بہت مشہور ہیں۔ یہ کپڑے بیرون ملک بھی روانہ کئے جاتے ہیں اورنگ آباد میں اورنگ زیب کا محل، نوکھنڈے کا محل، رابعہ دورانی کا مقبرہ اور قلعہ ارک قابل دید ہیں۔ یہاں بھی ایک انٹرمیڈیٹ کلج قائم ہے۔ میوؤں میں یہاں کے میٹھے لیموں، جام اور بیر مشہور ہیں۔ یہاں

ایک گرنی کپڑا بننے کی اور کئی گرنیاں روئی صاف کرنے اور دبانے کی ہیں۔
ضلع اورنگ آباد میں کئی مقامات قابل دید ہیں۔ دولت آباد کا قلعہ ایک
پہاڑی پر اورنگ آباد سے ۹ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کی بنیاد
قدیم ہندو راجاؤں نے ڈالی تھی اور دیوگڈھ نام رکھا تھا۔ سلطان محمد تغلق
نے اس کو سارے ہندوستان کا پایہ تخت بنایا اور اس کا نام بدل کر
دولت آباد رکھا۔ دولت آباد کا قلعہ ایک گاؤدم پہاڑ پر بنا ہوا ہے۔
اس کے اندر چاند مینار اور چینی محل بہت اچھی عمارتیں ہیں۔ چاند مینار
جنوبی ہند میں مسلمانوں کی تعمیر کی بہترین یادگار ہے۔ چینی محل کے اب
صرف کھنڈر باقی رہ گئے ہیں۔ دولت آباد سے چند میل کے فاصلہ پر ایلورا کی بستی
ہے جو ایک پہاڑی سلسلہ کے دامن میں واقع ہے بستی کے قریب سرخ پتھر کا ایک
دیول قابل دید ہے اور ایک میل کے فاصلہ پر پہاڑی کے دامن میں غار ہائے
ایلورا واقع ہیں جن کی تعداد (۳۴) ہے۔ ان غاروں میں کیلاش مندر بہت
مشہور ہے اور ہندوستان کی قدیم فن تعمیر کا نہایت عجیب وغریب نمونہ ہے۔
اس میں کندہ کاری کا کام نہایت کمال سے دکھایا گیا ہے۔ بڑی بڑی دور سے
سیاح ان غاروں کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اورنگ آباد سے تقریباً چالیس
میل کے فاصلہ پر جالنہ واقع ہے۔ جہاں کئی روئی صاف کرنے کی
گرنیاں ہیں۔ جالنہ ایک تجارتی مرکز ہے اور یہاں کے سنگترے بہت

مشہور ہیں۔ اورنگ آباد کے شمال مشرق میں ۵۵ میل کے فاصلہ پر اجنٹہ نامی بستی کے قریب اجنٹہ غار واقع ہیں۔ جن کی رنگین تصویریں قابل دید ہیں۔ یہ تصویریں ہندوستان کی قدیم مصوری، رنگ آمیزی اور سنگتراشی کا بہترین نمونہ سمجھی جاتی ہیں۔

پربھنی ضلع اور تعلقہ کا صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ۱۵ ہزار ہے۔ یہاں کپاس، روغنی تخم اور جوار کی بڑی تجارت ہوتی ہے۔ یہاں روئی صاف کرنے اور دبانے کے کئی کارخانہ ہیں۔ یہ ریلوے اسٹیشن بھی ہے۔

ضلع پربھنی کے تعلقہ ہنگولی میں گھوڑوں اور بیلوں کی نسل بڑھانے کے لئے ایک سرکاری گھڑسال قائم کیا گیا ہے۔ بسمت اور جنتور تجارتی منڈیاں ہیں اونڈہ میں ناگناتھ کا قدیم دیول ہے۔ جہاں بڑی جاترا ہوتی ہے۔ یامنی میں صندل کی لکڑی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔

ناندیڑ ضلع اور تعلقہ کا صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی ۱۲ ہزار سے زیادہ ہے۔ دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے اور ریلوے اسٹیشن ہے۔ یہاں سکھوں کا ایک گردوارہ ہے۔ جس میں ہر سال ہندوستان بھر کے سکھ آتے رہتے ہیں۔ ناندیڑ میں عثمان شاہی ملز کے نام سے ایک بڑا کارخانہ کپڑے بننے کا قائم ہے۔ جس میں دو ہزار سے زیادہ مزدور کام کرتے ہیں۔ یہاں کی قدیم دستکاریوں میں مہین ململ کے سیلے

اب بھی مشہور ہیں۔ شطرنجیاں بھی اچھی تیار ہوتی ہیں۔ ضلع ناندیڑ میں مدکھڑ کے تانبے اور پیتل کے برتن مالیگاؤں کی جاترا میں مویشیوں اور گھوڑوں کی تجارت مشہور ہے۔ دیگلور، بھینسہ، عمری، باسر اور مکھیڑ تجارتی بستیاں ہیں۔ قندھار کا قلعہ اور باسر کی جاترا مشہور ہے۔

بیڑ ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ اس کی آبادی ۱۴ ہزار کے قریب ہے۔ یہ شہر بند سورا ندی کے کنارے واقع ہے۔ یہاں کے چمڑے کا کام خاصکر چھاگلیں بہت مشہور ہیں۔ گپتیاں بھی اچھی بنتی ہیں۔ بیڑ کے قریب میں ایک بڑی باولی ہے جو خزانہ باولی کے نام سے مشہور ہے اس کے پانی سے کئی سو ایکر زمین سیراب ہوتی ہے۔ مومن آباد اور تلواڑہ میں دیولیں ہیں جن کی جاترا بڑے دھوم سے ہوتی ہے۔ منجلے گاؤں، پرلی اور گیورائی تجارتی منڈیاں ہیں۔ پاٹودہ صرفخاص کا تعلقہ ہے۔

صوبہ اورنگ آباد میں خلد آباد اور سلوڑ صرف خاص کے تعلقے ہیں۔ خلد آباد میں شہنشاہ اورنگ زیب، آصفجاہ اول، ناصر جنگ، ملک عنبر اور تاناشاہ کی قبریں ہیں۔ لاڑسانگوی پائگاہ کا تعلقہ ہے۔ اجنٹہ سالار جنگ بہادر کی جاگیر ہے۔ جہاں کے غاروں میں رنگ آمیزی کا کام قابل دید ہے۔

ضلع پربھنی میں پالم صرف خاص کا تعلقہ ہے جس کا انتظام دیوانی کے

تفویض ہے۔ سون پیٹھ، پرتور اور گنگا کھیڑ جاگیریں ہیں۔ سون پیٹھ کے ریشمی کپڑے مشہور ہیں۔ ضلع ناندیڑ میں کھٹر گہ اور بارہلی صرف خاص کے علاقے ہیں۔ کنڈلواڑی پائیگاہ کا تعلقہ ہے۔ مدنور جاگیر ہے جم کھیڑ۔ ڈون گاؤں۔ کھرڈہ۔ املنیر ساٹے گاؤں، ہتنورہ اور جاپانیر انگریزی مقبوضات ہیں۔

صوبہ گلبرگہ

صوبہ گلبرگہ کے شمال میں اضلاع ناندیڑ، پربھنی و بیڑ مشرق میں اطراف بلدہ و محبوب نگر، جنوب میں احاطۂ مدراس اور مغرب میں احاطۂ بمبئی واقع ہیں۔ اس صوبہ میں سلسلہ بالاگھاٹ شمال مغرب سے جنوب مشرق تک چلا گیا ہے۔

مشرق میں اودگیر کی پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں اور جنوب میں کئی چھوٹے چھوٹے سلسلے ہیں جن میں یامنی گڈھ کا سلسلہ مشہور ہے۔ صوبہ گلبرگہ کو زیادہ تر دریائے مانجرا اور بھیما سیراب کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ چھوٹی چھوٹی ندیاں بھی ہیں جن میں کارنجہ اور ترنا مشہور ہیں۔ جنوب میں دریائے تنگبھدرا سے دو نہریں نکالی گئی ہیں ایک کا نام نہر بیچل اور دوسرے کا نام نہر گنگاوتی ہے۔ ان کی اور بھی شاخیں ضلع رائچور میں ہیں انھیں نہروں سے کاشت

ہوتی ہے۔ یہاں ایک بڑا تالاب بھی ہے جو بایدمرچڈ کے نام سے مشہور ہے۔
صوبہ گلبرگہ کی بڑی پیداوار جوار، روئی، باجرا، گیہوں ہے۔ چاول، مکئی،
روغنی تخم اور تمباکو کی بھی کم وبیش صوبہ بھر میں کاشت ہوتی ہے۔ اس صوبہ
میں بڑی پٹڑی کی دو ریلیں جاتی ہیں۔ واڑی جنکشن ضلع گلبرگہ میں ہے ایک
ریل ضلع گلبرگہ میں سے ہوتی ہوئی شمال میں بمبئی کو جاتی ہے اور دوسری
جنوب میں رائچور سے گزر کر احاطہ مدراس میں داخل ہوتی ہے۔

ضلع بیدر میں وقار آباد سے ایک ریل بیدر تک جاتی ہے۔ اس
صوبہ میں ۴ ضلع (۷) ڈویژن اور (۲۶) تعلقے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

صوبۂ گلبرگہ

ضلعے	ڈویژن	تعلقے
گلبرگہ	گلبرگہ	سیڑم۔ گلبرگہ۔ کوڑنگل۔ چنچولی۔
	شوراپور	شوراپور (ص)۔ شاہ پور (ص)
		یادگیر۔ اندولہ (ص)
عثمان آباد	عثمان آباد	عثمان آباد (ص)۔ تلجاپور۔ پرینڈہ (ص)
	لاتور	لاتور۔ کلم (ص)

بیدر	اودگیر	اودگیر - بیدر - نلنگہ - احمد پور - جنواڑہ (ص)
رائچور	رائچور	رائچور - عالم پور - مانوی - دیودرگ -
	لنگسگور	لنگسگور - سندھنور - گنگاوتی - کشتگی -

مشہور مقامات گلبرگہ بھی ورنگل کی طرح بہت قدیم ہے۔ اس کی آبادی ۶۳ ہزار کے قریب ہے۔ پہلے راجاؤں نے اس کو تعمیر کرایا تھا۔ بعد بہمنی حکمرانوں نے اس کو اپنا پایہ تخت بنایا۔ گلبرگہ کے ویران قلعہ میں اب تک جامع مسجد ہے جو اندلس کی مشہور قرطبہ کی مسجد کے نمونہ پر بنائی گئی ہے اس کے علاوہ وہاں ہفت گنبد اور صدر محبس قابل دید عمارتیں ہیں۔ محبس میں دریاں ڈیرے اور سوتی کپڑے تیار ہوتے ہیں۔ یہاں درگاہ حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ پر سالانہ عرس بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ جس میں ہزاروں زائرین شریک ہوتے ہیں۔ گلبرگہ ریلوے اسٹیشن اور بڑا تجارتی مقام ہے۔ محبوب شاہی ملز کے نام سے کپڑے کا ایک کارخانہ ہے جس میں ۱۵سو مزدور روزانہ کام کرتے ہیں۔ ضلع گلبرگہ میں یادگیر ایک تجارتی مقام ہے۔ جہاں ترکی ٹوپیوں کے پھندنے اچھے بنتے ہیں۔ کورنگل

اورگر مٹکال میں سوتی اور ریشمی کپڑا بنتا ہے۔ شاہ آباد میں سمنٹ کا کارخانہ ہے۔ چینچولی اور سیڑم میں سنگ سیلو کثرت سے نکالا جاتا ہے۔

عثمان آباد ضلع اور تعلقہ کا مستقر اور ایک تجارتی مقام ہے۔ یہاں کی آبادی ۹ ہزار سے زیادہ ہے آبادی کے قریب چند غار ہیں جو لینا کے نام سے مشہور ہیں۔ ان غاروں میں جین مت اور وشنومت کے دیول ہیں۔ عثمان آباد ضلع میں لاتور بڑی تجارتی منڈی ہے۔ یہ ایک تاریخی مقام ہے۔ جہاں بدھ مت کے بہت مندر اور خانقاہیں ہیں۔ تلجاپور ہندوؤں کا مشہور تیرتھ ہے اوسہ کا قلعہ اور نلدرگ کا پانی محل قابل دید ہیں۔

بیدر ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ اس کی آبادی ۱۲ ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ شہر ایک عرصہ تک بہمنی بادشاہوں کا پایہ تخت رہا ہے۔ آب وہوا کے لحاظ سے ایک صحت افزا مقام مانا گیا ہے۔ اس وقت اس میں متعدد عمارتیں شاہان بہمنیہ کے زمانہ کی موجود ہیں۔ مدرسہ محمود گاواں، برید شاہی مقبرے، جامع مسجد، سولہ کھمبوں کی مسجد قابل دید عمارتیں ہیں۔ بیدر کی دستکاریاں بہت مشہور ہیں۔ تانبا، سیسہ، رانگ اور جست کو ملا کر ایک سیاہ رنگ کی دھات بنائی جاتی ہے۔ اس سے گھنڈیاں، پان کی ڈبیاں، صراحیاں، پاندان، حقے وغیرہ بنا کر چاندی اور سونے کا پتر چڑا جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں بیرون ملک بھی بھیجی جاتی ہیں۔ ضلع بیدر میں اودگیر کا قلعہ بہت مشہور

ہے۔ کوہیر کے آم اور جام اچھے ہوتے ہیں۔

رائچور ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے اور ریلوے جنکشن ہے۔ اس کی آبادی ۲۶ ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ ایک تجارتی مقام ہے۔ یہاں کی نرم جوتیاں اور روغن چڑھائے ہوئے برتن بہت مشہور ہیں یہاں ایک قدیم قلعہ بھی ہے۔ ضلع رائچور میں گنگاوتی ایک تجارتی منڈی ہے۔ عالم پور کی دریاں اور کشتگی کے سوتی کپڑے مشہور ہیں۔ مدگل تاریخی مقام ہے۔ اور کنک گیری میں متعدد دیول ہیں نرگدا اور آتماکور میں مویشیوں کا مارکٹ ہے۔

علاقہ غیر خالصہ

شوراپور، شاہ پور، اندولہ صرف خاص کے تعلقے ہیں۔ جو مفوضۂ دیوانی ہیں۔ شوراپور اور شاہ پور میں ریشمی اور سوتی کپڑے عمدہ بنتے ہیں۔ شوراپور بڑی تجارتی منڈی ہے۔ شاہ آباد، النڈ، بشیر آباد اور افضل پور پائیگاہ کے تعلقے ہیں۔ شاہ آباد میں سنگ سیلو کی کان ہے اور سمنٹ کا کارخانہ ہے۔ کوسگی، چیتاپور، تانڈور اور کلیانی جاگیریں ہیں۔ چیتاپور اور تانڈور میں بھی سنگ سیلو نکالا جاتا ہے۔ چیتاپور میں ایک قدیم گرجا ہے۔

عثمان آباد ضلع میں عثمان آباد، کلم اور پرینڈہ صرف خاص کے تعلقے ہیں جو مفوضہ دیوانی ہیں۔ لوہارا اور گنجوٹی پائیگاہ کے تعلقے ہیں۔ بعموم جاگیری علاقہ ہے۔

ضلع بیدر میں جنواڑہ صرف خاص کا تعلقہ ہے۔ جو زیر نگرانی دیوانی ہے۔ چٹگوپہ، گھوڑواڑی، نارائن کھیڑ، بھالکی، اکھیلی، پرتاب پور، حسن آباد، چینچولی پائیگاہ کے تعلقے ہیں۔ دیونی جاگیر ہے۔ جہاں بیلوں کی تجارت ہوتی ہے۔

رائچور میں گدوال، گرگنٹہ، اور اناگندی سمتان ہیں۔ گدوال کی ریشمی ساڑیاں مشہور ہیں۔ کپیل اور یلبرگہ جاگیریں ہیں۔ یلبرگہ تجارتی مقام ہے۔ بھراپور ہندوؤں کا مقدس مقام ہے۔

ہدایت

مدرس کو چاہیئے کہ حسب موقع طلبہ کی دلچسپی۔ واقفیت اور تعلقات کے لحاظ سے مشہور مقامات کے حالات زیادہ تفصیل سے واضح کرے۔ سیر مقامات بہترین ذریعہ تعلیم ہے۔

سوالات

(۱) ہمارے ملک کی انتظامی تقسیم کیا ہے۔

(۲) خالصہ اور غیر خالصہ علاقوں سے کیا مطلب ہے ان کا رقبہ بتاؤ۔

(۳) ہمارے ملک میں کتنے صوبے اور ضلعے ہیں۔ ان کے نام بتاؤ۔

(۴) صرف خاص سے کیا مطلب ہے یہ علاقے کہاں واقع ہیں؟

(۵) ممالک محروسہ کا نقشہ کھینچکر اس میں صوبے اور تعلقے بتاؤ

(۶) ہمارے ملک کا پایۂ تخت کہاں واقع ہے؟ اور کیوں مشہور ہے؟

(۷) دو ایسے قلعوں کی کیفیت لکھو جو قدیم اور تاریخی ہیں۔ ان کا محل وقوع بھی بتاؤ۔

(۸) دو صحت بخش مقامات کا نام ان کی بلندی اور محل وقوع بتاؤ۔

(۹) تین مقامات ایسے بتاؤ جہاں کی صنعت مشہور ہے اور کیوں۔

(۱۰) ایلورا اور اجنٹہ کہاں ہیں ان دونوں میں کیا فرق ہے یہ کیوں مشہور ہیں؟

(۱۱) یہ چیزیں کہاں عمدہ بنتی ہیں۔ ریشمی کپڑے، قالین، چھاگلیں۔

کون نہیں جانتا کہ ہمارے ملک کے فرمانروا اعلیٰحضرت حضور پر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر نظام الملک آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ ہیں۔ آپ ہی ہماری جان اور مال کے مالک ہیں لیکن

آپ نے ملک کے انتظام انصاف اور رعایا کی بھلائی کے لئے دو مجلسیں مقرر فرمائی ہیں۔ ایک کا نام باب حکومت ہے اور دوسری کا مجلس وضع قوانین۔ باب حکومت کے اراکین محکمہ جات کے افسر اعلیٰ ہوتے ہیں۔ جن کو صدر المہام کہتے ہیں اور ان کے صدر کو صدر اعظم بہادر کہتے ہیں۔ باب حکومت تمام معاملات اپنی رائے کے ساتھ اعلیٰحضرت حضور پرنور کی خدمت میں قطعی فیصلہ کے لئے پیش کرتی ہے۔

مجلس وضع قوانین میں سرکاری اور رعایا کے غیر سرکاری نمایندے ہوتے ہیں۔ یہ مجلس ہر قسم کے قوانین بنا کر اعلیٰحضرت حضور پرنور کی منظوری کے لئے پیش کرتی ہے۔ ملک کے ہر قسم کے انتظامات کے لئے بہت سے محکمے قائم کئے گئے ہیں۔ محکمۂ عدالت آپس کے جھگڑوں کا تصفیہ کرتا ہے۔ محکمۂ مالگذاری زمینات وغیرہ کا انتظام کرتا ہے اور سرکاری آمدنی وصول کرتا ہے محکمۂ تعلیمات مدارس کے ذریعہ تعلیم پھیلاتا ہے۔ محکمۂ پولیس اور فوج جان و مال کی حفاظت کر کے امن و امان سے رہنے کا انتظام کرتے ہیں۔ محکمۂ تعمیرات اور آب پاشی سڑکیں، عمارتیں، تالاب اور نہریں وغیرہ بناتا اور ان کی نگہداشت کرتا ہے۔ محکمۂ طبابت مریضوں کے علاج معالجہ کا بندوبست کرتا ہے۔ محکمۂ زراعت رعایا کو عمدہ طریقوں سے کاشت کرنا سکھاتا ہے۔ محکمۂ امداد باہمی مل جل کر کام کرنے اور کفایت سے رہنے

فضول خرچی سے بچنے کی تدبیر بتاتا ہے۔ محکمۂ آثار قدیمہ پرانی اور تاریخی عمارتوں کی نگرانی کرتا ہے۔ محکمۂ ڈاک خطوط اور پارسل وغیرہ کے لانے لیجانے اور پہنچانے کا انتظام کرتا ہے۔ محکمۂ ریل کے ذریعہ ہماری ریلوں کا سب کام ہوتا ہے۔ اور تمام ملک کی آمدنی اور اخراجات کا کام محکمۂ فینانس انجام دیتا ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارے فرمانروا نے بڑی مہربانی سے مختلف محکمہ جات قائم کرکے ایسا انتظام فرمادیا ہے کہ رعایا آرام اور آسائش سے زندگی بسر کرے۔

سوالات

(۱) ہمارے فرمانروا کا خاندانی لقب بتاؤ۔

(۲) باب حکومت کیا کام کرتی ہے۔ اس کے اراکین اور صدر کو کیا کہتے ہیں۔

(۳) مجلس وضع قوانین کے کون رکن ہوتے ہیں۔ یہ کیا کام کرتی ہے۔

(۴) ملک کے انتظام کے لئے کتنے محکمے قائم ہیں ان میں سے چند کے فرائض بتاؤ۔

(۵) یہ بتاؤ کہ ہمارے حضور پر نور نے مختلف مجالس اور محکمہ جات کیوں قائم فرمائے ہیں۔

(۶) صوبہ برار کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔

ہندوستان

اب ہندوستان کے نقشہ کو غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ وہ خط استوا سے کچھ دور منطقہ حارہ میں واقع ہے ایک خط جس کو خط سرطان کہتے ہیں۔ اس کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

حدود ہندوستان کے شمال میں پہاڑ ہی پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں کے سلسلہ کا نام کوہ ہمالیہ ہے جو دنیا میں سب سے اونچا ہے اور مغرب سے مشرق کی طرف ڈیڑھ ہزار میل تک پھیلا ہوا ہے۔ کوہ ہمالیہ کے مغرب اور مشرق کے سروں پر سے دوسرے پہاڑوں کے سلسلے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو سمندر تک چلے گئے ہیں مغرب میں کوہ سلیمان اور کرتھر ہیں۔ مگر مشرق میں اس سلسلے کے کئی نام ہیں جن میں سے مشہور اور یاد رکھنے کے قابل لوشائی کی پہاڑیاں اور اراکان یوما ہیں۔ جنوب میں بحر ہند ہے جس کی دو شاخیں بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال ہندوستان کے جنوبی حصہ کے مغرب اور مشرق میں ہیں۔

اب یہ بتاؤ کہ ہندوستان کے حدود پر کون کون سے ممالک

ہیں ؟ شمال میں تبت اور روسی ترکستان مغرب میں افغانستان اور ایران ۔ مشرق میں سیام ، ہند چینی اور جنوب میں سمندر
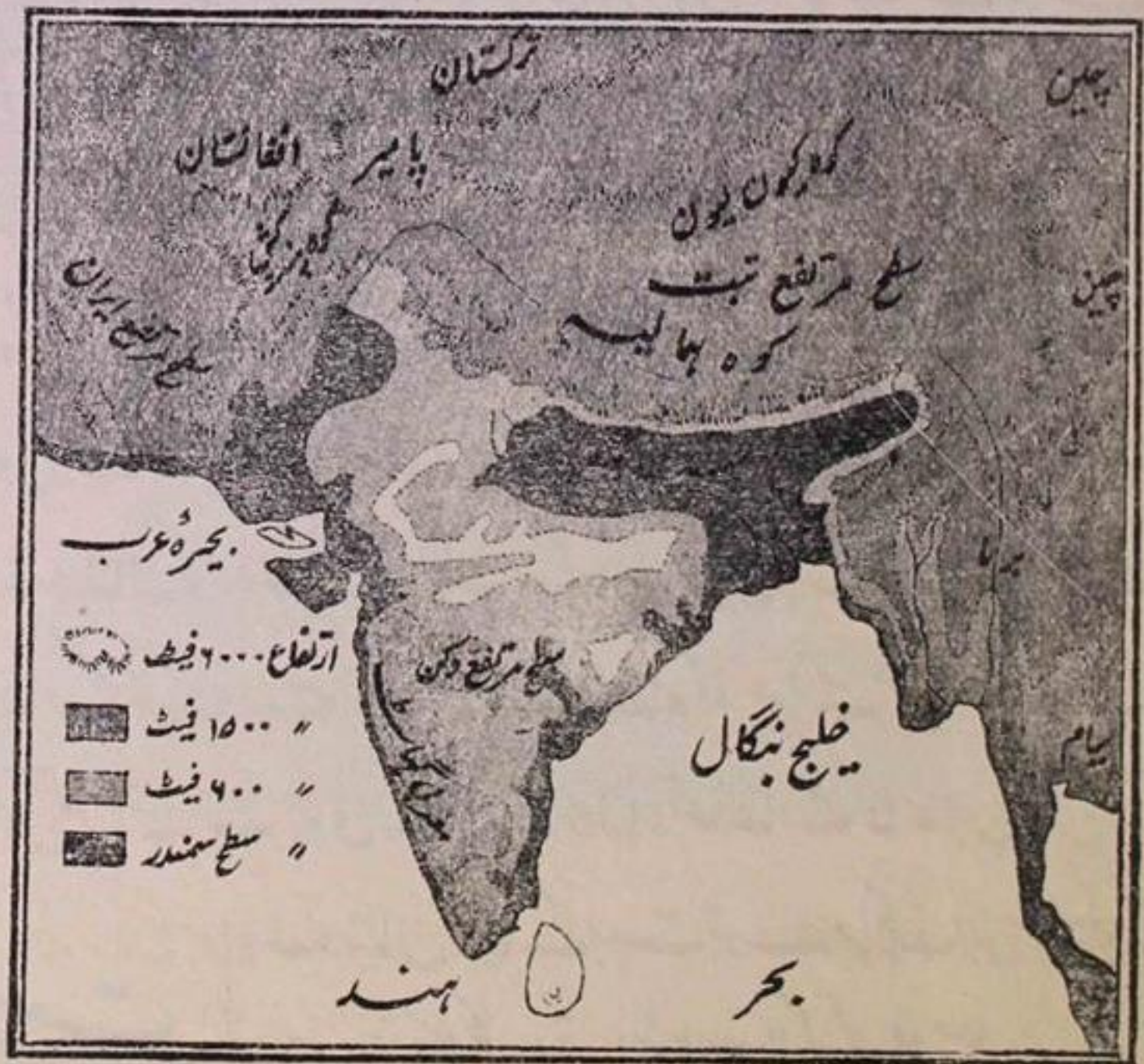
ہی سمندر ہے ۔ کیونکہ جزیرہ لنکا ہندوستان ہی کا ایک ٹکڑا ہے ۔

دنیا میں ہندوستان کا محل وقوع

یہ درست ہے لیکن یہ سب کے سب ممالک خشکی کے حدود پر ہیں ۔ ہندوستان کے جنوبی حصہ کے دونوں طرف سمندر پار ان ممالک سے بہت بڑے زیادہ زرخیز اور آباد ممالک ہیں ۔ ہندوستان کا محل وقوع ایسا عمدہ ہے کہ

سمندر پار براعظم افریقہ اور آسٹریلیا تقریباً مساوی فاصلہ پر ہیں۔ انگلستان اور براعظم یورپ بھی سمندر کے راستہ کچھ دور نہیں ہیں چنانچہ ان سب سے مسافروں اور مال واسباب سے لدے ہوئے جہاز آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ براعظم ایشیا کا جو حصہ کوہ ہمالیہ کی وجہ سے بالکل جدا ہوگیا ہے۔ اس سے بھی سمندر کے راستہ آمدورفت ہے۔ اور چین اور جاپان سے خوب تجارت ہوتی ہے۔ اب اپنے نقشہ کو پھر غور سے دیکھو کہ خدا نے ہمارے ہندوستان کو دوسرے ممالک کے مقابلہ میں کیسا عمدہ موقع دیا ہے کہ دنیا کے زیادہ سے زیادہ ممالک سے آمدورفت میں سہولت ہے، آپس میں تجارت ہوتی ہے اور دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔

وسعت ہندوستان دنیا کے بہت بڑے ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا کل رقبہ اٹھارہ لاکھ مربع میل ہے۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی کا اندازہ کرنے کے لئے اپنا نقشہ دیکھو۔ ایک خط کشمیر کے شمال سے جزیرہ لنکا کے جنوب تک ہمارے ملک کے بڑے سے بڑے طول کو ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ کوئی دو ہزار میل لمبا ہے دوسرا خط بلوچستان کے مغرب سے برما کے مشرق تک بڑے سے بڑے عرض کو بتاتا ہے۔ اور یہ کوئی

دو ہزار پانچسو میل ہے۔

سوالات

(۱) براعظم ایشیا کے سب سے بڑے جزیرہ نما کا نام بتاؤ۔

(۲) ہندوستان کس منطقہ میں واقع ہے اس کو کونسا خط دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(۳) خط استواء سے کیا مطلب ہے یہ ہندوستان کی کس سمت میں کہاں

واقع ہے۔

(۴) ہندوستان کے حدود اربعہ بتاؤ۔

(۵) ہندوستان کا خاکہ اتار کر اس میں حدود اربعہ درج کرو۔

(۶) ہمارے ملک ہندوستان کی خشکی کی حد پر کون کون سے ممالک ہیں۔

(۷) ہندوستان کا محل وقوع کیسا ہے؟ اپنا جواب مثالوں سے واضح کرو۔

(۸) کوہ ہمالیہ کہاں واقع ہے۔ اس کی اونچائی اور لمبائی بتاؤ۔

(۹) ہندوستان کا رقبہ اور طول اور عرض بتاؤ۔

(۱۰) ایک نقشہ اتار کر ہندوستان کا طول اور عرض بتاؤ اور اطراف کے ممالک کے نام درج کرو۔

ہندوستان کی طبعی تقسیم

قدرتی حالات کے لحاظ سے ہندوستان کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) شمال میں پہاڑی حصہ ہے جس میں کوہ ہمالیہ اور اس کی غربی اور مشرقی شاخیں ہیں۔

(۲) کوہ ہمالیہ کے جنوب میں ایک وسیع میدان ہے جس کا

نام گنگا سندھ کا میدان ہے۔ اس کے مغرب اور مشرق میں کوہ ہمالیہ
کی شاخیں ہیں اس بڑے میدان میں ہندوستان کے تین بڑے دریا
برہم پتر۔ گنگا اور سندھ بہتے ہیں۔
(۳) اس بڑے میدان کے جنوب میں سطح مرتفع کا خطّہ ہے جس کو
سطح مرتفع دکن کہتے ہیں۔ ہمارا ممالک محروسہ سرکار عالی اسی میں واقع ہے۔
(۴) ہندوستان کے جنوبی حصہ کے ساحل کے کنارے سطح مرتفع
دکن کے سرے اور سمندر کے درمیان ایک نشیبی حصہ ہے۔ جس کو ساحلی
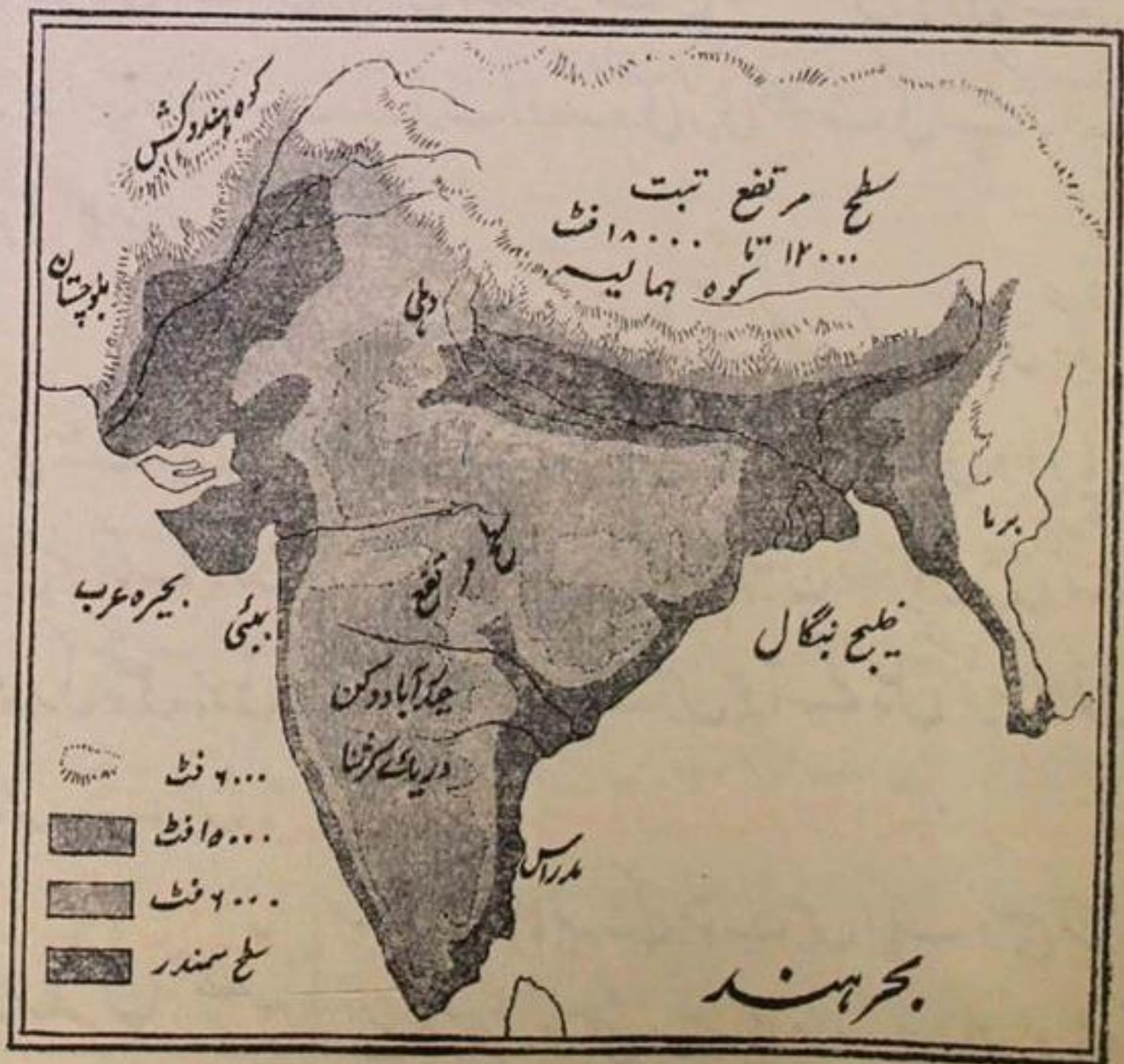
میدان کا خط کہتے ہیں۔ یہ ہندوستان کے دوسرے تینوں حصوں سے مختلف ہے۔

پہاڑی حصہ کوہ ہمالیہ سے تم واقف ہو جو ایک بڑی کمان کی طرح تبت کے جنوب اور ہندوستان کے شمال میں دور تک پھیلا ہوا ہے۔ کوہ ہمالیہ کے اونچے اونچے پہاڑ ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔

ان کی چوٹیاں دنیا میں سب سے زیادہ بلند ہیں۔ گوری شنکر جس کو مونٹ ایورسٹ بھی کہتے ہیں تقریباً تیس ہزار فٹ اونچی ہے۔ چند سال سے اس کی چوٹی تک چڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے لیکن راستہ ایسا دشوار ہے اور برف اور سردی ایسی غضب کی ہے کہ اب تک کوئی کامیاب نہ ہو سکا۔

کوہ ہمالیہ کا ایک سلسلہ نہیں ہے بلکہ اس کے یکے بعد دیگرے کئی سلسلے ہیں ان سلسلوں کے درمیان تنگ اور گہری وادیاں ہیں جن تک سورج کی روشنی بھی نہیں پہونچتی اُنہیں وادیوں میں سے اوپر کی پگھلی ہوئی برف کے دریا نکلتے ہیں جو آگے چل کر میدانوں میں بہتے ہیں۔

میدانی حصہ سلسلہ کوہ ہمالیہ کے جنوب میں ایک وسیع میدان ہے جو کیچڑ اور مٹی سے بنا ہوا ہے۔ اس میں پتھر کا

نام نہیں ہے۔ سینکڑوں ہزاروں برس سے بہت سے دریاؤں نے
کوہ ہمالیہ کے سپاٹ ڈھالوں پر زور وشور سے بہہ کر اور اپنے ساتھ
کیچڑ مٹی لاکر اس میدان کو بنایا ہے۔ اس میدان میں تری کا یہ حال ہے کہ
پندرہ سولہ فٹ زمین کھودنے پر پانی نکل آتا ہے اور مٹی اتنی نرم ہے
کہ پختہ مکان کی بنیاد رکھنے کے لئے بیس بیس فٹ زمین کھودنے پر بھی
سخت تہ مشکل سے ملتی ہے۔

بہہ بہہ کر مٹی جمع ہونے سے یہ میدان ہموار ہے اس سے ایک بڑا
فائدہ یہ ہے کہ دریا آہستہ آہستہ بہتے ہیں۔ ان کا پانی اطراف کی زمین میں
جذب ہوتا ہے جس سے کاشت عمدہ ہوتی ہے۔ ان دریاؤں میں کشتیاں
چلتی ہیں مال واسباب لانے لیجانے میں بڑی کفایت اور سہولت
ہوتی ہے۔

عمدہ زمین

پانی کی افراط اور نقل وحرکت کی آسانی کے باعث
یہ میدان دنیا کا بہترین حصہ شمار ہوتا ہے۔ گو اس
حصہ میں بہت سے دریا ہیں لیکن گنگا اور سندھ نہ صرف بہت بڑے
دریا ہیں بلکہ ان سے کاشت میں بھی مدد ملتی ہے جس کی وجہ سے شاید
یہ میدان انھیں دو دریاؤں کے نام سے مشہور ہوگیا ہے۔ گنگا اور سندھ
میں بہت سی ندیاں ان کے مختلف حصوں میں سے گزرتی ہوئی آملتی ہیں۔

ایسی ندیوں کو معاون کہتے ہیں۔گنگا کے بڑے معاون یہ ہیں۔ جمنا، گومتی، گھاگھرا، گنڈک۔ نقشہ میں دیکھو یہ کہاں سے نکلتی اور بہتی ہوئی گنگا سے ملتی ہیں۔ دریائے سندھ کے بھی کئی معاون ہیں ان کے بائیں کنارے کے معاون مفید اور مشہور ہیں ان کے نام یہ ہیں جہلم، **چناب، راوی، ستلج، بیاس**۔ ان پانچوں معاون کو بھی نقشہ میں دیکھو ان دریاؤں کے سبب سے یہاں کے علاقہ کو **پنجاب** یعنی پانچ دریاؤں کا ملک کہتے ہیں۔

برہم پتر تیسرا بڑا دریا ہے جو ایک ہزار میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اس میدان میں داخل ہوتا ہے۔ میدانی حصہ میں اس کا طول آٹھ سو میل سے زیادہ ہے اس میں بڑی بڑی کشتیاں آسانی سے چلتی ہیں۔

سوالات

(۱) میدانی حصہ سے کیا مطلب ہے یہ کس طرح بنا ہے۔

(۲) گنگا سندھ کے میدان کے حدود بتاؤ۔

(۳) گنگا سندھ کے میدان کے دریا کیسے ہیں یہ کیا کام آتے ہیں۔

(۴) گنگا سندھ کا میدان کیوں دنیا کا بہترین حصہ کہلاتا ہے۔

(۵) معاون کس کو کہتے ہیں۔

(۶) گنگا کے معاون کے نام بتاؤ۔

(۷) سندھ کے معاون کے نام بتاؤ۔

(۸) ہندوستان کے ایک حصہ کا نام پنجاب کیوں ہے۔

(۹) برہم پتر کتنا لمبا ہے میدانی حصہ میں اس کا کتنا طول ہے۔

(۱۰) ہندوستان کا نقشہ اُتار کر اس میں میدانی حصہ اور اس کے دریا درج کرو۔

مرتفع حصّہ

گنگا سندھ کے جنوب میں جہاں اس حصہ کی حد ختم ہونے لگتی ہے ایک پہاڑ کا سلسلہ ہے جس کو وندھیاچل پہاڑ کہتے ہیں یہ پہاڑ اس میدان اور مرتفع حصہ کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے سطح مرتفع دکن کا تکونہ حصّہ تینوں طرف سے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے اس کے شمال میں وندھیاچل اور ست پڑا کے سلسلے ہیں مغرب میں مغربی گھاٹ اور مشرق میں مشرقی گھاٹ ہیں۔ سطح مرتفع دکن کے نقشہ کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ اس کا ڈھال زیادہ تر مغرب سے مشرق کی طرف ہے دریائے نربدا اور تاپتی کے سوائے اس حصہ کے مہاندی۔ گوداوری۔ کرشنا اور کاویری

سب کے سب دریا مغرب سے مشرق کی طرف بہتے اور خلیج بنگال میں گرتے ہیں۔
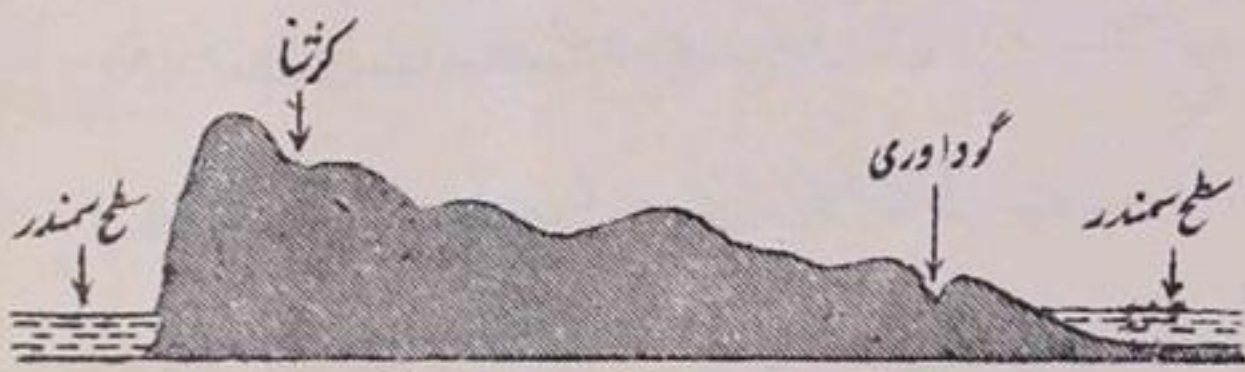
عمودی تراش سطح حیدرآباد

عمودی تراش سطح حیدرآباد

نقشہ کو پھر دیکھو تو ظاہر ہوگا کہ میدانی حصہ کے برخلاف یہ حصہ بہت ناہموار ہے اس میں بہت سی پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ زمین پتھریلی ہے۔ یہاں دریا بھی تیزی سے بہتے ہیں۔ مگر گرمیوں کے موسم میں سوکھ جاتے ہیں۔ اس میں کشتیاں نہیں چل سکتی ہیں یہ میدانی حصہ کے مقابلہ میں بہت اونچا ہے۔ اس کی اونچائی ۱۵۰۰ سے لیکر ۳۰۰۰ فٹ تک ہے اس لئے اس کو سطح مرتفع یعنی اُونچا حصہ کہتے ہیں۔

ہمارا ممالک محروسہ اسی مرتفع حصہ میں واقع ہے۔

سوالات

(۱) سطح مرتفع دکن کے حدود بتاؤ۔

(۲) ہندوستان کے جنوبی تکونہ حصہ کو سطح مرتفع کیوں کہتے ہیں۔

(۳) سطح مرتفع دکن کا ڈھال کس طرف ہے۔

(۴) اس کا کیا ثبوت ہے کہ سطح مرتفع دکن کا ڈھال مغرب سے مشرق کی طرف ہے۔

(۵) دکن کے دو ایسے دریا بتلاؤ جو مشرق سے مغرب کی طرف بہتے ہیں۔

(۶) دکن کے چار مشہور دریاؤں کے نام لو۔

(۷) سطح مرتفع دکن کی زمین کیسی ہے۔

(۸) دکن کے دریاؤں کی کیا خصوصیت ہے۔

(۹) سطح مرتفع دکن سطح سمندر سے کتنا اونچا ہے۔

(۱۰) جنوبی ہندوستان کا نقشہ اتار کر اس میں سطح مرتفع دکن کے حدود اور دریا درج کرو۔

ساحلی حصّہ

اب تک ہم نے ہندوستان کے جتنے حصّوں کا حال پڑھا ہے۔ ان سب سے ساحلی حصہ بالکل جدا ہے۔ اس کو ساحلی میدان کا خطہ کہتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سمندر کے کنارے کنارے مغربی اور مشرقی گھاٹوں تک پھیلا ہوا ہے۔ مغربی گھاٹ ساحل سے بہت قریب ہے اس لئے یہاں کا میدان ایک تنگ پٹی کی طرح ہے۔ البتہ مشرقی گھاٹ سمندر سے فاصلہ پر ہیں چنانچہ مشرقی ساحلی میدان زیادہ چوڑا ہے۔ یہ دونوں ساحلی میدان ریت اور کیچڑ سے بنے ہوئے ہیں۔ مغربی میدان میں بارش خوب ہوتی ہے۔ پہاڑوں پر گھنے جنگل ہیں۔ میدانی حصہ میں کاشت ہوتی ہے۔ ریتلے حصہ میں کثرت سے ناریل کے درخت ہیں۔ مشرقی میدان مغربی میدان کے مقابلہ میں کم زرخیز ہے۔ یہاں کم بارش ہوتی ہے لیکن کئی ندیاں مہاندی۔ گوداوری۔ کرشنا اور کاویری کے دہانے ہیں۔ یہاں کی زمین عمدہ ہے۔ یہاں یہ دریا آہستہ آہستہ بہتے ہیں جس کی وجہ سے نہریں نکال کر کاشت کی جاتی ہے۔

سوالات

(۱) ساحلی میدان سے کیا مطلب ہے۔

(۲) ساحلی میدان کہاں واقع ہے۔

(۳) مغربی اور مشرقی ساحلی میدانوں میں کیا فرق ہے۔

(۴) مغربی اور مشرقی میدانوں میں بارش کی کیا حالت ہے۔

(۵) جنوبی ہندوستان کا نقشہ اتار کر اس میں ساحلی میدان بتلاؤ۔

(۶) چکنی مٹی کا ایک نقشہ بنا کر اس میں ہندوستان کی قدرتی تقسیم بتاؤ۔

آب و ہوا

کہتے ہیں کہ ہندوستان گرم ملک ہے۔ اب بتاؤ اس کی آب و ہوا کیسی ہوگی؟ گرم۔ یہ ایک حد تک درست ہے لیکن فرض کرو تم اُونچے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ تو وہاں کیسا موسم ہوگا؟ تم نے سنا ہوگا کہ انگریز اور امیر لوگ گرمیوں کے موسم میں پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں۔ یہ پہاڑ ہمارے ہی ملک میں ہیں لیکن وہاں کا موسم مختلف ہوتا ہے۔ گرمیوں میں بھی وہاں سردی ہوتی ہے۔

ہندوستان ایک بہت بڑا ملک ہے۔ تم یہ دیکھ چکے ہو کہ اس کے قدرتی حصے ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہیں۔ کوہ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں بھی برف وہاں جمی رہتی ہے۔ گنگا۔ سندھ کا وسیع میدان بہت نشیب میں سطح سمندر سے صرف پانچ سو فٹ اونچا ہے اس میں کوئی پہاڑ بھی واقع نہیں ہے۔ یہ سمندر سے دور بھی ہے یہاں موسم گرما میں خوب گرمی اور موسم سرما میں سخت سردی ہوتی ہے۔ سطح مرتفع دکن سطح سمندر سے بہت اونچا ہے۔

سمندر سے زیادہ دور بھی نہیں۔ یہاں کا موسم گرمیوں میں معتدل اور خوشگوار رہتا ہے۔ ساحلی میدان کا موسم معتدل رہتا ہے۔

سوالات

(۱) آب وہوا سے کیا مراد ہے۔

(۲) ہندوستان کی آب وہوا کیسی ہے۔

(۳) سطح مرتفع دکن اور گنگا سندھ کے میدان کی آب وہوا میں کیا فرق ہے؟

(۴) ہندوستان کے پہاڑی اور ساحلی حصوں کی آب وہوا کا مقابلہ کرو۔

بارش

تم نے دیکھا ہوگا کہ بارش کا بہت کچھ انحصار ہوا پر ہے۔ ہوا ہی بادل لاتی ہے۔ جو مینہ برساتے ہیں تم یہ بھی جانتے ہو کہ سورج کی گرمی ہوا میں حرکت پیدا کرتی ہے۔ گرم ہوا اوپر چڑھتی ہے اور اس کی جگہ سرد ہوا لے لیتی ہے جوں جوں گرمی بڑھنے لگتی ہے اور سورج کی کرنیں ہندوستان پر تقریباً سیدھی پڑنے لگتی ہیں تو ہوا میں تیزی ہوتی ہے

اور جنوب کی طرف سے زیادہ ہوا چلنے لگتی ہے اس کی وجہ یہ ہے ہوا کو بحر ہند سے ہندوستان میں آنے کے لئے زیادہ روک نہیں ہے۔ البتہ شمال میں کوہ ہمالیہ ایک اونچی فصیل کی طرح ہے جو شمال سے ہوا کو نہیں آنے دیتا

اپنا نقشہ دیکھو تو معلوم ہوگا کہ جنوب سے جو ہوا آتی ہے وہ ایک بڑے بھاری سمندر پر سے گزرتی ہے اس لئے عموماً پانی کے ابخرات سے لدی ہوئی ہوتی ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک میں جون سے سپٹمبر یعنی امرداد سے آبان تک یہی ہوا مینہہ برساتی ہے۔ تم اپنے نقشہ میں اس ہوا کا رخ دیکھو یہ ٹھیک جنوب سے نہیں آتی بلکہ جنوب مغرب سے آتی ہے۔ اس لئے اس کو جنوب مغربی مان سون کہتے ہیں۔ اکتوبر یعنی ماہ دے میں ہندوستان کی ہواؤں کا رخ بدل جاتا ہے۔ پھر اسی قسم کی مینہہ برسانے والی ہوا شمال مشرق کی طرف سے آتی ہے جسے **شمال مشرقی مان سون** کہتے ہیں۔ یہ دکن میں اکٹوبر۔ نومبر۔ ڈسمبر میں مینہہ برساتی ہے۔

ہندوستان کے سب حصوں میں یکساں بارش نہیں ہوتی بعض حصوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے اور بعض میں کم۔ سطح مرتفع دکن میں محض اس وجہ سے زیادہ بارش نہیں ہوتی۔ کہ جنوب مغربی مان سون مغربی گھاٹ سے ٹکرا کر وہیں برس جاتے ہیں۔

ہندوستان کی بارش کا نقشہ
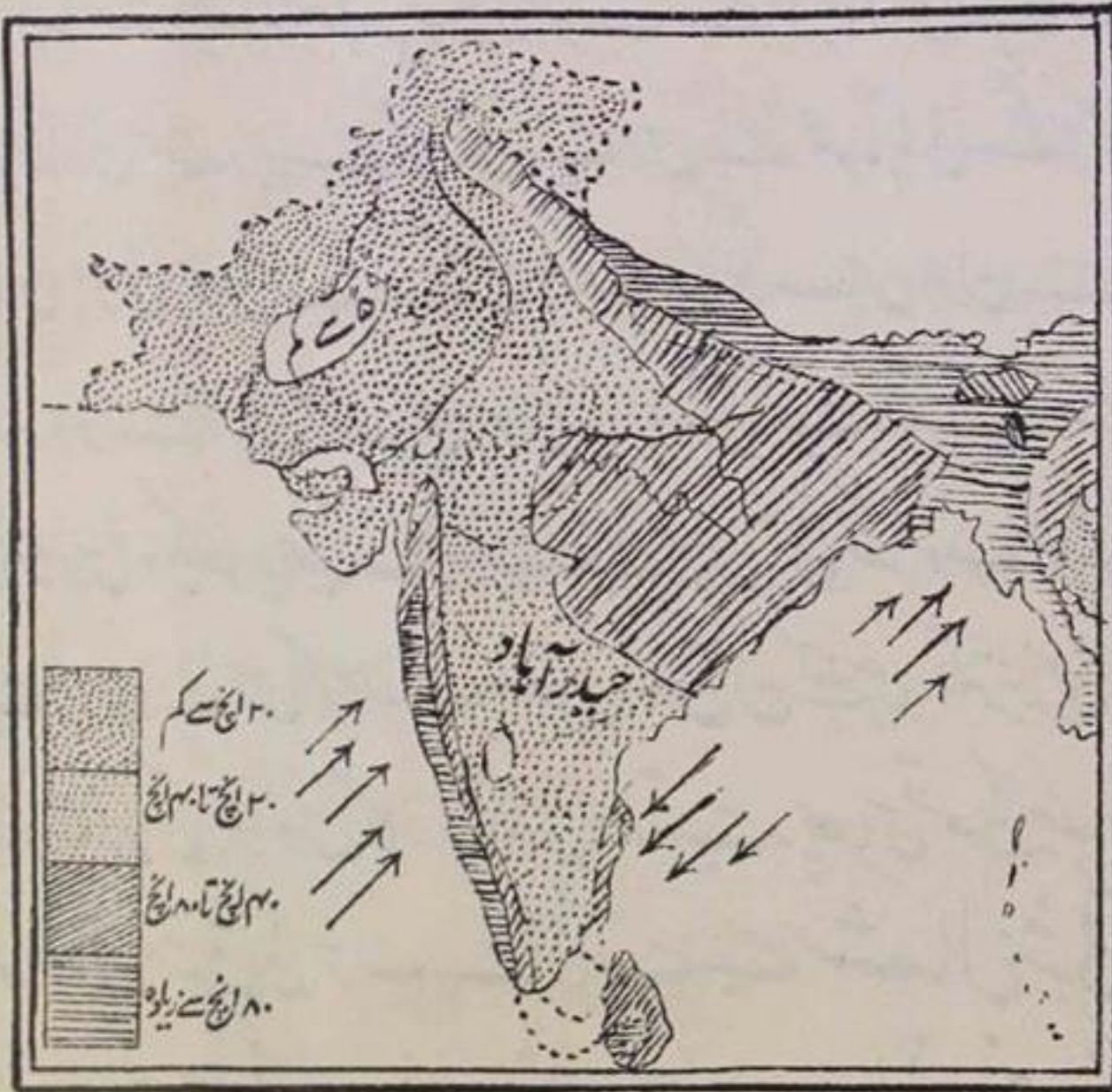
بارش کی مقدار بارش کو انچوں سے ناپتے ہیں اس کے لئے ایک آلہ ملتا ہے جس میں بارش کا پانی آسانی سے
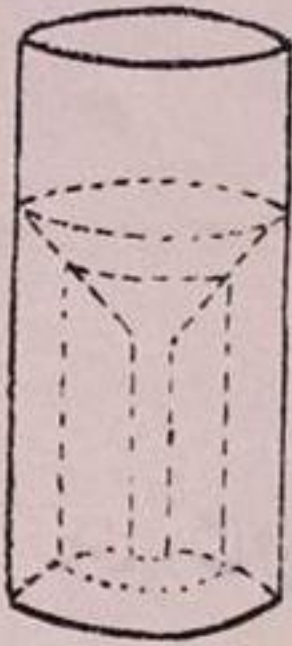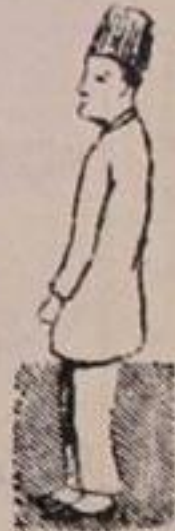
جمع ہو جاتا ہے۔ اور پھر جلدی سے اڑ نہیں سکتا۔ تم خود بھی معمولی بارش پیما بنا کر بارش کی مقدار معلوم کر سکتے ہو۔

سوالات

(۱) بارش کا انحصار کس چیز پر ہے۔ اس کی وجہ بیان کرو۔

(۲) ہوا پر سورج کا کیا اثر ہوتا ہے۔

(۳) جنوب مغربی مان سون کہاں سے آتے ہیں۔

(۴) بارش کس زمانہ میں ہوتی ہے۔

(۵) شمال مشرقی مان سون کس زمانہ میں برستے ہیں۔

(۶) ایک نقشہ بنا کر جنوب مغربی اور شمال مشرقی مان سون کا رخ بتلاؤ۔

(۷) بارش پیما تیار کر کے موسم برسات کی یادداشت تیار کرو۔

حیوانات

ہندوستان میں بہت سے قسم کے جانور مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں ہاتھی کوہ ہمالیہ اور مغربی گھاٹ کے جنگلوں میں رہتے ہیں گینڈے برہم پتر کی دلدلوں میں نظر آتے ہیں۔ شیر چیتے تیندوے ہر بڑے جنگل میں ملتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں سانپ اور بچھو نہ ہوں۔ پالتو جانوروں میں گائے بیل بھینس بھیڑیں بکریاں کثرت سے ہیں خشک حصوں میں اونٹ بھی ہیں۔ ہندوستان کے پرندے اپنی خوبصورتی کے لئے مشہور ہیں۔ مور کا وطن ہندوستان ہے۔

معدنیات

معدنیات سے مراد ایسی چیزوں سے ہے جو زمین میں سے

نکلتی ہیں۔ ہندوستان میں بہت سی معدنیات ہیں۔

پتھر کا کوئلہ پہاڑی مقامات پر پتھر کا کوئلہ نکلتا ہے۔ ہمارے ممالک محروسہ میں بھی کوئلہ کی کان ہے۔

لوہا ہندوستان میں لوہا بھی نکلتا ہے۔

سونا دکن کے جنوبی حصہ میں سونا نکالا جاتا ہے۔

تانبا کوہ ہمالیہ کے قریب تانبا پایا جاتا ہے۔

سنگ مرمر خوبصورت رنگ کا سفید پتھر اور سنگ سرخ جو لال رنگ کا ہوتا ہے بڑی اور قیمتی عمارتوں کے لئے نکالا جاتا ہے۔

نمک پنجاب کے پہاڑوں میں ملتا ہے۔

مٹی کا تیل یہ پنجاب میں مگر زیادہ تر برما میں نکلتا ہے۔

نباتات

تم ہندوستان کی زمین کی حالت آب وہوا اور بارش کا کچھ حال پڑھ چکے ہو اس لئے تم یہ سمجھ سکتے ہو کہ ہندوستان کی نباتات مختلف حصوں میں کس قسم کی ہوگی۔ اور کیوں خاص خاص درخت اور پودے

خاص خاص حصوں میں پائے جاتے ہیں گرمی اور سردی کے لحاظ سے مختلف
مقاموں پر مختلف درخت ہوتے ہیں۔ کوہ ہمالیہ کے بلند اور سرد حصوں
میں دیودار ہوتا ہے۔ نیچے کے حصوں میں جہاں کم سردی ہوتی ہے۔ تن۔
سال اور شیشم کے درخت اُگتے ہیں۔

دکن اور برما میں ساگوان۔ آبنوس سخت لکڑی کے درخت ہوتے
ہیں۔ برما کا ساگوان مشہور ہے خشک علاقوں میں ببول بھی بکثرت ہوتا
ہے جس کی لکڑی کے ہل بناتے ہیں۔ بڑ۔ پیپل اور نیم ہر جگہ نظر آتا ہے۔
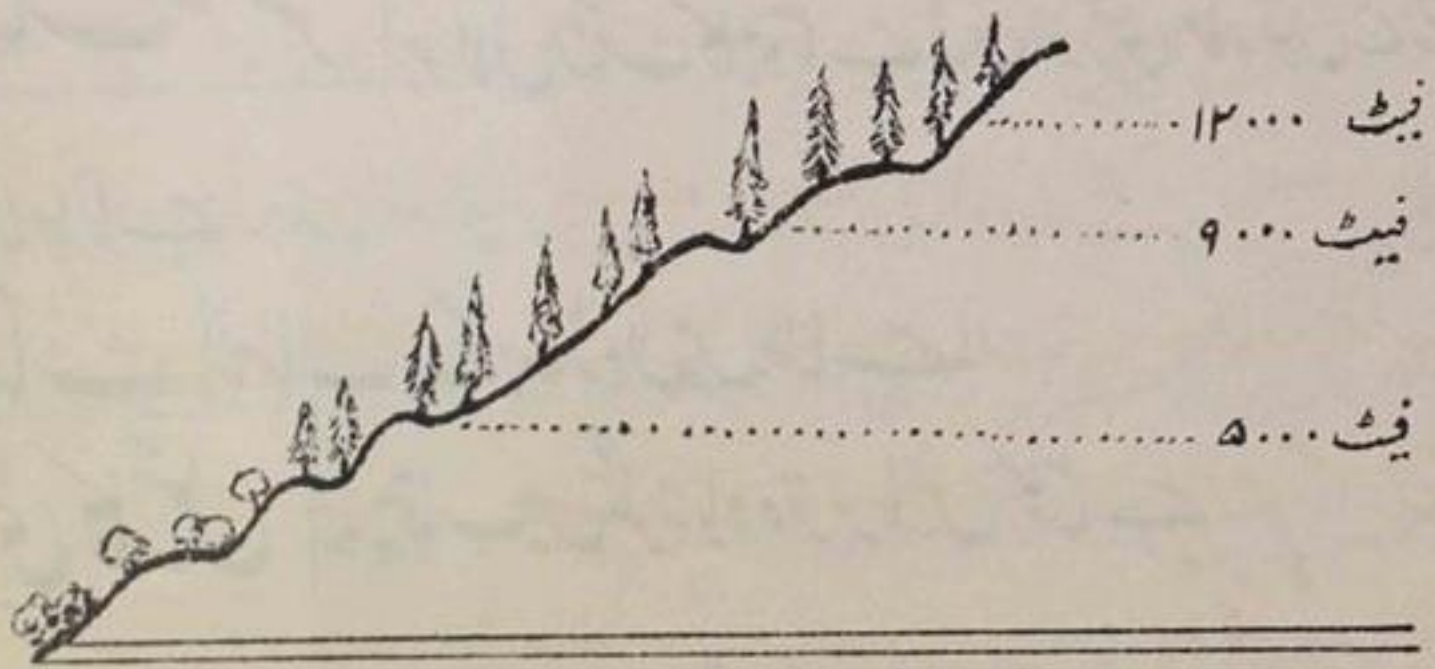
پھلوں کے بکثرت درخت ہیں۔ آم۔ امرود۔ سنگترہ وغیرہ
بہت پائے جاتے ہیں۔ بالکل خشک علاقوں میں کھجور اور ساحلی مقامات
پر ناریل بہت ہوتا ہے۔ ہندوستان میں پودے بھی بکثرت ہوتے ہیں۔
جن کی کاشت ہوتی ہے۔ بعض کھانے کے کام آتے ہیں بعض سے

کپڑے بناتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن سے تیل عرق رنگ اور دوائیں حاصل کی جاتی ہیں۔

گیہوں اور جوار ان کو سرد آب وہوا کی ضرورت ہے ان کی پیداوار زیادہ تر گنگا سندھ کے میدان میں ہوتی ہے۔ پنجاب کا گیہوں عمدہ ہوتا ہے۔

جوار ہر جگہ بوئی جاتی ہے۔ دکن کے بعض حصوں میں لوگوں کا اسی پر گزارہ ہے۔

چاول اس کے لئے کثرت سے پانی کی ضرورت ہے۔ برما اور بنگال اور ساحلی میدان میں بہت ہوتا ہے۔ چنا۔ موٹھ۔ مونگ۔ ارہر وغیرہ ہر حصہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ تل اور سرسوں کی کاشت بھی اکثر مقامات پر ہوتی ہے۔ ان کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے۔ تمباکو زیادہ تر دکن کے جنوبی حصہ میں ہوتا ہے۔ چائے پہاڑوں کے ڈھلانوں پر اُگتی ہے۔ روئی کالی زمین میں عمدہ ہوتی ہے۔ اس کا سوت کاتتے اور سوت سے کپڑا بنتے ہیں۔ اور بھی بہت سے درخت اور پودے ہوتے ہیں جن کے نام لکھنے کے لئے اس کتاب میں جگہ نہیں۔

سوالات

(۱) ہندوستان میں کتنے قسم کے وحشی جانور ہوتے ہیں۔ چند کے نام لو۔

(۲) چند پالتو جانوروں کے نام لو اور بتاؤ وہ کہاں پائے جاتے ہیں۔

(۳) ہندوستان کے پرند کیسے ہوتے ہیں۔

(۴) مور کس ملک کا پرندہ ہے۔

(۵) معدنیات سے کیا مراد ہے۔

(۶) ہندوستان کے چند معدنیات بتاؤ۔

(۷) نمک کے پہاڑ کہاں ہیں۔

(۸) مٹی کا تیل کہاں نکلتا ہے۔

(۹) ہندوستان میں کس قسم کی نباتات ہے۔

(۱۰) چند درختوں کے نام بتاؤ جن کی لکڑی کام آتی ہے۔

(۱۱) کھجور اور ناریل کن مقامات پر ہوتے ہیں ان کی وجہ بتاؤ۔

(۱۲) ہندوستان میں کس قسم کے پودے ہوتے ہیں۔

(۱۳) اچھا گیہوں کہاں زیادہ ہوتا ہے اس کی وجہ بتاؤ۔

(۱۴) چاول کہاں زیادہ ہوتا ہے اس کی وجہ بتاؤ۔

(۱۵) چند ایسے پودوں کے نام بتاؤ جن سے تیل نکلتا ہے۔

(۱۶) ہندوستان کا خاکہ اتار کر اس میں معدنیات اور

نباتات بتاؤ۔

باشندے

ہندوستان بہت آباد ملک ہے۔ لیکن اس میں ایک ہی نسل کے لوگ نہیں ہیں ان کے مذہب بھی مختلف ہیں لیکن ایک ملک کے باشندے ہونے کی وجہ سے سب مل جل کر رہتے ہیں اور امن کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔

ہندوستان کی کُل آبادی اکتیس کروڑ سے زیادہ ہے بعض حصوں میں بہت گنجان آبادی ہے۔ مثلاً گنگا سندھ کے میدان میں کثرت سے لوگ رہتے ہیں پہاڑی مقامات اور پتھریلے یا ریتلے حصوں میں آبادی کم ہے۔ آبادی کے لحاظ سے ہندوستان دنیا کے ممالک میں دوسرے درجے پر ہے۔

ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں کہیں مرہٹی تو کہیں تلنگی۔ کہیں کنٹری ہے تو کہیں بنگالی یہ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں لیکن عام طور پر اردو بولی یا سمجھی جاتی ہے تعلیم یافتہ لوگ انگریزی سے

واقف ہوتے ہیں۔

سوالات

(۱) ہندوستان میں کس قسم کے لوگ آباد ہیں۔

(۲) ہندوستان کی آبادی کیا ہے۔

(۳) آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کا دنیا میں کیا درجہ ہے۔

(۴) گنجان آبادی کس حصہ میں ہے۔

(۵) ہندوستان میں کونسی زبانیں بولی جاتی ہیں۔

(۶) ہندوستان کی عام زبان کیا ہے۔

حکومت اور انتظام

اب ذرا ہندوستان کا ملکی نقشہ غور سے دیکھو اس میں دو رنگ ہیں سرخ اور زرد ان سے کیا مطلب ہے؟ سرخ رنگ ان حصوں کو بتلاتا ہے جن پر انگریزوں کی حکومت ہے۔ زرد رنگ دیسی ریاستیں ظاہر کرتا ہے۔

ہندوستان بہت بڑا ملک ہے۔ اتنے بڑے ملک کا انتظام کرنا آسان بات نہیں ہے۔ چنانچہ انگریزوں نے اپنے علاقے کو نو بڑے اور

چھ چھوٹے صوبوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ نقشہ دیکھ کر ان کے نام یاد کرو بڑے صوبوں پر گورنر اور چھوٹے صوبوں پر چیف کمشنر حکومت کرتے ہیں لیکن یہ سب کے سب وائسرائے کے ماتحت ہیں۔ جو ہندوستان کا سب سے بڑا حاکم ہے بادشاہ انگلستان وائسرائے کو مقرر کرتے ہیں۔

زرد رنگ کا علاقہ سات سو سے زیادہ دیسی ریاستوں میں منقسم ہے جن پر رئیس راجہ اور نواب حکومت کرتے ہیں اکثر دیسی ریاستیں بہت چھوٹی ہیں لیکن چند بہت بڑی بھی ہیں مثلاً ریاست حیدر آباد۔ کشمیر۔ میسور وغیرہ۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست حیدر آباد ہے۔ اور اس کے فرمانروا ہمارے حضور پر نور سب سے بڑے اور شاندار حکمران ہیں۔

سوالات

(۱) ہندوستان کے ملکی نقشہ کا سرخ اور زرد رنگ کیوں ہوتا ہے۔

(۲) ملکی تقسیم کی کیا ضرورت ہے۔

(۳) ہندوستان کی ملکی تقسیم بتاؤ۔

(۴) ہندوستان کا سب سے بڑا حاکم کون ہے؟ اس کو کون مقرر کرتا ہے۔

(۵) دیسی ریاستیں کتنی ہیں چند بڑی ریاستوں کے نام بتاؤ۔

(۶) سب سے بڑی دیسی ریاست کے حکمران کون ہیں۔

غیر ممالک کے قصّے

سائبیریا

اب تک تم نے ملک سرکار عالی اور ہندوستان کے حالات پڑھے اب ہم تمہیں دوسرے ملکوں کی سیر کراتے ہیں۔ ہندوستان اور ملک سرکار عالی کے بیان میں تم نے پڑھا ہے کہ ملک بھر میں ایک ہی طرح کے حالات نہیں ہوتے کہیں پہاڑ ہیں تو کہیں میدان کہیں سردی زیادہ ہوتی ہے تو کہیں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ آب و ہوا کے بیان میں تم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ جو ملک خط استوا سے دور واقع ہوتا ہے وہاں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اب ہم تمہیں ایک ایسے ملک کا حال بتاتے ہیں جو خط استوا سے بہت دور ایشیا کے شمال میں واقع ہے۔ یہ ملک سائبیریا ہے۔ (نقشہ میں دیکھو) اس کا رقبہ ۵۰ لاکھ مربع میل ہے۔ سائبیریا کا شمالی حصہ ایک بڑا میدان ہے جو قطب شمالی سے بہت قریب ہے۔ قطب شمالی سے آنے والی سرد ہوائیں بلا روک ٹوک سائبیریا میں داخل ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے سخت سردی ہوتی ہے۔ سائبیریا کے جنوب میں ایک بڑا سطح مرتفع ہے اور مشرق میں پہاڑ ہیں۔ یہاں کے دریا جنوب سے نکل کر شمال کی طرف بہتے ہیں مگر سردی کی وجہ سال میں ۹ مہینے ان کے دہانے برف سے پٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں سرما کا موسم

حدود سائبیریا
حدود ملک
دریا
پہاڑ
بحر منجمد شمالی
سائبیر
براعظم
یورپ
لینن گراڈ
فن لینڈ
سویڈن
ماسکو
دریائے اوبے
ٹوبالسک
ٹومسک
چیتا
تاشقند
سمرقند
منگولیا
دریائے امور
منچوریا
بحیرہ اوکھوٹسک
سگھالین
جاپان
چین
افغانستان
ایران
ترکی
یونان
اٹلی
جرمنی
عرب
براعظم
افریقہ
ہندوستان
حیدرآباد
بمبئی
خلیج بنگال
مدراس
بحیرہ عرب
بحر ہند
سائبیریا
طبعی و سیاسی
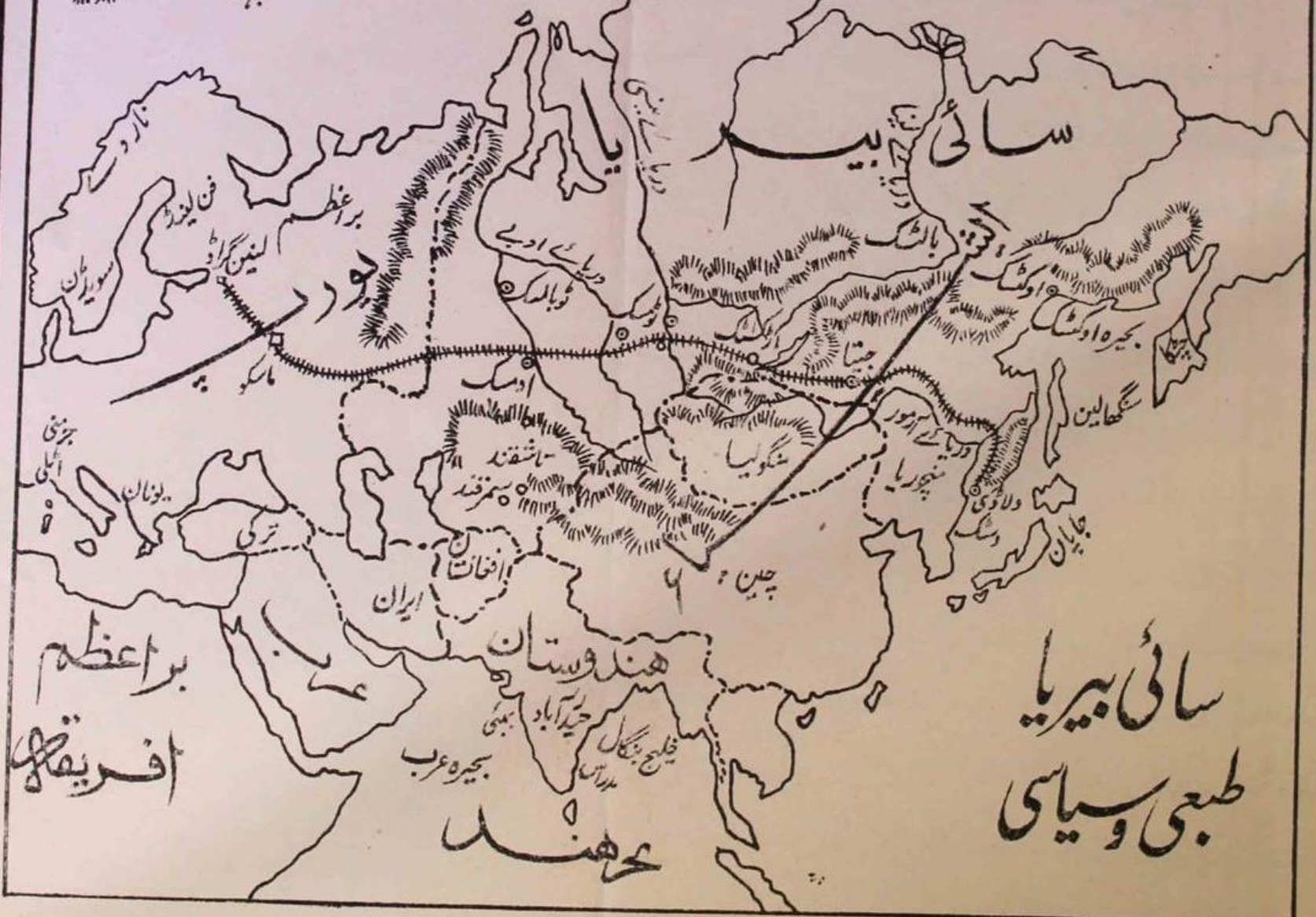
۹ ماہ تک رہتا ہے۔ اس کی وجہ سے دریاؤں کی رفتار بہت سست ہو جاتی ہے۔ اور اکثر اوقات برف پگھلنے سے سیلاب آجاتے ہیں اور آزو بازو کے علاقے دلدل بنجاتے ہیں۔ شمالی سائبیریا میں سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے زمین پر کاشت نہیں ہوسکتی۔ صرف لچن (ٹنگا) اور کائی اگتے ہیں اور موسم گرما میں کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے پودے پیدا ہوتے ہیں جن کے پھول بڑے خوبصورت ہوتے ہیں۔ سائبیریا کے شمالی حصہ میں بہت کم جانور پائے جاتے ہیں۔ رین ڈیر (بارہ سنگھا) سفید ریچھ گھنے بال والی لومڑی اور سیل (دریائی بچھڑا) قابل ذکر ہیں۔ یہاں کے باشندے گھر بنا کر ایک ہی جگہ نہیں رہتے بلکہ چمڑے کے ڈیرے بنالیتے ہیں اور جب ایک جگہ سردی بہت زیادہ ہوتی ہے اور کھانے پینے میں مشکل ہوتی ہے تو اپنے ڈیرے لے کر کسی دوسری طرف چلے جاتے ہیں۔ ان کی غذا جانوروں کا گوشت اور مچھلی ہے۔ پالتو جانوروں میں بارہ سنگھا بہت کارآمد جانور ہے۔ وہ کائی کھا کر زندہ رہتا ہے۔ اس کا دودھ اور گوشت تو کھانے کے کام آتے ہیں چمڑے سے ڈیرے اور لباس تیار ہوتے ہیں اور سنگھ اور ہڈیوں سے کھودنے کھادنے کے اوزار بنتے ہیں۔ بارہ سنگھا یہاں کے باشندوں کی گاڑیاں بھی کھینچتا ہے۔ ان گاڑیوں میں بجائے چاکوں کے لوہے کی پٹیاں ہوتی ہیں اور یہ برف پر چلتی ہیں۔ یہ جو کچھ تمہیں بتایا گیا ہے وہ صرف شمالی سائبیریا کے حالات ہیں۔ اب ذرا جنوب میں آؤ۔ یہ تو تمہیں

معلوم ہے کہ جنوب کی طرف آؤ گے تو قطب شمالی سے دور ہوتے جاؤ گے
اس لئے یہاں سردی بھی بہت زیادہ نہ ہوگی۔ یہاں درخت بھی دکھائی دیں گے۔
مشرق کی طرف تو بڑے گھنے جنگل ہیں جن میں صنوبر کی قسم کے درخت کثرت
سے ہوتے ہیں۔ ان جنگلوں میں ہندوستانی قسم کا بارہ سنگھا، ہرن، لومڑی،
ریچھ، گلہری، خرگوش، نیولا وغیرہ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مگر ان کے
جسم پر لمبے لمبے نرم بال ہوتے ہیں جس سے سردی میں ان کی حفاظت ہوتی ہے۔

یہاں جو دریا بہتے ہیں ان میں مچھلی کثرت سے پائی جاتی ہے یہ علاقہ
سائبیریا کے جنگلوں کا علاقہ کہلاتا ہے۔ یہاں کے باشندے زیادہ ادھر
ادھر نہیں پھرا کرتے بلکہ لکڑی کی جھونپڑیاں بنا کر رہتے ہیں اور موسم سرما
میں اپنی بیوی بچوں کو ان جھونپڑیوں میں چھوڑ کر خود جانوروں کو پکڑنے
اور ان کا شکار کرنے کے لئے جنگلوں میں جاتے ہیں۔ یہ بھی زیادہ تر مچھلی اور
جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں۔ چونکہ اس علاقہ میں جنگل ہیں اس لئے
یہاں لکڑی جمع کی جاتی ہے اور دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہے۔

اب ذرا اور جنوب کی طرف دیکھو سائبیریا کا یہ علاقہ بھی میدانی
ہے مگر شمالی حصہ کا سا نہیں ہے۔ فرق یہ ہے کہ شمالی حصہ میں میدانی حصہ
ہے اور جنوبی سائبیریا کا علاقہ اونچا ہے اور ساتھ ہی میدانی ہے۔ یہاں
موسم سرما اور گرما دونوں سخت ہوتے ہیں۔ سرما میں برف باری ہوتی ہے

اور گرما میں سخت دھوپ پڑتی ہے۔ لیکن ابتدائی موسم گرما میں جب نہ گرمی زیادہ
ہوتی ہے اور نہ سردی تو گھانس خوب اُگتی ہے۔ اور پودے بھی نمودار ہوتے
ہیں جن پر خوبصورت پھولوں کی بہار قابل دید ہوتی ہے۔ یہی موسم کاشت
کے لئے اچھا ہوتا ہے۔ یہاں اونٹ گھوڑے مویشی وغیرہ سب ہی ہوتے
ہیں۔ یہاں کے لوگ موسموں کی شدت کی وجہ سے ایک جگہ نہیں رہتے۔
بلکہ اپنے ڈیروں کو اونٹوں پر لاد کر اچھی آب وہوا والے مقامات کی تلاش میں
پھرتے رہتے ہیں۔ اونٹ اور گھوڑے ان کی بڑی دولت ہے۔ گھوڑوں کا
گوشت کثرت سے کھاتے ہیں اور گھوڑیوں کا دودھ پیتے ہیں۔ اس علاقے
میں سے ایک ریل گزرتی ہے چونکہ یہ علاقہ روسیوں کا ہے اس لئے اب روس
کے باشندے یہاں آکر بستے جارہے ہیں مگر زیادہ تر ریل کے آزو بازو
ایسی آبادیاں ہیں۔ سائبیریا کے باشندوں میں تعلیم بہت کم ہے ان کے بچے
زیادہ تر ماں باپ کے کاموں میں مدد دیتے ہیں لیکن روسی لوگ اپنے بچوں کو
مدرسے بھیجتے ہیں کیونکہ جہاں یہ رہتے ہیں وہاں مدرسے کھولے جاتے
ہیں۔ سائبیریا کا پایہ تخت اوکشک ہے اور مغرب میں امسک ایک شہر
ہے جہاں ایک بڑی جامعہ ہے۔ یہ دونوں شہر تجارتی بستیاں ہیں۔ جہاں
سے گیہوں مسکہ انڈے پنیر اور سونا یورپ کو بھیجا جاتا ہے۔ سائبیریا کا
حال پڑھنے سے تمہیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ ایک بڑا ملک ہے۔ جس کا ایک

حصہ خط استوا سے بہت دور اور دوسرا خط استوا سے کم دور ہے۔ وہاں کی آب وہوا پیداوار اور وہاں رہنے والوں کی غذا وغیرہ سب ہی الگ ہوتے ہیں۔ وہاں کے جانور بھی ایک طرح کے نہیں ہوتے۔ جہاں سردی زیادہ ہے وہاں کے جانوروں کے جسم پر بڑے بڑے بال ہوتے ہیں جہاں سردی کم ہے وہاں بال چھوٹے ہوتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بہت سرد مقامات میں درخت وغیرہ بلند اور تناور نہیں ہوتے۔ یہ سب بتانے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ تمہیں یہ سمجھ میں آجائے کہ مختلف ملکوں میں مختلف حالات ہوتے ہیں۔ اور یہ اختلاف آب وہوا زمین اور پیداوار کی وجہ سے ہے اس سے تم سمجھ گئے ہوں گے کہ زمین پر کے وہ مقامات جو خط استوائ سے دور واقع ہوتے ہیں وہاں سردی زیادہ ہوتی ہے اور جو کم دور ہوتے ہیں وہاں گرمی اور سردی برابر ہو گی۔

جنوبی امریکہ

براعظموں کے نام تمہیں معلوم ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ امریکہ ایک براعظم ہے جس کو نئی دنیا بھی کہتے ہیں۔ اب ہم تمہیں امریکہ کے ایک

حصہ کا حال بتاتے ہیں۔ براعظم امریکہ کے دو حصے ہیں ایک شمالی امریکہ اور دوسرا جنوبی امریکہ۔ سرخ ہندی اور اسکیمو کے حالات تمہیں معلوم ہیں۔ یہ شمالی امریکہ کے باشندے ہیں۔ ہم تمہیں شمالی امریکہ کا حال نہیں بتانا چاہتے۔ اس لئے ہم اب صرف جنوبی امریکہ کی سیر کرائیں گے۔ نقشہ میں دیکھو اس کی شکل ہندوستان سے کچھ ملتی جلتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ جنوبی امریکہ کا جنوبی حصہ جنوبی ہندوستان سے زیادہ پتلا اور زیادہ دور تک پانی میں چلا گیا ہے۔

جنوبی امریکہ کا رقبہ ۷۵ لاکھ ۷۰ ہزار مربع میل ہے۔ مگر اس کی آبادی صرف ۷½ کروڑ ہے یعنی ہندوستان کی آبادی کے پانچویں حصہ سے بھی کم ہے تم پڑھ چکے ہو کہ جو ملک خط استوا کے قریب ہوتا ہے اس میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اب جنوبی امریکہ کو نقشہ میں دیکھو خط استوا اس کے شمالی حصہ سے گزرتا ہے اور اس خط کے اوپر نیچے جنوبی امریکہ کا بڑا حصہ واقع ہو گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ شمالی حصہ میں جو بڑے بڑے میدان واقع ہیں ان میں بلا کی گرمی ہوتی ہے مگر جنوبی حصہ چونکہ خط استوا سے دور ہے اور سمندر میں گھستا ہوا چلا گیا ہے یہاں گرمی زیادہ نہیں ہے، بالکل جنوب میں تو اچھی خاصی سردی ہوتی ہے جنوبی امریکہ میں پہاڑوں کے بڑے بڑے سلسلے شمال سے جنوب تک پھیلے ہوئے ہیں یہ زیادہ تر مغرب میں ہیں اور انھیں پہاڑوں سے یہاں کے بڑے بڑے دریا نکلتے ہیں۔ ان دریاؤں میں

بحر اوقیانوس
شمالی
بحیرہ کیریبین
ٹرینیڈاڈ
خلیج پناما
دہانہ ایمزان
سطح مرتفع گائنا
خط استوا
دریائے ایمزان
خلیج گیاکوئیل
سطح مرتفع ماٹوگروسو
دریائے ساؤ فرانسسکو
راس فریو
خط جدی
بحر الکاہل
جنوبی
جزیرہ جان فرنینڈیز
بحر اوقیانوس
جنوبی
دریائے لا پلاٹا
جنوبی امریکہ
طبعی
جزائر ولنگٹن
جزائر فاکلینڈ
پیمانہ انگریزی میل
۲۰۰ ۴۰۰ ۶۰۰ ۸۰۰
راس ہارن

امزان دنیا کا سب سے بڑا دریا مانا گیا ہے۔

اس میں تین ہزار میل تک جہاز رانی ہو سکتی ہے اس کے علاوہ اور بھی بڑے دریا ہیں۔ جنوبی امریکہ میں زوردار دھوپ نکلتی ہے کیونکہ قطب شمالی یا جنوبی اس کے قریب نہیں ہے۔ اس کی زمین زرخیز ہے اور یہاں بارش بھی خوب ہوتی ہے۔ جو چیزیں ہندوستان میں پیدا ہوتی ہیں وہ جنوبی امریکہ میں بھی ہوتی ہیں مثلاً گیہوں، نیشکر، روئی قہوہ وغیرہ۔ جنگل بھی بڑے بڑے ہیں جن کی لکڑی دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہے۔ ربر کے درخت بھی بہت ہیں۔ یہاں ہم تم سے ایک بات پوچھتے ہیں وہ یہ کہ ہندوستان اور جنوبی امریکہ کی پیداوار ایک ہی طرح کی کیوں ہوتی ہے؟ اس وجہ سے کہ دونوں خط استوائ کے قریب ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو ملک خط استوا، کے قریب ہے وہاں کی آب وہوا پیداوار وغیرہ قریب قریب ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ یہاں سونا، چاندی، تانبا شورا یہ سب کثرت سے ملتے ہیں۔ پلاٹینم، ہیرہ اور پٹرول بھی ملتا ہے۔ جنوبی امریکہ میں ایسے جانور پائے جاتے ہیں جو کہیں اور نہیں دکھائی دیتے۔ مثلاً یہاں کے بندر اپنی دُم سے ہاتھ پاؤں کا کام لیتے ہیں۔ جاگو ہندوستانی چیتے کے مشابہ ہوتا ہے اور بندر کی طرح جھاڑوں پر رہتا ہے۔ بندر اس کی خاص غذا ہے۔ تاپیر (پانی کا سور) بھی عجیب جانور ہے۔ اس کا اوپر کا ہونٹ

سونڈ کی طرح آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے۔ یہ دریا کے کنارے رہتا ہے۔ لدو جانوروں میں لاما قابل ذکر ہے یہ اونٹ کے مشابہ ہوتا ہے مگر اس کا قد چھوٹا ہوتا ہے اور اس کو کوہان نہیں ہوتا۔ اس کی مادہ کا دودھ ایسا ہی کام میں لایا جاتا ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں گائے بھینس کا۔ الپکا جنوبی امریکہ کا بینڈہ ہے۔ بال کی خاطر اس کو پالتے ہیں۔ رہیا جنوبی امریکہ کا شتر مرغ ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ مادہ انڈے دیکر چلی جاتی ہے اور نر سینتا اور بچے نکلنے پر انکی پرورش کرتا ہے۔ جنوبی امریکہ میں بڑے بڑے میدان ہیں جن پر گھانس خوب اگتی ہے۔ اس لئے گھریلو مویشی وغیرہ کثرت سے پالے جاتے ہیں۔ ان جانوروں کی بدولت اون، کھال، چمڑے اور گوشت کی تجارت دوسرے ملکوں سے خوب ہوتی ہے۔ جنوبی امریکہ کے باشندوں کو انڈین کہتے ہیں۔ تم کولمبس کے سفر کا حال تو سوم جماعت میں پڑھ چکے ہو۔ اس نے امریکہ کو ہندوستان سمجھ کر وہاں کے لوگوں کو انڈین کہنے لگا تھا اور اب تک وہاں کے دیسیوں کو انڈین کہتے ہیں۔ اب ان کی تعداد بہت کم رہگئی ہے۔ کیونکہ جنوبی امریکہ کی دولت کا حال سنکر یورپ کے لوگ یہاں آکر بس گئے ہیں۔ اور دیسیوں کے ساتھ لڑکر انھیں تباہ کر دیا ہے۔ ان میں سے کئی ایک نے یہاں دیسیوں سے شادی کرلی ہے۔ جس کی وجہ سے ایک مخلوط نسل پیدا ہوگئی ہے جو نہ یورپ والوں کی سی

ہے اور نہ امریکیوں سی ہے۔ اب بھی بعض دیسی اکثر پہاڑوں میں رہتے ہیں اور
قدیم طریقہ پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی مرغوب غذا مچھلی گوشت اور جنگلی
ترکاریاں ہیں۔ یہ زیادہ تر مزدوری کر کے جیتے ہیں اور زراعت میں بھی
ان سے مدد ملتی ہے۔ لیکن جو دیسی بڑے بڑے شہروں میں آباد ہو گئے ہیں
وہ بہت مہذب اور شائستہ ہیں۔ قدیم امریکیوں کے مکانات گاؤدم یا بالکل
مسطح چھت کے ہوتے ہیں۔ تیر کمان اور پھونک مار بندوق کا استعمال
اب بھی ان میں رائج ہے۔ قدیم زمانہ میں امریکہ میں بت پرستی، انسانی قربانیاں
اور بچوں کو مار ڈالنے کی رسمیں عام تھیں مگر اب یہ برائیاں دور ہو گئی ہیں لیکن
پہاڑی علاقوں میں جہاں تہذیب ابھی نہیں پھیلی ہے یہ برائیاں اب بھی جاری ہیں
سارے کا سارا جنوبی امریکہ یورپی نسل کی قوموں کے قبضے میں ہے مگر ان کا یورپ
سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خود مختار ریاستیں قائم ہو گئی ہیں۔ جہاں کی حکومتیں مہذب
ہیں بڑے بڑے شہر آباد ہو گئے ہیں جو بارونق اور یورپ کے شہروں کے سے
ہیں یہاں کے آباد کاروں میں اسپینی اور پرتگالی قابل ذکر ہیں۔ یوروپی بانو
میں اسپینی زیادہ عام طور پر رائج ہے۔ پرتگالی زبان بھی کہیں کہیں بولی جاتی ہے
دیسیوں کی زبانیں مختلف حصوں میں مختلف ہیں لیکن یہ لکھی پڑھی نہیں جاتیں۔
یہ حالات بیان کرنے سے تمہیں سمجھانا مقصود تھا کہ جنوبی امریکہ کیسا ملک ہے۔
اس کی آب و ہوا کیسی ہے۔ ہندوستان کی سی ہے یا سائبیریا کی سی۔ اگر فرق ہے تو

کیوں ہے۔ تمہیں سمجھ میں آگیا ہوگا۔ کہ قطبین کے قریب جو ملک ہوتے ہیں
ان کی آب وہوا سرد ہوتی ہے جیسا کہ سائبیریا کی ہے۔ اور خط استوائے کے قریب
ہوں تو گرم ہوتی ہے جیسا کہ جنوبی امریکہ اور ہندوستان کی ہے اور جو ملک قطب شمالی
یا جنوبی اور خط استوائے کے بیچ میں واقع ہوں وہاں کی آب وہوا نہ بہت گرم
ہوگی نہ بہت سرد بلکہ معتدل۔ اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ آب وہوا کے لحاظ سے
زمین پر تین حصے ہونگے۔ (۱) بارد (۲) گرم (۳) معتدل۔ ان حصوں کو منطقے
کہتے ہیں یعنی منطقہ باردہ، منطقہ حارہ، منطقہ معتدلہ۔

جزیرۂ برطانیہ

تم نے جماعت سوم میں گوروں کا حال تھوڑا بہت پڑھ لیا ہے
اب ہم ان کے ملک کے حالات ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ اب تک
تم نے جن بڑے بڑے ملکوں کا حال پڑھا ہے ان سے ان کا ملک بہت
مختلف ہے۔ یہ ایک جزیرہ ہے جس کو برطانیہ کہتے ہیں۔ اب ذرا نقشہ
میں دیکھو یورپ کے مغرب میں دو جزیرے دکھائی دینگے ایک بڑا ہے
اور دوسرا چھوٹا۔ ان دو جزیروں کے علاوہ چھوٹے اور بھی جزیرے

جزائر برطانیہ
طبعی
پیمانہ انگریزی میل
۱۵۰ ۱۰۰ ۵۰ ۰
بحر اوقیانوس
بحیرۂ شمالی
بحیرۂ آئرش
رود بار انگلستان
خلیج شٹلینڈ
جزائر اورکنی
ڈنڈی
لنڈن
ڈبلن
لیورپول
نوٹنگھام
برمنگھم

قریب قریب دکھائی دیتے ہیں یہ سب ملکر جزائر برطانیہ کہلاتے ہیں۔
چھوٹے جزیروں کو چھوڑ کر ہم تم کو صرف سب سے بڑے جزیرے کی سیر
کرائینگے۔ اس کو دیکھو جنوبی حصہ پر انگلستان (انگلینڈ) اور شمالی حصہ پر
اسکاچستان (اسکاٹ لینڈ) لکھا ہوا ہے۔ بس یہ حصہ ہی انگلستان اور گوروں
یعنی انگریزوں کا خاص وطن ہے۔

جنوبی امریکہ کے بیان میں تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ زمین پر تین منطقے ہیں۔
گرم، معتدل اور سرد۔ نقشے میں دیکھنے سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انگلستان
سارا کا سارا معتدل منطقہ میں واقع ہے مگر گرم منطقہ سے بہت دور اور سرد
منطقہ کے نزدیک ہے یہی سبب ہے کہ وہاں گرمی کم اور سردی زیادہ ہوتی
ہے۔ مگر سردی ایسی زیادہ نہیں ہوتی کہ کام کاج بند ہو جائے جیسی کہ سائبیریا کے
شمالی حصہ میں ہوتی ہے جہاں سارا ملک برف سے پٹ جاتا ہے۔ ہمارے
ملک کے خلاف وہاں بارش کا یہ حال ہے کہ سال بھر تھوڑی تھوڑی ہوتی رہتی ہے۔
زمین بہت زرخیز ہے۔ مگر انگریز زیادہ کھیتی باڑی نہیں کرتے وہ زیادہ تر چراگاہوں
میں بھیڑ اور مویشی پالتے ہیں۔ کیونکہ یہ صنعت و حرفت اور تجارت میں اپنی پوری قوت
صرف کرتے ہیں۔ انگلستان بڑا صنعتی اور تجارتی ملک ہے اس کی تجارت ساری
دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ انگلستان میں کوئلہ اور لوہا ایک دوسرے کے قریب کثرت
سے ملتا ہے جس کی وجہ سے مشینوں کے بنانے میں بڑی سہولت ہوتی ہے

یہاں بڑے عمدہ عمدہ بندرگاہ ہیں جہاں جہاز آسانی سے آتے جاتے رہتے ہیں۔
برطانیہ کے دریا سال بھر بہتے رہتے ہیں۔ دریائے ٹیمز سب سے بڑا دریا ہے
جس میں بڑی دور تک جہاز رانی ہوتی ہے۔ دریاؤں کے پانی سے کارخانہ
چلانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ انگریز بڑے سمجھدار محنتی اور کھوجی ہوتے ہیں۔ اسکی
وجہ سے ان کے مال واسباب کے جہاز تمام دنیا میں جاتے ہیں۔ ان کی
جہاز رانی کی بدولت ان کو دور دور ملکوں کو جانے میں آسانی ہو گئی ہے۔
اور انھوں نے موقع پا کر ہر براعظم میں اپنے قدم جما لئے ہیں۔ بڑے بڑے ملکوں پر
ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ان ممالک سے ان کو تجارت کرنے میں بڑا فائدہ ہوتا
ہے۔ اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں دوسرے ملکوں میں بھیج کر وہاں سے
غلہ، روئی، سن، چمڑے وغیرہ اپنے ملک کو لے جاتے ہیں۔ خام چیزوں سے
طرح طرح کی چیزیں بنا کر پھر انھیں ملکوں کو بھیجتے ہیں۔ برطانیہ میں جدھر دیکھو
کارخانے ہی کارخانے ہیں۔ اونی کپڑا، سوتی کپڑا لوہے فولاد کی چیزیں
ریلیں موٹریں وغیرہ سب انھیں کارخانوں میں بنتے ہیں۔ جو ہمارے اور
دوسرے ملکوں میں بکتے ہیں۔ جزائر برطانیہ کا پورا رقبہ ریاست حیدرآباد
اور برار کے رقبہ سے کم ہے۔ لیکن اس کی آبادی ہماری پوری آبادی سے
تقریباً تین گنی ہے۔ برطانیہ کی قوت اور شان وشوکت کا اندازہ اس کے
پایۂ تخت لندن سے ہو سکتا ہے۔ برطانیہ کے شہر بہت آباد ہیں لیکن

لندن دنیا کا سب سے بڑا شہر مانا جاتا ہے۔ اس کی آبادی ۵۰ لاکھ سے زیادہ ہے اور تقریباً ۷۰۰ مربع میل پر پھیلا ہوا ہے یہ شہر نہ صرف برطانیہ بلکہ ساری سلطنت برطانیہ کا پایہ تخت ہے۔ لندن کے علاوہ اور بھی کئی بڑے بڑے شہر ہیں۔ جن کے کارخانے، مدرسے، عجائب خانے، کتب خانے، محل، تفریح گاہیں وغیرہ دیکھنے کے قابل ہیں۔ ملک بھر میں ہوائی جہازوں، ریلوں اور موٹروں کا جال ایسا پھیلا ہوا ہے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو جانے میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ ریلیں نہ صرف زمین کے اوپر بلکہ زمین کے اندر بھی دوڑتی ہیں۔

سائبیریا، جنوبی امریکہ اور برطانیہ کے حالات سے تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہر ملک میں کوئی نہ کوئی خاص بات ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ زمین پر یہ الگ الگ منطقوں میں واقع ہیں۔ کوئی گرم منطقہ میں تو کوئی سرد منطقہ میں ہے کہیں زمین اونچی اور پہاڑ زیادہ ہیں تو کہیں زمین نیچی اور میدان زیادہ ہیں۔ کہیں گرم و سرد ہوائیں چلتی ہیں اور کہیں بخارات سے لدی ہوئی۔ انھیں حالات کی وجہ سے آب و ہوا میں پیداوار میں۔ پرندوں اور جانوروں کی شکل و صورت اور باشندوں کے رنگ و روپ اور رہنے سہنے کے طریقوں میں فرق ہوتا ہے۔

سوالات

(۱) سائبیریا کس براعظم میں واقع ہے اور اس کا رقبہ کتنا ہے؟

(۲) سائبیریا کی زمین اور آب وہوا کا حال بتاؤ۔

(۳) سائبیریا کے لوگوں کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔

(۴) سائبیریا کے چند کار آمد جانوروں کے نام بتاؤ اور یہ بھی بیان کرو کہ وہ کس کام میں آرہے ہیں۔

(۵) جنوبی امریکہ کے قدیم باشندوں کو ہندوستانی کیوں کہتے ہیں۔

(۶) جنوبی امریکہ میں کونسی قومیں آباد ہیں۔

(۷) جنوبی امریکہ اور سائبیریا کی آب وہوا میں کیا فرق ہے۔ اور یہ فرق کیوں ہے۔

(۸) جنوبی امریکہ کی اہم پیداوار بیان کرو۔

(۹) انگلستان کس منطقہ میں واقع ہے۔

(۱۰) انگریزوں کا ملک ایک جزیرہ ہے لیکن ان کی حکومت دنیا کے ہر براعظم میں کیوں ہے؟

(۱۱) شہر لندن کا رقبہ اور آبادی کیا ہے!

(۱۲) انگلستان میں جو چیزیں بنتی ہیں ان میں سے چند کے نام بتاؤ۔

نقشہ

تم جانتے ہو کہ تصویر کسی چیز کی محض ظاہری شکل وصورت بتاتی ہے اور خاکہ اسی کے متعلق چند ایسی باتیں ظاہر کرتا ہے جو تصویر سے معلوم نہیں ہوسکتیں۔ یہ اور یاد رکھو کہ نقشہ خاکہ سے بہت زیادہ باتیں ظاہر کرتا ہے۔ اگر مدرسہ اور میدان کے متعلق بہت سی باتیں ظاہر کرنی ہوں مثلاً یہ کہ اس کا محل وقوع کیا ہے۔ اس کے اطراف کون کون سے مقامات ہیں۔ دریا، پہاڑ، یا تالاب کتنی دور ہیں وغیرہ۔ تو ایسی صورت میں نقشہ بنانا پڑے گا۔ کیونکہ خاکہ میں یہ سب تفصیل نہیں بتلائی جاسکتی۔

کسی مقام یا ملک کے حالات معلوم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کا سفر کرکے ہر چیز اپنی آنکھ سے دیکھے لیکن

یہ نہ ہر ایک سے ممکن ہو سکتا ہے اور نہ ہماری عمر ہی اس کے لئے کافی ہے۔ ان مشکلات کے خیال سے بڑے بڑے سیاح جنہوں نے برسوں کی کوشش سے زمین اور سمندر چھان ڈالے اور چپہ چپہ ناپ ڈالے ایسے نقشے بنا دئے ہیں جن سے ہم بہت سی باتیں گھر بیٹھے معلوم کر سکتے ہیں۔ نقشے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ملکی نقشہ رنگین ہوا کرتا ہے۔ اس میں مختلف رنگوں سے یہ دکھایا جاتا ہے کہ حکومت کی غرض سے اس ملک کی کیا تقسیم ہے مثلاً ہندوستان کا ملکی نقشہ دیکھو تو سرخ اور زرد رنگ نظر آئیں گے۔ ان سے کیا مطلب ہے؟ سرخ انگریزی حکومت اور زرد دیسی حکومتوں کا علاقہ ظاہر کرتا ہے۔

طبعی نقشہ بھی رنگین ہوتا ہے لیکن یہ انتظامی تقسیم کی بجائے قدرتی حالت بتلاتا ہے اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ پہاڑ اور گھاٹیاں کہاں ہیں۔ دریا کہاں سے نکلتے اور کہاں کہاں بہتے ہیں۔ زمین کی کیا حالت ہے وغیرہ۔

مختصر یہ کہ نقشہ دنیا یا اس کے حصوں کی ایک طرح کی ایسی عمدہ تصویر ہے جو مختلف علامات سے ہر قسم کی کیفیت ظاہر کرتا ہے۔ جغرافیہ جاننے یعنی دنیا کے حالات معلوم کرنے کے لئے نقشہ بنانا اور اس کا صحیح استعمال جاننا چاہئے۔ ہر نقشہ میں جو علامات ہوتی ہیں اُن سے واقف ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ علامات کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اُن سے زیادہ جگہ نہیں گھرتی۔ اور

بہت سی باتوں کا پتہ چل جاتا ہے۔

ان کا مطلب	علامات
شہر	
گاؤں	
قصبہ	
ریل	
سڑک تعمیرات	
بنڈی کا راستہ	
پیدل کا راستہ	
دریا	
پہاڑ	
تالاب کا بند	
حدود	

CENTRAL URDU LIBRARY
URDU HALL HIMAYATNAGAR

سوالات

(۱) نقشے کا کیا مطلب ہے ؟

(۲) نقشہ اور خاکہ میں فرق بتلاؤ۔

(۳) نقشہ سے کیا فائدہ ہوتا ہے ۔

(۴) عام طور پر نقشے کتنے قسم کے ہوتے ہیں ان کی تفصیل بتاؤ۔

(۵) علامات نقشے سے کیا مراد ہے ۔ چند علامات اور ان کا مطلب بتاؤ۔
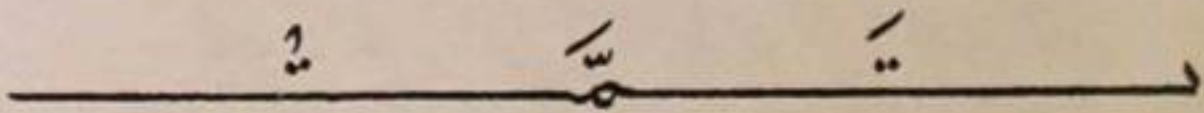
تمت

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز حیدرآباد دکن

۱۳۴۹ف

ناشر

سید عبدالقادر اینڈ سنس مالک اعظم اسٹیم پریس
گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز و پبلشرز
اعظم بلڈنگ حیدرآباد دکن